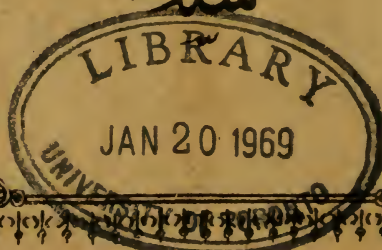

UTL AT DOWNSVIEW
D RANGE BAY SHLF POS ITEM C
39 12 05 11 08 004 7

دَوَاءُ الْقَلْبِ لِقَاسِي

بِتَذْكِيرِ الْمَوْتِ لِلنَّاسِي

طُبِعَ فِي مَطْبَعِ مُفِيدِ عَامِ الْكَائِنِ
فِي بَلْدَةِ أَكْبَرَ آبَادْ

سنه ١٣٠٥ھ





بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الموت والحیاۃ لیبلوھم ایھم احسن عملا والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ لا ینبغی بھم بدلا **اما بعد** یہ ایک تحریر مختصر ہے بیان مین موت وجنازہ وقبر کے اس زمانہ آخر مین بسبب غربت اسلام کے لوگون نے یاد کرنا موت و برزخ کا ترک کردیا ہے اگرچہ رات دن سیکڑون مرد عورت کو مرتے دیکھتے ہین لکن اپنی موت کسی کو ہرگز یاد نہین آتی بلکہ سختی دل کی اس حد کو پہنچ گئی ہے کہ ابھی مردہ کی جان بھی نہین نکلی ہے حالت احتضار ہے کہ اوسکی جگہہ کے طالب ہوتے ہین خواہ نوکری چاکری ہو یا کوئی اور حق واجب الاخذ یہ سب نشانی ہے اس بات کی کہ ایسے شخص کا دل سخت ہوتا ہے دل کی سختی سے انسان کا غالبًا خاتمہ بالخیر نہین ہوتا اس نگارش مین چند احادیث وآثار وغیرہا کا ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ طالب نجات اوسپر مطلع ہوکر اپنی جان پر رحم کرلے اور حالت ایمان پر مرنے کی فکر کرے کیونکہ موت کا وقت کسی کو معلوم نہین ہے اور کچھہ بیمار ہونے اور حرب وضرب کرنے پر بھی منحصر نہین ہے بہت سے

لوگ اچھے بھلے تندرست کہاتے پیتے یکایک مرجاتے ہین جنکی عمر بظاہر لائق مرنے کے نہین
ہوتی ہے اور بہت سے آدمی بیمار پڑکر جان دیتے ہین پہر وہ بیماری بہی طرح طرح کی ہوتی ہے اور مدت بھی
اوس مرض کی مختلف ہوا کرتی ہے کوئی ذرا سا بیمار ہوکر سفر آخرت کرجاتا ہے کوئی مہینون بلکہ برسون
پاؤن رگڑتا ہے بہرحال کیفیت موت کی حق مین ہر بندہ کے جدا ہے اور کمیت امراض کی واسطے ہر
شخص کے علحدہ ہے سب سے بہتر موت اوس شخص کی ہے جو راہ خدا مین مرتا ہے اور اس دار فانی
سے ایمان و اخلاص پر اوٹھہ جاتا ہے سو یہ بات ہر کسی کو حاصل نہین ہوتی ہے مظنہ اس سعادت
کا اوسی شخص کے حق مین ہے جو موت کو اکثر یاد رکہتا ہے اور اوسپر اثر اس یاد کا نمایان ہوتا ہے ورنہ
یون تو ہر بشر کو موت کا یقین ہے لکن جبکہ نتیجہ اوسکا کچہہ نہ نکلا تو پہر یہ یقین کوئی نفع نہین دیتا
بلکہ موجب قساوت قلب کا ہوجاتا ہے ونعوذ باللہ منہ

مقدمہ

حدیث سہل بن سعد مین آیا ہے کہ ایک مرد حضرت کے صحابہ مین مرگیا اصحاب اوسکی ثنا و صفت کرنے
لگے اور اوسکی عبادت کا ذکر کیا حضرت خاموش تھے جب وہ چپ ہولے تب حضرت نے فرمایا ھل کان
یکثر ذکر الموت کیا وہ موت کا بہت سا ذکر کیا کرتا تھا کہا نہین فرمایا فھل کان یدع کثیرا
مما یشتھی یعنی کیا وہ بہت سی اپنی خواہش کی چیزین چھوڑ دیتا تھا کہا نہین فرمایا ما بلغ صاحبکم
کثیرا مما تذھبون الیہ یعنی نہین پہنچا یار تمہارا بہت اوس چیز کو جدہر تم جاتے ہو رواہ الطبرانی
باسناد حسن انس کہتے ہین صحابہ نے سامنے حضرت کے ایک شخص کی عبادت و اجتہاد کا
ذکر کیا فرمایا کیف ذکر صاحبکم الموت یعنی یہ تو کہو کہ وہ موت کی یاد کرنے مین کیونکر تھا کہا ہمنے
نہین سنا کہ وہ ذکر موت کرتا ہو فرمایا لیس صاحبکم ھناک رواہ البزار یعنی جیسا تم اوسکو سمجھے

وہ ویسا نہین ہے ولہذا حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ ایک مرد انصاری نے کہا تہا ای رسولخدا من اکیس الناس واحزم الناس یعنی بڑا عقلمند ہوشیار آدمی کون ہے فرمایا اکثرھم ذکر الموت واکثرھم استعدادا للموت اولئك الاکیاس ذھبوا بشرف الدنیا وکرامۃ الآخرۃ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الموت والطبرانی فی الصغیر باسناد حسن ورواہ ابن ماجۃ مختصرا باسناد جید یعنی جو موت کو بہت یاد کرے اور موت کے لئے خوب سی طیاری کرے وہی لوگ بڑے ہوشمند وچالاک ہین دنیا وآخرت کی خوبی وبزرگی لے گئے بیہقی کا لفظ یہ ہے کہ ایک آدمی نے کہا ای المومنین اکیس کون ایماندار بڑا دانا ہے فرمایا اکثرھم للموت ذکرا واحسنھم لما بعدہ استعدادا اولئك الاکیاس ورواہ رزین فی کتابہ ایضاً یعنی جو موت کا ذکر بہت کیا کرتا ہے اور مابعد موت کے لئے خوب سی مستعدی رکہتا ہے وہی بڑا دانشمند دور اندیش ہے ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو لازم ہے گو وہ کیسا ہی عابد مجتہد متقی ہو کہ موت کو نہ بہولے بلکہ اوسکا ذکر دل مین اور محفل مین اکثر کیا کرے اس ذکر سے اوسکو اپنی موت بہی آتی رہیگی اور دوسرون کی موت سے عبرت بہی حاصل ہوا کریگی اور یہ یاد اوسکو دنیا مین زاہد اور آخرت مین راغب بنائیگی اور سبب حسن خاتمہ کی ہوگی انشاءاللہ تعالی جو کہ مجکو مقصود لکہنے سے اس رسالہ یاد دلانا موت وجنازہ وبعض اہوال قبر ونحوہا کا ہے لہذا نام اس تذکرہ کا **دواء القلب القاسی بتذکیر الموت للناسی** رکہا ہے

باب ۱

اسمین یہ ذکر ہے کہ موت کا بہت سا یاد کرنا اور اوسکے لئے طیار ہونا مستحب ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اکثروا ذکر ھادم اللذات یعنی الموت رواہ ابن ماجۃ والترمذی

وحسنہ والطبرانی باسناد حسن یعنی اے لوگو تم بہت یاد کرو اوس چیز کو جو کاٹنے والی ہے
لذتون کی یعنی موت ابن حبان نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ فانہ ماذکرہ احد
فی ضیق الا وسعہ ولا ذکرہ فی سعۃ الا ضیقہا علیہ یعنی یہ موت وہ شئی ہے کہ جو کوئی اسکو
تنگی مین یاد کرتا ہے تو یہ اوسکو کشادہ کردیتی ہے اور اگر کشایش مین یاد کرتا ہے تو اوس کشادگی
کو اوس شخص پر تنگ کردیتی ہے مین کہتا ہون پہلا اثر حق مین دیندار کے ہے اور دوسرا اثر
حق مین دنیادار کے اور دونون اثر نافع ہین وللہ الحمد اسی مضمون کو بزار نے انس سے رفعاً
باسناد حسن روایت کیا ہے ابن عمر کا لفظ رفعاً یہ ہے فانہ ماکان فی کثیر الا قللہ ولا
قلیل الا اجزاہ رواہ الطبرانی باسناد حسن یعنی موت کے ذکر سے بہت چیز تہوڑی
ہوجاتی ہے اور تہوڑی چیز بہت حدیث ابوذر مین آیا ہے کہ اونہون نے حضرت سے پوچہا تہا
کہ صحف موسی مین کیا تہا فرمایا سارے مضامین عبرت کے تہے عجبت لمن ایقن بالموت
ثم ھو یفرح عجبت لمن ایقن بالنار ثم ھو یضحک الحدیث رواہ ابن حبان یعنی
تعجب ہے اوس شخص سے جسنے کہ یقین کیا موت کا پہر وہ خوش ہوتا ہے اور تعجب ہے اوس شخص
سے جسکو یقین ہوا آگ کا پہر وہ ہنستا ہے ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت اپنے مصلے پر
آئے لوگون کو دیکہا کہ وہ گویا دانت نکالے ہنستے ہین فرمایا اگر تم ہادم لذات کو بہت سا یاد کرتے
تو وہ تمکو اس ہنسی سے مشغول کردیتی تم اسکو بہت سا یاد کیا کرو کیونکہ قبر پر کوئی دن نہین آتا ہے
لکن وہ اوس دن مین گفتگو کرتی ہے کہتی ہے مین ہون گہر غربت کا مین ہون گہر تنہائی کا مین
ہون گہر خاک کا مین ہون گہر کیڑون کا پہر جب بندۂ مومن دفن ہوتا ہے تو قبر اوس سے یہ
بات کہتی ہے مرحبا و اہلاً جو لوگ میری پشت پر چلتے تہے تو اونمین سب سے زیادہ مجکو پیارا تہا
اب جو آج کے دن مجکو تجہپر قابو ملا ہے تو سیر ابرتاؤ اپنے ساتہہ دیکہے گا پہر مد بصر تک کشادہ ہوجاتی

ہے اور اوسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے کہولدیا جاتا ہے اور جب بندہ فاجر یا کافر دفن ہوتا
ہے تو قبر اوس سے یہ بات کہتی ہے کہ جو لوگ میری پیٹھہ پر چلتے تہے تو اون سب مین مجکو سب
سے زیادہ دشمن تہا آجکے دن جو مین تیری والی وارث ہوئی تو اب تو میرا برتاو اپنے ساتھہ دیکھیگا پہر
وہ اوسپر اسطرح ملجاتی ہے کہ اوسکی پسلیان تتر بتر ہوجاتی ہین حضرت نے اپنی بعض اونگلیان بعض
مین داخل کرکے بتایا اور فرمایا ستر تنین یعنی اژدہے مقرر ہوتے ہین کہ اگر ایک بہی اونمین کا
زمین مین پہونک مارے تو زمین کوئی چیز نہ اگائے جب تک کہ دنیا باقی ہے وہ سانپ اسکو
نوچتے کہسوٹتے ڈستے ہین یہانتک کہ نوبت حساب کتاب کی آلئے پہر فرمایا انما القبر روضۃ
من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النار رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب
والبیہقی اس حدیث سے تفرقہ انجام مومن وفاجر کا معلوم ہوا ایمان وفجور کے مقابلہ سے یہ بات
بہی نکلی کہ مراد مومن سے اس جگہہ عامل صالح ہے اور فاجر سے فاسق پہر انجام فاسق وکافر
کا ایک سا بتایا اس سے یہ ثابت ہوا کہ فسق کا رشتہ کفر سے نزدیک ہے اور ایمان سے دور
اگرچہ فاسق مرتکب کبیرہ مخلد فی النار نہوگا مانا کہ خلود نہوا دوزخ مین جانا تو مقرر رہا یہ بلا کیا کم
ہے اللھم غفرا حدیث عثمان یا عمار مین فرمایا ہے کفی بالموت واعظا رواہ الطبرانی یعنی
اگر کوئی شخص نصیحت وعبرت پکڑنا چاہے تو اوسکو موت واسطے اس کام کے کفایت کرتی
ہے موت کو یاد کرے سب عیش آرام دنیا کا بہول جائیگا کسی لذت و حلاوت کا مزا نپائیگا
کسی اور واعظ کی کیا حاجت ہے اگر سمجہہ ہووے ؎

ہمانی آن بہ کہ درین مرحلہ آن پیشہ کنی	کہ زمرگ دگران مرگ خود اندیشہ کنی

براء بن عازب کہتے ہین ہم ایک جنازہ مین حضرت کے ساتہہ تہے کنارۂ قبر پر خوب سا روئے
یہانتک کہ مٹی تر ہوگئی پہر فرمایا اے بہائیو لمثل ھذا فاعدوا رواہ ابن ماجہ باسناد حسن

یعنی اس جیسے دنکے لئے طیاری کرلو مراد طیاری سے یہی عمل صالح کرنا ہے جو کہ سبب نجات کا
عذاب قبر و آخرت سے ہو ابن عمر کہتے ہین حضرت نے میرے دوش کو پکڑکر فرمایا کن فی الدنیا
کانک غریب او عابر سبیل یعنی رہ دنیا مین جیسے کوئی غریب یا راہ کا مسافر ہوتا ہے
الحدیث رواہ البخاری ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے وعد نفسک فی اصحاب
القبور یعنی اپنی جان کو قبر والو مین گن لے ابن عمر کہتے تھے تو جب شام کرے تو صبح کی راہ
ندیکھہ اور جب صبح کرے تو شام کی راہ ندیکھہ اپنی صحت سے مرض کے لئے اور اپنی حیات سے موت کے
لئے کچھہ لیلے رواہ البخاری ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا فانک لاتدری یا عبداللہ ما
اسمک غدا یعنی ای عبداللہ کل تجکو معلوم نہو گا کہ تیرا نام کیا ہے یعنی ہر شخص ہول قبر سے ایسا
ہوش و حواس باختہ ہوگا کہ اپنا نام تک بہی بہولجائیگا معاذ نے کہا تہا ای رسول خدا مجھے
کچھہ وصیت کرو فرمایا اعبد اللہ کانک تراہ واعدد نفسک فی الموتی رواہ
الطبرانی باسناد جید یعنی عبادت کر اللہ کی گویا تو اوسکو دیکھہ رہا ہے اور گن لے جان
اپنا مردو نمین اسمین ارشاد ہے طرف اخلاص عمل اور یاد مرگ کے ایکبار ابن عمر گھر کی دیوار پر مٹی
لگاتے تھے حضرت کا گزر ہوا فرمایا یہ کیا ہے کہا اس دیوار کو درست کرتا ہون فرمایا الامر اسرع
من ذلک رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ وابن ماجۃ وابن حبان یعنی موت اس سے
بہی زیادہ ترشتابکار ہے یعنی کہین یہ نہو کہ دیوار درست ہونے نپائے اور موت آپکڑے
تم کس شغل مین پہنسے ہو ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے ایک خط مربع کہینچا اور ایک خط
اوسکے بیچ مین پہر اور خطوط خرد گرد اوسکے پہر فرمایا یہ انسان ہے یہ اوسکی اجل ہے جو اوسکو
گہیرے ہوئے ہے اور یہ خط جو باہر نکلا ہے یہ اوسکی امید ہے اور یہ چہوٹی لکیرین اوس کے
اعراض ہین اگر یہ خط چوک گیا تو دوسرے نے نوچا اور اگر وہ چوکا تو اسنے نوچا رواہ البخاری

واهل السنن یعنی اجل ہر چہار جانب سے اوسکو محیط ہے اب وہ کس طرح موت سے بچ سکتا ہے
ایک جانب سے اگر بچ گیا تو اور جوانب سے تو نہین بچ سکیگا معہذا اوسکے طول امل کو دیکھو
کہ اجل سے آگے بڑہا ہوا ہے ۵

بازی خور روزگار بودم ہمہ عمر بی مایہ بفکر سود ماندم ہمہ جا	از بخت امید وار بودم ہمہ عمر بی وعدہ در انتظار بودم ہمہ عمر

حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے قیامت قریب آئی اور لوگون کی حرص دنیا پر بڑہتی جاتی
ہے اور وہ اللہ سے زیادہ تر دور ہوتے جاتے ہین رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی عمر
گہٹتی ہے اور گناہ بڑہتے ہین مگر کچہہ فکر وخیال نہین دوسرا لفظ عبد اللہ کا رفعاً یہ ہے
الجنۃ اقرب الی احدکم من شراك نعلہ والنار مثل ذلك رواہ البخاری یعنی جنت
ودوزخ تمسے تسمۂ پاپوش سے بہی زیادہ تر قریب ہے مراد اس سے قرب اجل ہے کیونکہ
مرتے ہی حال جنتی ودوزخی ہونے کا معلوم ہوجاتا ہے دفن ہونیسے پہلے ہی انجام
کار کہل جاتا ہے ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہے کہ جلدی کرو عمل کرنے مین فتنون پر جیسے ٹکڑے
کالی رات کے صبح کریگا مرد مومن ہوکر اور شام کریگا کافر ہوکر اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر
اپنا دین ذرا سے سامان دنیا کے لئے فروخت کردیگا رواہ مسلم اس ہمارے زمانہ آشوب
نشانہ مین مصداق اس حدیث کا بخوبی موجود ومشہود ہے یہ معجزہ ہے رسول خدا صلعم کا
کہ جیسا کہا تہا ویسا ہی ہوا حدیث انس مین فرمایا ہے کہ اللہ جب کسی بندہ کے ساتہہ نیکی
کرنا چاہتا ہے تو اوسکو کام مین لیتا ہے پوچہا کیونکر فرمایا مرنیسے پہلے توفیق عمل صالح کی دیتا
ہے رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرطہما اس سے معلوم ہوا کہ جو بندہ مرنیسے پہلے نیک ہوکر
مرے وہ مغفور ہوتا ہے ۵

	بگزر	ازخیال پری و دی	آدمی زانچشم حال نگر ❖	

ف ابوہریرہ رضؓ کہتے ہین اعذر اللہ الی امرئ اخر اجلہ حتی بلغ ستین سنة رواہ البخاری یعنی طے کردیا اللہ نے عذر اوس شخص کا جسکی اجل مین دیر کی یہانتک کہ وہ ساٹھہ برس کو پہنچا سہل کا لفظ مرفوع یہ ہے من عمر من امتی سبعین سنة فقد اعذر اللہ الیہ فی العمر رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرطھما یعنی مرد ہفتاد سالہ منقطع العذر ہوجاتا ہے

	رندی وخراباتی درعین شباب اولی		چون پیر شدی حافظ ازمیکدہ بیرون شو	

ولہذا حدیث ابی ہریرہ مین اوس شخص کو جسکی عمر بڑی اور عمل اچھا ہو خیار فرمایا ہے رواہ احمد وابن حبان والبیہقی ابوبکرہ کہتے ہین ایک شخص نے کہا ای رسول خدا کون آدمی بہتر ہے فرمایا من طال عمرہ وحسن عملہ پوچھا کون بدتر ہے کہا من طال عمرہ وساء عملہ رواہ الترمذی وصححہ والطبرانی باسناد صحیح والحاکم والبیہقی ایک روایت مین آیا ہے کہ جو کوئی موت کو ہر دن بیس بار یاد کریگا اوسکا حشر ہمراہ شہیدون کے ہوگا بہرحال یاد کرنا موت کا مورث انزعاج خاطر وطلب خروج اس دار فانی سے اور باعث توجہ کا ہر لحظہ طرف دار باقی کے ہوتا ہے اسجگہ کوئی انسان دو حال سے خالی نہین ہوتا یا تو ضیق ونقمت مین ہوتا ہے یا سعت ونعمت مین سوا ان دونون حالت مین اوسکو حاجت ذکر موت کی ہوتی ہے کیونکہ اس ذکر سے صعوبت شدت اور غفلت نعمت مین خفت آجاتی ہے بعض نے کہا ہے کہ ذکر موت مین قصر امل وانتظار اجل ہوتا ہے موت کے لئے نہ کوئی نفس معلوم ہے اور نہ مرض معلوم اور نہ زمین معلوم اسلئے ہوشیار لوگ پہلے سے اوسکے لئے طیاری کرتے ہین اور کمر بستہ مستعد ہورہتے ہین **حکایت** یزید رقاشی رح اپنے نفس کو عتاب کرتے اور کہتے تھے

افسوس ہے تجہپر ای نفس بعد موت کے کون تیری طرف سے نماز پڑہیگا کون روزہ رکہیگا اسی طرح اور خطابات کرتے پہر کہتے ای لوگو تم اپنی جانون پہ باقی عمر مین گریہ وزاری نہین کرتے بہلا جسکا وعدہ موت اور جسکا گہر قبر اور جسکا فراش خاک نمناک اور جسکا مونس کرم ہو اور خوف فزع اکبر اوسکو ہلا دے وہ کب نیند کا مزہ لیسکتا ہے

	اراق یتقلب فی قلق		فکان قتاداً مضجعہ

عمر بن عبد العزیز رح علماء کو جمع کر کے ذکر موت و اہوال قیامت و سوء حساب و پل صراط کا سنتے پہر کوئی او نمین بیانتک روتا کہ گویا سامنے اوسکے جنازہ رکہا ہے **حکایت** سفیان ثوری جب موت کو یاد کرتے تو کئی دن تک کہانا پینا چہوٹ جاتا کوئی کچہہ پوچہتا تو کہتے مین نہین جانتا یوسف بن اسباط جب ساتہہ کسی جنازے کے جاتے تو قریب ہوتا کہ مرجاتے لوگ اونکو نعش پر ڈالکر گہر لاتے محمد لفاف کہتے تہے یاد موت مین تین چیزین حاصل ہوتی ہین تعجیل توبہ قناعت نفس نشاط عبادت اور نسیان موت سے تین باتین ملتی ہین تاخیر توبہ وحرص دنیا اور کسل طاعت مین سو تم سکرات وغمرات ومرارت وصعوبت موت مین فکر کیا کرو کہ یہ مفرح قلوب ومبکی عیون ومفرق جماعات وہادم لذات وقاطع امنیات ہے

	نصیبک مما تجمع الدھر کلہ		رداءان فیھما وحنوط

وقال آخر

	انظر لمن ملک الدنیا باجمعہا		ھل راح منھا بغیر القطن والکفن

حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے تہے ای لوگو تم وہ قوم نہو جنکو آرزؤن نے ہلاک کردیا ہے وہ دنیا سے بیحسنہ کے نکلے اونمین کا کوئی شخص یہ بات کہتا ہے کہ مجکو اپنے رب کے ساتہہ حسن ظن ہے حالانکہ وہ جہوٹا ہے اوسکو اگر اللہ کے ساتہہ نیک گمان ہوتا تو وہ اچہا عمل طریقہ

راستی پر کرنا کما اشار الیہ قولہ تعالیٰ وذلکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردٰکم الآیہ
بقیہ بن ولید اپنے اخوان کو خط لکھتے کہ دیکھو تم غرور سے بچو کہین یہ نہ کیجیو کہ امیدوار بقاء وطول عمر
ہو کر سیئات مین پھنس جاؤ اور اللہ پر تمناہی امانی کرو یہ کام کرنا آہن سرد کا کوٹنا اور ہوا کا
مٹھی سے ناپنا ہے بلکہ اللہ کے لئے اتنا قیام کرو کہ تمہارے پاؤن سوج جائین الذین
یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم الآیہ حضرت نماز شب مین اتنا قیام کرتے کہ
پاؤن پر ورم آجاتا جب کہا تو فرمایا افلا اکون عبدا شکورا **ف** جسطرح یاد کرنا موت
کا مستحب ہے اسی طرح موت کا مانگنا بسبب کسی مصیبت مال وجسد واہل وولد کے
منع ہے حدیث انس مین فرمایا ہے تمنا نکرے کوئی تم مین موت کی اگر نیک ہے شاید نیکی
زیادہ کرے اور اگر بد ہے شاید بدی سے باز آئے رواہ مسلم والبخاری عن ابی ہریرۃ
مراد باز آنیسے یہ ہے کہ توبہ بجالائے گناہ کرنا چھوڑ دے مرنیسے پہلے طالب رضای الٰہی ہوجائے
دوسرا لفظ یہ ہے کہ آرزو نکرے کوئی تم مین مرنے کی بسبب نازل ہونے کسی ضرر کے
اور اگر بے اس آرزو کے نہ بنے تو یون کہے اللھم احیینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی
وتوفنی ما کانت الوفاۃ خیرا لی رواہ مسلم والبخاری وابوداؤد والترمذی
والنسائی جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ تمنا نکرے کوئی شخص موت کی کہ ہول مطلع کا سخت ہے
سعادت یہ ہے کہ عمر بندے کی دراز ہو اور اللہ اوسکو رجوع نصیب کرے رواہ احمد باسناد
حسن والبیہقی مسلم کا لفظ ابوہریرہ سے یہ ہے کہ تمنا نکرے تم مین کوئی مرنے کی اور نہ
دعا مانگے اوسکی قبل آنے موت کے کیونکہ جب وہ مرجائیگا تو اوسکا عمل منقطع ہوجائے گا
اور مومن کو تو اوسکی عمر سے خیر ہی بڑھتی ہے **حکایت** حضرت پاس عباس کے گئے وہ
بیمار تھے اونہون نے تمنا مرنے کی کی فرمایا ای عباس تو موت کی آرزو نہ کر اگر تو نیک

ہے تیری نیکی بڑھے گی یہ تیرے لئے اچھا ہوگا اور اگر تو بُرا ہے اور دیر مین مرا تو شاید تو اپنی
بُرائی سے باز آئے یہ بھی تیرے لئے بہتر ہے تو ہرگز مرنا نہ چاہ رواہ احمد والحاکم وقال
صحیح علی شرطہما علما نے کہا ہے اللہ نے موت کو اعظم مصائب بنایا ہے اور اوسکا نام
مصیبت رکہا ہے فرمایا فاصابتکم مصیبة الموت یہ اسلئے کہ مرنے مین ایک حال سے
دوسرے حال کی طرف تبدل اور ایک گہر سے دوسرے گہر کی طرف انتقال کرنا ہوتا ہے سو
یہ ایک مصیبت عظمیٰ اور رزیۂ کبریٰ ہے اِس سے بڑہکر یہ مصیبت ہے کہ انسان موت سے غافل اور
ذکر مرگ سے روگردان و عاطل ہوجاے حالانکہ حدیث مین آیا ہے کہ اگر بہائم موت کو جان لین
تو پہر تمکو کوئی جانور فربہ کہانے کو نہ ملے ابو الدرداء نے کہا موت بہتر ہے واسطے ہر مومن
کے جو کوئی میرے قول کی تصدیق نکرے وہ یہ آیت پڑہے وما عند اللہ خیر للابرار
حسان بن اسود نے کہا یہ اسلئے بہتر ہے کہ موت مین وصول حبیب کا طرف حبیب کے ہوتا ہے
الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب **ف** اہل علم کہتے ہین کہ جب کوئی شخص دین
کی بربادی دیکہے تو اوس دم تمنا اور دعای موت کرنا جائز ہے حدیث ابی ہریرہ مین فرمایا ہے
ساعت قائم نہوگی یہانتک کہ ایک شخص ایک شخص کی قبر پر گزریگا اور کہیگا کاش مین اسکی
جگہہ پر ہوتا رواہ مالك اور دعای ماثور مین آیا ہے واذا اردت بالناس فتنة
فاقبضنی الیك غیر مفتون مالک نے کہا عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا کرتے تہے اللھم
قد ضعفت قوتی وکبر سنی وانتشرت رعیتی فاقبضنی الیك غیر مضیع ولا
مقصر چنانچہ کچہہ زیادہ دن نگزرے کہ اونکا انتقال ہوگیا ابو عبد اللہ غفاری جب دیکہتے کہ
لوگ طاعون سے بہاگتے ہین تو بار بار کہتے یا طاعون خذنی الیك اور یوسف علیہ السلام
نے کہا تہا توفنی مسلما والحقنی بالصالحین لکن یہ کچہہ صریح طلب موت مین

نہین ہے بلکہ دعا ہے اِس امر کی کہ جب کبھی موت آئے تو اسلام پر آئے اِسی طرح یہ قول مریم علیہا السلام کا یالیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیا منسیا ؟ +

باب ۲

اسمین ذکر اون امور کا ہے جو موت و آخرت کو یاد دلائین اور دنیا مین بے رغبت بنائین ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے اپنی مان کی قبر کی زیارت کی خود روئے اور آس پاس والون کو رولایا اور فرمایا مینے اپنے رب سے اذن چاہا تہا کہ مین اسکے لئے استغفار کرون مجکو اذن ندیا مینے اجازت زیارت قبر کی چاہی مجھے اجازت دی سو تم زیارت کرو قبرون کی کہ وہ موت کو یاد دلاتی ہے رواہ مسلم اِس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ قبر کافر قریب کی زیارت کرنا جائز ہے یعنی واسطے تذکر موت وتیسر عبرت نو کے مگر اوسکے لئے مغفرت مانگنا جائز نہین ہے اگر یہ بات کسی کے لئے درست ہوتی تو سب سے زیادہ استحقاق استغفار کا واسطے والدہ حضرت کے تہا مگر آمنہ مومنہ نہ تہین اِسلئے اذن استغفار کا نہوا ابو سعید کا لفظ مرفوع یہ ہے مینے منع کیا تہا تمکو زیارت قبور سے سو تم اونکی زیارت کیا کرو کہ اِسمین عبرت ہے رواہ احمد ورواتہ محتج بہم فی الصحیح ابن مسعود نے رفعاً کہا ہے مینے نہی کی تہی تمکو زیارت قبور سے سو تم اب اونکی زیارت کیا کرو کہ وہ قبرین دنیا مین بے رغبت کرتی ہین اور آخرت کو یاد دلاتی ہین رواہ ابن ماجة باسناد حسن حدیث بریدہ مین فرمایا ہے مینے منع کیا تہا تم کو قبرون کی زیارت کرنیسے اب اذن ہوا محمد کو زیارت کرنے کا مان کی قبر کو سو تم اونکی زیارت کرو کہ یہ قبرین مذکر آخرت ہین رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح ابوذر کا لفظ رفعاً یون ہے زُر القبر تذکر بہ الآخرة واغسل الموتی فان معالجة جسد

خاوِ موعظة بليغة وصل على الجنائز لعل ذلك ان يحزنك فان الحزين
فی ظل الله يتعرض كل خير رواه الحاكم وقال رواته ثقات یعنی تو زیارت کر قبر
کی کہ وہ تجکو آخرت یاد دلائیگی اور نہلا مُردون کو کہ علاج کرنا خالی بدن ایک بڑی نصیحت ہے اور
نماز پڑہ جنازون پر شاید تجکو غم لگے غمگین اللہ کے سایہ مین ہوتا ہے ہر خیر کے روبرو آتا ہے
اِن حدیثون مین ذکر ہے اِس امر کا جو زیارت قبور سے مطلوب ہے اُسکے سِوا جو کام زائر کریگا وہ
بدعت یا شرک ہوگا کسی حدیث مرفوع صحیح مین حکم سفر کا واسطے زیارت قبور کے نہین
آیا ہے گو پیغمبر کی قبر کیون نہو پہر پیر یا استاد یا شیخ پیر کی زیارت قبر کو جانے کا کیا ذکر ہے
اِسی لئے یہ سفر حرام ٹہیرا ہے یہانتک کہ بعض محققین نے واسطے قبر سید الانبیاء علیہ السلام
کے بہی سفر کرنے کو ناجائز کہا ہے منذری رح کہتے ہین حضرت نے پہلے سب مردون عورتون
کو نہی عام کی تہی زیارت قبور سے اب اِن حدیثون مین مردون کو اذن زیارت کا دیا اور
حق مین عورتون کے نہی مذکور بدستور قائم رہی اور بعض نے کہا کہ یہ رخصت عام ہے لکن
صحیح وہی قول اول ہے ابن عباس کہتے ہین لعنت کی ہے رسول خدا صلعم نے زائرات
قبور کو اور اون لوگون کو جو قبرون پر مسجدین بناتے اور چراغ جلاتے ہین رواہ ابو داؤد
والترمذی وحسنہ والنسائی وابن ماجة وابن حبان دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رفعاً
یہ ہے کہ ان رسول اللہ صلعم لعن زوّارات القبور رواہ احمد والترمذی
وقال حسن صحیح وابن ماجة وابن حبان الغرض زیارت قبور کی واسطے زہد کے دنیا
مین اور رغبت حاصل ہونے کی آخرت مین اور دعا کرنے کی واسطے مردون کے ہے نہ اسلئے
کہ اوس پر پہول چڑہائین چراغ جلائین چادر وغلاف ڈالین گنبد بنائین گچ کاری کرین
وہان بیٹہ کر عرس سجائین دور دور سے چل کر زیارت کو آئین نذر ونیاز لائین منت

ہانین حاجت طلب کرین اوسکے گرد پہرین یا اوس طرف سجدہ کرین مقبور کو پکارین اوس سے مدد ظاہری یا باطنی چاہین کہ یہ سب افعال شرکیہ و کفریہ و بدعیہ ہین مردہ کیسا ہی خدا کا مقبول بندہ کیون نہو وہ زندون کی دعا و صدقہ و استغفار کا محتاج و منتظر ہوتا ہے زندہ ہرگز کسی مردہ کا محتاج نہین ہے نہ دین مین نہ دنیا مین اور نہ مردہ کسی زندہ کو کچہہ نفع پہنچا سکتا ہے اسلئے کہ حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آچکا ہے کہ انسان جب مرجاتا ہے تو اوسکا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیز ایک صدقہ جاریہ دوسرا وہ علم جس سے نفع لیا جائے یعنی بعد اوسکی موت کے تیسرا فرزند صالح جو اوسکے لئے دعا کرے رواہ مسلم اس سے یہ معلوم ہوا کہ بجز ان اعمال ظاہر کے کوئی فیض باطن کسی مردہ سے کسی زندہ کو حاصل نہین ہوتا ہے اگر کوئی عمل باطن موثر ہوتا تو ضرور حضرت ہمکو اوسپر مطلع فرما جاتے و اذ لیس فلیس بلکہ سب موتی سے زیادہ استحقاق اس افاضۂ باطنی کا ہمارے حضرت کو ہوتا مگر حضرت نے حدیث عطا ابن یسار مین یہ فرمادیا ہے کہ اللھم لا تجعل قبری وثناً تعبد اشتد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبور انبیائہم مساجد رواہ مالک دوسری روایت مین آیا ہے لا تجعلوا قبری عیدا پس جب حضرت کی قبر مطہر منور مبارک پر ہجوم کر کے آنا ممنوع ٹہیرا تو اب کسی اور قبر سے فیض حاصل کرنا کب درست رہا پھر ہمکو گزر کرنیسے قبور ظالمین اور اونکے شہرون پر منع فرمایا ہے ابن عمر کہتے ہین حضرت جب حجر دیار ثمود پر پہنچے تو آپنے اصحاب سے کہا تم ان معذبین پر داخل نہو مگر روتے ہوئے اگر نہ روؤ تو پہر انپر داخل بہی نہو کہین وہ عذاب جو اونکو پہنچا تہا تمکو نہ پہنچے رواہ الشیخان دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ جب گزر آپکا حجر پر ہوا فرمایا لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسہم ان یصیبکم ما اصابہم الا ان تکونوا باکین پہرا پنے سر پر مقنع

ڈال کر جلد چلے یہانتک کہ اوس وادی سے نکل گئے **ف** علی مرتضےٰ ایک مقبرے پر گزرے کہا اے قبر والو تم ہمکو اپنی خبر سناؤ یا ہم تمکو خبر دین ہمارے پاس یہ خبر ہے کہ تمہارا مال بٹ گیا عورتون نے خاوند کرلئے گھرون مین اور ہی لوگ آ بسے پہر کہا واللہ اگر انکو قدرت ہو تو یہ یون کہین کہ ہمنے کوئی زاد تقوی سے بہتر نہین دیکہا ابو العتاہیہ نے کیا خوب کہا ہے ؎

یا عجبا للناس لو فکروا	وحاسبوا انفسهم وابصروا
واعتبروا الدنیا الی غیرها	فانما الدنیا لهم معبر
لا فخر الا فخر اهل التقی	غدا اذا ضمهم المحشر
لتعلمن الناس ان التقی	والبر کانا خیر ما یدخر
عجبت للانسان فی فخره	وهو غدا فی قبره یقبر
ما بال من اوله نطفة	وجیفة آخره یفخر
اصبح لا یملك تقدیم ما	یرجو ولا تاخیر ما یحذر
واصبح الامر الی غیره	فی کل ما یقضی وما یقدر

ف اہل علم نے کہا ہے کہ دل کی سختی کئی چیزون سے نرم پڑتی ہے ایک زیارت قبور سے دوسرے حضور مجالس وعظ سے تیسرے سُننے سے اخبار عُبّاد وزہاد وسابقین کے چوتہے ذکر موت سے یہ موت قاطع لذات مفرق جماعات میتم بنین وبنات ہے **حکایت** ایک عورت نے عائشہ سے کہا تہا اے ماں قلب قاسی کی کیا دوا ہے کہا یہ ہے کہ تو موت کو بہت یاد کیا کر اوسنے ایسا ہی کیا اوسکا دل نرم پڑ گیا وہ شکر ادا کرنیکو پاس عائشہ کے آئی ایک فائدہ ذکر موت مین یہ ہے کہ وہ انسان کو ارتکاب معاصی اور دنیا پر خوش ہونے سے باز رکہتی ہے اور مصیبتون کو ہلکا کر دیتی ہے اگر ایک شخص پر قصاص

ثابت ہو جائے پہر اوسکو طرف قصاص گاہ کے کہینچکر لیجائین تو ہرگز اوسکو دعیہ معاصی کا اور نہ
نظر طرف کسی زینت و شہوت دنیا کے باقی رہیگی بلکہ اوسپر ہر مصیبت آسان ہو جائیگی بخلاف
اوس شخص کے جو طول امل رکہتا ہے کہ اوسکا حال برخلاف اسکے ہوگا ایک علاج سختی دل کا یہ
ہے کہ محتضرین کا مشاہدہ کرے اونکی سکرات و نزعات کو دیکہے کہ کس طرح اونکی جان نکلتی ہے
اور کس قدر کرب عظیم اونکو ہوتا ہے اس شدت و کرب کے دیکہنے مین بڑی عبرت حاصل ہوگی
اسلئے کہ یہی ماجرا ہر انسان پر عنقریب گذرنے والا ہے اور جس کسیکو مردون سے اتعاظ نہوا تو
اوسکو کوئی موعظت نفع نکریگی **حکایت** حسن بصری ایک بیمار کی عیادت کو گئے تہے وہ اسکے
سکرات موت مین گرفتار پایا اوسکی کربت و شدت کو دیکہہ کر گہر آئے رنگ چہرہ کا دگرگون تہا
گہر والون نے کہانا لاکر سامنے رکہا کہا تم کہاؤ فانی رایت ماشغلنی عن مثل ذلك
یعنی مینے ایسی چیز دیکہی ہے جسنے مجکو اس کہانیسے باز رکہا **حکایت** ایک شخص کو دیکہا
کہ قبرستان مین بیٹہا ہوا کچہہ کہاتا ہے کہا تجکو مشاہدہ سے ان قبور کے کچہہ عبرت منین ہوئی
کہ تجہے اس شہوت اکل سے باز رکہتی اہل علم نے کہا ہے جو شخص زیارت قبور کو جائے وہ بہوکا
ہو اسلئے کہ سیر شکمی عبرت سے حجاب ہو جاتی ہے اور کسی معصیت کا عزم نکرے کہ ایسے عازم کو
اعتبار حاصل نہین ہوتا اور دنیا مین زاہد ہو کر جائے اسلئے کہ راغب فی الدنیا کو قاسی القلب
ہونا لازم حال ہے ولہذا اکثر لوگون کو زیارت قبور سے کچہہ عبرت حاصل نہین ہوتی بلکہ اونکو
ملاحظۂ قبور اولیا سے بہی رونا نہین آتا اور نہ دل مین رقت پیدا ہوتی ہے بلکہ جسطرح کسی باغ
و نہر مین سیر کو جمع ہوتے ہین اسی طرح زیارت گاہ بہی ایک مجمع اجتماع باہمی کا ہو جاتا ہی حالانکہ
یہ جگہہ تنزہ کی نہین ہے بلکہ تفکر کی ہے اپنے انجام کو سوچے جسطرح کہ سلف صالح کا شیوہ
تہا کہ حاضر القلب اور خاشع ہوتے تہے اور کہتے تہے السلام علیکم دار قوم مؤمنین

وانا انشاء اللہ بکم لاحقون اِس مشیت سے مراد اونکی یہ تہی کہ ہم بہی بہت جلد تمسے آکر ملنے والے ہین اسلئے کہ موت کا آنا متحقق ہے ورنہ عادۃً اسمین مشیت کا کچہہ دخل نہین ہی ۵

امروز گر از رفت حریفان خبری نیست		فردا ست درین بزم ز ما ہم اثری نیست	

قبور مسلمین مین جوتا پہنکر یا سوار ہو کر نہ چلے پہرے کہ کہین دابہ بول و روث نکرے کہ سارا ثواب زیارت کا برابر بول دابہ کے بہی نہ ٹہیرے جب قبر پر کہڑا ہو تو عبرت پکڑے اور سوچے کہ کس طرح یہ زیر خاک گیا اور اہل و احباب سے جدا ہوا اب بات کا جواب تک نہین دیسکتا ہے اور چاہتا ہے کہ اگر پہر دنیا مین آئے تو عمل صالح کرے مگر یہ بات اوسکی قبول نہین ہوتی ہے اور اگر وہ قبر کسی سلطان یا امیر کی ہو تو یہ خیال کرے کہ یہ بعد اوس عزت کے اب کس ذلت مین گرفتار ہے یا تو قائد جیوش و عساکر اور انیس اصحاب و عشائر تہا اور جامع اموال و ذخائر اب بعد موت کے جو ناگہان غیر میعاد پر آگئی اور درستی و طیاری زاد راہ کی نکر سکا کس طرح طعمۂ کرم ہو گیا ہے اور اگر وہ قبور اخوان و اصحاب کے ہون تو یہ تامل کرے کہ ایکدن یہ لوگ بلوغ آمال و جمع اموال و بناء دور و غرس بساتین و صحت اجسام و لذیذ طعام و نفیس لباس مین تہے اب وہ سارے آمال منقطع ہو گئے نہ گہر بار کام آیا نہ مال و منال نہ اہل و عیال خاک نے محاسن وجوہ کو مٹا دیا زمین نے اعضا کو پراگندہ کر دیا سارے اجزا تتر بتر ہو گئے عورتین رانڈ ہو گئین اطفال یتیم ہو گئے زندگی مین کیا کچہہ عزت تہی اب کس قدر ذلت ہے یہ خیال کرے کہ کبہی صحت جسد و طول امل پر دہو کا نہ کہائے ہمنے بہت سے اصحاب و احباب دیکہے ہین جنکو بے وقت موت آگئی کسی شخص کو یہ امید نہ تہی کہ وہ اِن دنون مین مر جائیگا سو جو حال اونکا ہوا وہی حال ہمارا بہی ہونیوالا ہے اوسوقت پشیمان ہونا کچہہ سودمند نہو گا ندامت، و تلافی مافات کا وقت تو جبتک ہے کہ موت نے آکر نہین گہیرا ہے **حکایت** حسن بصری کہتے تہے

تم مین جب کوئی قبرستان مین جاکر کہڑا ہو تو حال مین اہل مقابر کے تامل کرے کہ کس طرح اونکی آنکہین اونکے گالون پر بہہ گئین اونکی زبانون کو کیونکر مٹی نے کہالیا یہ وہی زبانین ہین جنسے وہ لوگون پر زبان درازی کرتے تہے صولت فصاحت و بلاغت دکہاتے تہے اب انکے دانت خاک مین بکہر گئے بدن کیڑون کی غذا ہو گیا **ف** اس جگہہ پر شعرانی رح نے مختصر تذکرہ قرطبی مین ذکر احیاء ابوین حضرت کا اور اونکے ایمان لانیکا بحوالہ تالیف سیوطی رح لکہا ہے لکن وہ روایات بمقابلہ روایت صحیح مسلم کے لائق حجت کے نہین ہو سکتی ہین اور نیز خلاف صراحت فقہ اکبر امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ہین جسمین یہ لکہا ہے کہ و والدا رسول اللہ صلعم ماتا علی الکفر ابراہیم علیہ السلام کے باپ اور نوح کا بیٹا اور لوط کی بی بی سب غیر مسلم تہے اس سے کچہہ منقصت اون انبیاء علیہم السلام یا جناب رسالت کے لازم نہین آتی ہی کہ جسکے لئیے یہ تکلف روا رکہا جائے ایسے مسائل مین ہمارے نزدیک سرے سے خوض ہی کرنا ٹہیک نہین ہے سکوت و توقف بہتر ہے نفی و اثبات دونون سے واللہ اعلم *

باب ۳

اسمین ذکر ہی مومن کے مرنیکا اور سکرات موت اور بعض اعضا کا بعض کو رخصت کرنا اور ذکر رجا و حسن ظن و خوف کا

عائشہ کہتی ہین حضرت کے سامنے ایک ڈولچی یا پیالہ پانی کا رکہا تہا اوسمین دست مبارک ڈال کر منہہ پر ہاتہہ پہیرتے اور فرماتے لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات پہر ہاتہہ اوٹہا کر کہنے لگے فی الرفیق الاعلی یہانتک کہ جان قبض ہو گئی اور ہاتہہ جہک پڑا عائشہ نے کہا مین کسی ایک پر رشک نہین کرتی کہ اوسکی موت سہل ہو گی بعد دیکہنے اوس شدت کے جو حضرت کی موت مین ہوئی رواہ البخاری و الترمذی

اس سے معلوم ہوا کہ موت کی سختی انبیاء علیہم السلام پر بھی ہوتی ہے اس ذریعہ سے اونکے درجات بلند ہوتے ہین یہ شدت کچھہ گناہون کے سبب ہی سے نہین ہوتی ہے گو کسی پر بوجہ اوسکے گناہ کے بھی ہوتی ہو مطلب اس جگہہ فقط بیان کرنا تکلیف موت و سختی فوت کا ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے انتقال کیا اور وہ میری گود مین تہے درمیان گلے و سینہ کے سو یہ بن بکروہ نہین رکہتی شدت موت کو واسطے کسی شخص کے بعد رسول خدا صلعم کے رواہ البخاری تیسرا لفظ یہ ہے نہین دیکہا مینے کسی کو کہ اوس پر وجع رسول خدا صلعم سے سخت تر ہو متفق علیہ چوتہا لفظ یہ ہے کہ مینے حضرت کو موت مین دیکہا آپکے پاس ایک پیالہ تہا اوسمین ہاتہہ ڈال کر منہہ پر مسح کرتے اور فرماتے اللھم اعنی علی منکرات الموت او سکرات الموت رواہ الترمذی و ابن ماجۃ **حکایت** حضرت نے کہا ایک گروہ بنی اسرائیل کا ایک مقبرہ پر آیا کہا ہم دو رکعت نماز پڑہ کر اللہ سے سوال کرین کہ بعض اموات کو ہمارے لئے باہر نکالے وہ ہمکو موت کی خبر دے چنانچہ ایسا ہی کیا اتنے مین ایک مرد نے قبر سے اپنا سر نکالا سیاہ رنگ برہنہ سر اثر سجدہ کا درمیان دونون آنکہون کے تہا کہا اے لوگو تم کیا چاہتے ہو مجکو مرے ہوئے سو برس ہوئے ابتک حرارت موت کی مجہسے ساکن نہین ہوئی تم اللہ سے دعا کرو کہ مجکو پہر ویسا ہی کردے جیسا کہ مین تہا رواہ ابن ابی شیبہ ؏

	ہنوز تلخ مزاجم ز مرگ شیرین کار		ہزار بار خمم کوزہ کردہ اند مرا	

یہ بھی آیا ہے کہ آدمی تو کرب و سکرات مین گرفتار رہتا ہے اور اوسکے بعض مفاصل بعض پر سلام رخصت کرتے ہین اور کہتے ہین علیک السلام تفارقنی و افارقک الی یوم القیامۃ ؏

	ای کفدست وساعد و بازو		ہمہ تودیع یکدگر بکنید	

روایت ہے کہ اللہ نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ تو نے موت کو کیسا پایا کہا جیسے ایک گرم سیخ کو تر صوف مین رکھکر کھینچین فرمایا ہمنے تجھپر موت کو آسان کر دیا تھا موسی علیہ السلام سے پوچھا کہو تمنے موت کو کیسا پایا کہا جیسے ایک کنجشک زندہ کو گرم توے پر ڈالدین نہ موت آتی ہے کہ چین پائے نہ نجات ملتی ہے کہ اوڑ جائے یا جیسے کوئی قصاب کسی بکری کی کھال اودھیڑے موت تلوارون کی مار سے اور آرون کے چیرنے سے اور قینچیون کے کترنیسے زیادہ تر سخت ہے ابو نعیم نے رفعاً روایت کیا ہے کہ دیکھنا ملک الموت کا سخت تر ہے ہزار ضرب سیف سے عیسی علیہ السلام نے حوارین سے فرمایا تھا تم اللہ سے دعا کرو کہ تمپر سکرات موت کو آسان کر دے انتہے ای میرے رب تو مجھپر سکرات موت کو آسان کر دینا تو میرے گناہ پر نظر نہ کر اپنے کرم و فضل کو دیکھہ ایہا الناس خلوا بینی و بین ارحم الراحمین **حکایت** عمرو بن عاص کے بیٹے نے وقت موت پدر کے حال مرنیکا پوچھا کہا واللہ ای بیٹے گویا میرا بدن ایک چاہ آتش مین ہے اور مین ایک سوراخ سوزن سے سانس لیتا ہون اور میری جان گویا ایک شاخ خاردار ہے جو قدمون سے دماغ تک کھینچی جاتی ہے علما نے کہا ہے اللہ نے انبیا و اولیا پر جان نکلنے کی سختی زیادہ تر کی ہے تاکہ اونکے درجات کو بلند کرے اور عامہ مومنین کے لئے کفارہ وعقوبت ذنوب ٹھیرائی ہے بحسب سابقہ علم ازل کے وہ نہ اوسکو یہ قدرت تھی کہ وہ بغیر ابتلا کے درجات عطا کرتا واللہ اعلم غرضکہ موت ایک خطب افظع وامر اشنع وکاس ابشع وحادث ہادم لذات قاطع شہوات اقطع راحات اجلب کربہات مفرق اعضا واعصاب ہے **حکایت** طبیب نے قارورہ رشید کا دیکھکر کہا تھا کہ اس شخص کے قوے مختل ہو گئے یہ زندہ نرہیگا ہارون نے کفن طیار کیا قبر کھدوائی اور کہا ما اغنی عنی مالیہ ہلک عنی

سلطانیہ پہر اوسی رات مر گئے رح **حکایت** علی مرتضی کے سامنے ایک برتن لائے کہ اوس سے پانی بیین ہاتہہ مین لیکر اور اوسکی طرف دیکہکر کہا کہ فیئک من طرف کحیل وخد اسیل **حکایت** دو آدمی ایک زمین پر جہگڑتے تہے اور آپسمین خصومت کرتے اللہ نے ایک خشت دیوار کو اوس مین سے گویا کر دیا اوسنے کہا ای دونون شخصو تم سنو کہ مین ایک بادشاہ تہا پادشاہان دنیا مین سے مینے ہزار برس بادشاہی کی ہزار شہر بنائے ہزار بکر سے شادی کی پہر مر کر مٹی ہو گیا ہزار برس تک خاک بنا رہا پہر ایک کمہار نے مجکو لیکر برتن بنایا مین لوگون کے استعمال مین رہا یہانتک کہ ٹوٹ گیا پہر ہزار سال تک خاک رہا پہر ایک شخص نے مجھے لیکر اینٹ بنائی مین اس دیوار مین لگایا گیا تم کس بات پر نزاع کرتے ہو یہ خصومت تمہاری ناحق ہے ولنعم ما قیل ؎

از تن چو رود روان پاک من و تو	خشتی دو نہند در مغاک من و تو
آنگاہ برای خشت گور دگران	در کالبدی کشند خاک من و تو

اس طرحکی حکایات بہت ہین عبرت کیلئے یہی چند کلمات کفایت کرتے ہین ع درخانہ اگر کس ست یکحرف بس ست **ف** حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہے کہ موت تحفہ ہے مومن کا رواہ البیہقی فی شعب الایمان طیبی نے کہا ہے یہ اسلئے کہ موت ذریعہ ہے پہنچنے کا سعادت کبری تک اور وسیلہ ہے حصول درجۂ علیا کا انسان اسکی وجہ سے نعیم ابدی تک جا پہنچتا ہے یہ فقط ایک نقل کرنا ہے ایک گہر سے دوسرے گہر کو اگرچہ بظاہر فناء و اضمحلال ہے ولکن حقیقت مین ولادت ثانیہ ہے اور ایک باب ہے منجملہ ابواب جنت کے کہ اوس سے جنت مین جاتے ہین اگر موت نہوتی تو جنت کسطرح ملتی مراد تحفہ سے وہ خبر ہے جو اوسکے لئے نزدیک اللہ کے مقرر ہے کہ اوس تک بے اس موت کے پہنچنا نہین ہو سکتا ہے بریدہ کا

لفظ مرفوع یہ ہے کہ مومن عرق جبین سے مرجاتا ہے رواہ الترمذی وحسنہ والنسائی
وابن ماجۃ اسکے کئی ایک معنی ہین ایک یہ کہ مراد اس سے سہولت ہے یعنی اوسکو کچھ شدت
موت کی نہین ہوتی ہے مگر اسی قدر کہ ماتھے پر پسینا آجائے دوسرے یہ کہ یہ ایک علامت
ہے خیر کی جو کہ وقت موت کے ظاہر ہوتی ہے یہی قول ہے ابن سیرین کا تیسرے یہ کہ یہ کنایہ
ہے کد وجد کا طلب حلال اور ریاضت فی العبادۃ مین وقت موت تک چوتھے یہ کہ یہ کنایہ
ہے شدت موت سے یہ اسلئے کہ تمحیص ذنوب کی اور رفع درجات کا ہو سلمان فارسی رفعاً کہتے
ہین میت کو وقت موت کے دیکھو اگر ماتھے پر پسینا آئے اور آنسو بہین اور نتھنے پھیل جائین
تو یہ ایک رحمت ہے طرف سے اللہ کے کہ اوسپر اوتری ہے اور اگر اونٹ کی طرح بلبلائے اور
رنگ میلا ہو جائے اور باچھون مین پھین آجائے تو یہ عذاب ہے خدا کا جو اوسپر اوترا ہے
عبید اللہ کہتے تھے کبھی مومن پر اوسکی خطائین باقی رہجاتی ہین تو اوسکا بدلا وقت موت کے
دیا جاتا ہے اوسکے ماتھے پر پسینا آجاتا ہے بعض نے کہا یہ پسینا شرم کا ہوتا ہے اپنی تقصیر پر
اللہ کی مغفرت و مسامحت دیکھکر شرماجاتا ہے کوئی صدیق و ولی و نیک بندہ ایسا نہین ہے
کہ سامنے خدا کے جاکر نہ شرمائے کیونکہ اپنی اسارت اور بدی جناب باری مین اور اوسکا
احسان اپنے حق مین دیکھتا ہے ابن مسعود نے کہا ہے کہ یہ عرق جبین بقیہ ہے ذنوب کا جسکی
سزا وقت موت کے ملتی ہے یعنی گناہون سے پاک کرنیکے لئے سختی کیجاتی ہے تاکہ دنیا سے
حالت شدت پر نکلے اور حضرت رب جل وعلا مین پاک ہو کر حاضر ہو قرطبی کہتے ہین کبھی یہ تینون
علامتین ظاہر ہوتی ہین اور کبھی ایک یا دو ہمنے فقط عرق جبین ہی دیکھا ہے وذلک بحسب
تفاوت الاعمال واللہ اعلم **ف** حدیث انس مین فرمایا ہے کہ موت کفارہ ہے ہر
مسلمان کا رواہ ابو نعیم بسند حسن صحیح اہل علم نے کہا ہے یعنی مرض و قبر مین جو دکھ

دردپاتا ہے وہ بمنزلۂ کفارہ کے ہے کیونکہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جس مسلمان کو کچھ اذیت بیماری وغیرہ کی پہنچتی ہے اللہ اوسکے سیئات کو دور کردیتا ہے جسطرح کہ درخت خشک کے پتے جھڑ پڑتے ہین سوطا مین سرفعًا آیا ہے اللہ جسکے ساتھ ارادہ خیر کا کرتا ہے اوسکو مصیبت پہنچتی ہے دوسرے حدیث مین فرمایا ہے اللہ عزوجل کہتا ہے مجھے قسم ہے میری عزت وجلال کی کہ نہین نکالتا مین کسی بندہ کو دنیا سے اور مین اوسپر رحم کرنا چاہتا ہون یہانتک کہ ہر خطا جو اوسنے کی ہوتی ہے اوسکے عوض کوئی بیماری بدن مین یا کوئی مصیبت اہل وولد مین یا تنگی معیشت مین یا کمی رزق مین کردیتا ہون یہانتک کہ ایک ذرہ برابر خطا باقی نہین چھوڑتا اسپر بہی اگر کچھ باقی رہجاتا ہے تو موت مین سختی کرتا ہون پہر وہ مجھسے ایسا ملتا ہے جیسے کہ آج اوسکو اوسکی مان نے جنا ہو یہ برخلاف اوس مسلمان کے ہے کہ جسکو اللہ تعالی دوست نہین رکھتا ہے بقرینۂ حدیث کہ اللہ تعالی فرماتا ہے مجھے قسم ہے میری عزت وجلال کی نہین نکالتا مین کسی بندہ کو دنیا سے اور مین اوسکو عذاب کرنا چاہتا ہون یہانتک کہ دیتا ہون اوسکو عوض ہر حسنہ کا جو اوسنے کیا ہوتا ہے پہر پور صحت بدن مین وسعت رزق مین آرام عیش مین امن قوم مین یہانتک کہ ایک ذرہ بہر نیکی نہین باقی چھوڑتا پہر اگر اسپر بہی کوئی چیز رہ جاتی ہے تو موت کو اوسپر آسان کردیتا ہون یہانتک کہ وہ مقبوض ہوکر میری طرف آتا ہے اور اوسکے لئے کوئی حسنہ نہین ہوتا جسکے سبب سے وہ آگ سے بچے اسی جگہہ سے حدیث ابوداؤد مین عبید اللہ بن خالد سے رفعًا بسند صحیح آیا ہے کہ موت ناگہان پکڑ ہے اسف کی یعنی خدا کے غضب کی علامت ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے موت فجاءت راحت ہے واسطے مومن کے اور پکڑ ہے غضب کی واسطے کافر کے بیہقی کا لفظ یہ ہے اخذۃ الاسف للکافر و رحمۃ للمومن وکذا رواہ رزین ابن عباس نے کہا ہے کہ داؤد علیہ السلام دن شنبہ کے

مرگ مفاجات سے مرے تھے عمر بن خطاب نے کہا ہے مومن پر جب کچھ گناہ باقی ہوتا ہے کہ وہ اوسکو اپنے عمل سے نہین پہنچتا تو اللہ اوس پر سکرات موت کو سخت کر دیتا ہے یہانتک کہ وہ اپنے درجہ کو جنت مین پہنچ جاتا ہے اور کافر جب دنیا مین نیکی کرتا ہے تو اوس پر موت آسان کر دیجاتی ہے تاکہ ثواب اوسکی نیکی کا پورا ہو جائے پہر وہ آگ مین جائے واللہ اعلم **حکایت** انس کہتے ہین حضرت ایک جوان کے پاس آئے وہ موت مین تہا فرمایا تو آپکو کیسا پاتا ہے کہا اللہ سے امید رکہتا ہون اور اپنے گناہون سے ڈرتا ہون فرمایا جمع نہین ہوتین یہ دونون باتین دل مین کسی بندے کے ایسے محل مین مگر دیتا ہے اوسکو اللہ امید اوسکی اور امن بخشتا ہے اوسکو خوف سے رواہ الترمذی واستغربہ وابن ماجۃ قال الحافظ اسنادہ حسن مسلمان جب مرنیکو ہو تو چاہیئے کہ گمان اوسکا ساتہہ اللہ کے نیک ہو جائے جابر کہتے ہین حضرت نے تین دن وفات سے پہلے فرمایا تہا لایموتن احدکم الا وہو یحسن الظن باللہ تعالیٰ رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد وابن ماجۃ ابن ابی الدنیا نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ ایک قوم کو اونکے سوء ظن باللہ نے ہلاک کر دیا تہا اللہ نے فرمایا ہے وذلکم ظنکم الذی ظننتم بربکم ارذلکم فاصبحتم من الخاسرین مین کہتا ہون جبکہ شارع نے ہمکو طرف حسن ظن کے بلایا اور فرمایا ہے کہ ہم وقت مرگ کے راجی رہین نہ مایوس تو پہر وہ شخص بڑا بیوقوف ہے جو کہ باوجود اس ندب وطلب کے بہی بدگمان ہوکر اپنی عقبیٰ تباہ کرے ○

اگر طمع خواہد زمن سلطان دین		خاک بر فرق قناعت بعد ازین

حکیم ترمذی نے رفعاً روایت کیا ہے کہ تمہارا رب کہتا ہے کہ جمع نہین کرتا ہون مین اپنے بندے پر دو خوف اور نہ دو امن سو جو کوئی ڈرا مجہسے دنیا مین امن دیتا ہون مین اوس کو آخرت مین اور جو کوئی امن مین رہا مجہسے دنیا مین ڈراتا ہون اوسکو آخرت مین اہل علم کہتے

ہین صورت حسن ظن باللہ کی یہ ہے کہ نسبت حق سبحانہ وتعالی کے یہ گمان رکھے کہ وہ مجھپر رحم کریگا اور میرے قصورون سے تجاوز فرمائیگا اور سارے گناہ میرے بخشدیگا کیونکہ اوسپر یہ بات آسان ہے ؎

	رقم سپید وسیاہ من بزمین شکستہ نگاہ من		چہ من و چہ قدر گناہ من خجلم ز نام غفور تو	

اس حسن ظن کو وقت وجود امارات موت کے شہود مین لانا مستحب ہے اگرچہ یہ حسن ظن ہر وقت مین مطلوب ہوتا ہے لقولہ صلعم لا یموتن احدکم الا وھو یحسن الظن بربہ عزوجل پس وقت موت کے موکد تر ٹھیرا نووی وغیرہ نے کہا ہے کہ حیات مین خوف ورجا دونون حد اعتدال پر رہین اور مرتے وقت رجا کو غالب کرے تاکہ ثمرہ اس رجا کا دن قیامت کے میسر آئے انسان کو کبھی یہ حسن ظن حالت سلامت مین مرض وغیرہ سے ہوتا ہے لکن پھر بیماری مین مبدل بسوء ظن ہوجاتا ہے اور اوسی بدگمانی پر وہ مرجاتا ہے اوسکا ثمرہ عدم رحمت وعدم تجاوز وعدم مغفرت پاتا ہے نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ جس شخص کو موت حاضر ہو جو لوگ اوسکے پاس آئین اونکو چاہیے کہ اوسکو یاد حسن ظن باللہ کی دلائین تاکہ وہ اسی حالت پر مرے اور زمرہ مین اس حدیث مرفوع ابوہریرہ کے داخل ہوجائے انا عند ظن عبدی بی رواہ الشیخان دوسرا لفظ یون ہے فلیظن بی خیرا تیسرا لفظ یہ ہے فلیظن بی ما شاء یہ بطریق تہدید کے ہے ایک روایت مین آیا ہے کہ من مات منکم وھو یحسن الظن باللہ دخل الجنۃ مد للا ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے حسن الظن من حسن العبادۃ رواہ ابو داؤد وابن حبان والترمذی والحاکم ولفظہ من حسن عبادۃ اللہ یعنی جو کوئی حسن گمان پر ساتھہ اللہ کے مریگا وہ ساتھہ ناز کے بہشت مین جائیگا اللھم ارزقنا گمان نیک خود ایک عمدہ عبادت ہے گویا موت عبادت پر آئی ولد الحمد

ابن مسعود نے کہا ہے قسم ہے اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہرگمان نہین کرتا کوئی بندہ ساتھ
اللہ کے گمان نیک مگر اللہ اوسکو وہی گمان اوسکا عطا کرتا ہے کیونکہ ساری خیر اوسی کے ہاتھ
مین ہے ابن عباس نے کہا تم جب کسی کو مرتے ہوئے دیکھو تو اوسکو خوش خبری سناؤ
تاکہ وہ اپنے رب سے ہمراہ حسن ظن کے ملے اور جب کسی کو صحیح پاؤ تو اوسکو ڈراؤ تاکہ وہ
گناہ سے بچے فضیل بن عیاض کہتے تھے خوف افضل ہے رجا سے جبکہ بندہ صحیح ہو پھر جب
اوسپر موت نازل ہو تو رجا افضل ہے خوف سے ۵

	الٰہی تا غفور اسمت شنیدم		گنہ را مست شادی مرگ دیدم

حکایت معتمر کہتے ہین میرے باپ جب وفات کرنے لگے مجھسے کہا اے بیٹے مجھے کچھ
رخص سنا شاید مین اللہ سے ساتھ حسن ظن کے ملون ابراہیم تیمی نے کہا ہے سلف دوست
رکھتے تھے اسبات کو کہ وقت حضور موت کے بندہ سے ذکر اوسکے محاسن اعمال کا کرین
تاکہ گمان اوسکا ساتھ رب عزوجل کے نیک ہوجائے حکایت ثابت بنانی
کہتے ہین ہمارے پڑوس مین ایک جوان تھا اترا تا اوسکو وفات آئی اوسکی مان اوسپر گر کر
کہنے لگی اے بیٹے مین تجکو اسی دن سے ڈراتی تھی اوسنے کہا اے مان میرا رب کثیر المعروف
ہے اور مجکو آج کے دن امید ہے کہ بعض معروف اوسکے مجھسے منعدم نہون اللہ نے اوسکو
اس حسن ظن پر اس حالت مین رحم کیا اور بخشدیا حکایت عمر بن ذر اللہ سے بہت ڈرتے
تھے جب وفات ہونے لگی تو کثیر الرجا ہوگئے امام ابو حنیفہ وابو داؤد اونکی عیادت کو گئے تھے جب
وہان سے پھرے تو سنا کہ وہ یہ دعا کرتے ہین یارب التعذ بنا وفی اجوافنا التوحید لا
اراك تفعل پھر کہا اللهم اغفر لمن لم یزل علی مثل حال السحرة فی الساعات التی
قد غفرت لھم فانھم قالوا آمنا برب العالمین ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا القصص

بعد لک حرام فرحمۃ اللہ علیک یعنی اللہ تمپر رحمت کرے اب بعد تمہارے وعظ کہنا
حرام ہے **حکایت** طبری نے ذکر کیا ہے کہ یحیی علیہ السلام عیسی علیہ السلام سے جب ملتے
تو عابس یعنی ترشرو ہوتے اور عیسی علیہ السلام جب یحیی علیہ السلام سے ملتے تو متبسم ہوتے
ایکدن عیسی نے کہا تم مجھسے خشک روئی سے ملتے ہو گویا اللہ کے رحمت سے نا امید ہو تو یحیی
نے کہا تم مجھسے بخندہ پیشانی ملتے ہو گویا تم عذاب خدا سے امن مین ہو اللہ نے دونونکو وحی
بہیجی کہ ان احبکما الی احسنکما ظنا بی **حکایت** زید بن اسلم کہتے تہے ایک آدمی کو دن
قیامت کے لائینگے حکم ہوگا اسکو آگ مین لیجاؤ وہ کہیگا ای رب میری نماز میرا روزہ کہان
گیا اللہ فرمائیگا آج کے دن مین تجکو اپنی رحمت سے نا امید کرونگا جسطرح کہ تو میرے بندون کو مجھسے
نا امید کرتا تہا **ف** منذری رح نے ترغیب رجا و حسن ظن باللہ مین خصوصاً نزدیک موت کے
یہ حدیث انس کی رفعاً سمعاً لکہی ہے کہ قال اللہ تعالی یا ابن آدم انک ما دعوتنی
ورجوتنی غفرت لک علی ما کان منک ولا ابالی یا ابن آدم لو بلغت ذنوبک
عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک یا ابن آدم لو اتیتنی بقراب الارض خطایا
ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابہا مغفرۃ رواہ الترمذی وقال حدیث
حسن یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے ای بیٹے آدم کے تو جبتک مجکو پکاریگا اور میری امید رکہیگا
مین تجکو بخشتا رہونگا تجہسے کچہ ہی کیون نہو مین کچہ پروا نکرونگا ای ابن آدم اگر تیرے گناہ
ابر آسمان تک پہنچ جائینگے پہر تو مجھسے مغفرت چاہیگا تو مین تجکو بخشدونگا ای ابن آدم
اگر تو زمین بہر خطائین لیکر میرے پاس آئیگا اور مجھسے اس حالت مین ملیگا کہ تو نے کسی چیز
کو میرا شریک نکیا ہوگا تو مین پاس تیرے زمین بہر مغفرت لیکر آؤنگا یہ حدیث بڑی بشارت
بخشش ہے واسطے ہمسے گنہگارون کے معلوم ہوا کہ حسن ظن باللہ سے سارے گناہ معاف

ہو جاتے ہین مگر شرک کہ یہ وہ بدبلا ہے جسکو اللہ تعالی ہرگز نہ بخشیگا یہ شرک الوہیت مین بہ نسبت ربوبیت کے زیادہ تر ہوا کرتا ہے بلکہ توحید ربوبیت اکثر مشرکین مین موجود تھے یہ سارا ہنگامہ بعثت انبیا و رسل کا اور یہ تمام قتال وجدال و حرب و ضرب و زلازل و قلاقل واسطے اسی توحید الوہیت کی ہوا سارے قرآن مجید مین یہی ذکر ہے اور سارے پیغمبرون کی دعوت اسی توحید الوہیت کی طرف تھی اسی کے انکار پر حکم جہاد کا صادر ہوا اسی کے قبول پر وعدہ حفظ جان و مال کا درمیان مین آیا شرک کے ستر درہ ہین جب تک انسان اہتمام کامل نہین کرتا ہے ہرگز شرک سے نہین بچسکتا مومن کو چاہئے کہ ابواب شرک پر بخوبی واقف ہو اسلئے کہ بعض گناہ مین تو جہل عذر بھی ہو ہے خواہ قبول فرمایا جائے یا رد ہو کر سزا دیجائے مگر شرک و کفر مین ہرگز جہل کسی جاہل کا عذر خواہ نہین ہوسکتا ہے اور نہ اس عذر لنگ پر مغفرت ہوسکتی ہے سو نام کے مسلمان تو بہت ہین مگر کام کے مسلمان نایاب ہو گئے اللہ تعالی کا کہنا آنکھون سے دیکھہ لیا وما یؤمن اکثرهم بالله الا وهم مشرکون ہمنے رسالہ الفکاک و رسالہ لوا معقود مین کچھہ تھوڑا سا ذکر شرک و توحید کا لکھا ہے یہ حسن ظن باللہ اوسی وقت نافع ہوسکتا ہے کہ صاحب ظن صاحب شرک نہو موحد پاک اعتقاد ہو ورنہ کچھہ فائدہ اس حسن ظن کا ہمراہ عقیدہ و عمل و قول و حال شرک کے نہین ہے فاعتبروا منہ یا اولی الابصار **ف** فضیلت خوف مین احادیث صحیحہ آئی ہین حدیث ابوہریرہ مین رفعًا آیا ہے کہ سات شخصون کو اللہ اپنے سایہ مین جگہہ دیگا جسدن کہ سوا اوسکے سایہ کے کوئی سایہ نہوگا منجملہ اونکے ایک وہ شخص ہوگا جسکو ایک عورت صاحب منصب و جمال نے بلایا اوسنے کہا مین اللہ سے ڈرتا ہون رواہ الشیخان یعنی بخوف خدا اوس سے حرام نکیا اللہ نے فرمایا ہے واما من خاف مقام ربہ ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي الماوى اور فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان جو شخص کسی کبیرہ

گناہ کو اللہ سے ڈر کر چھوڑ دیتا ہے زناکاری ہو یا سودخواری یا شراب نوشی یا لواطہ یا گانا بجانا
یا ناچنا یا اور کچھہ وہ مستحق مغفرت وجنت کا ٹھیرتا ہے وللہ الحمد اعضا کے گناہ کبیرہ چار
سو ایک ہین اور دل کے گناہ ۶۰ عدد انکو واسطے ترک کرنیکے معلوم کر لے اسی طرح شرک
کے ستر باب ہین اور بدعت کے بہتر باب اور کفر کے چار سو ابواب ان سب کو دریافت کر کے
اپنے حال وقال واعمال وافعال کو اونپر عرض کرے جس گناہ کا صدور اپنی ذات سے نہ پائے اوسپر
اللہ کا شکر ادا کرے اور آیندہ کو ہمت باندہے کہ انشاء اللہ تعالی زمانہ مستقبل مین بہی
مین مرتکب اوسکا نہون گا اور جس گناہ کا ارتکاب اپنی ذات مین معلوم کرے ظاہراً یا باطناً
خواہ وہ ایک گناہ ہو یا کئی گناہ تو فی الفور اوس سے توبہ کرے یہ توبہ کرنا فوراً اوسپر بنص
کتاب وسنت واجب ہے اصرار سے نوبت کفر کی آجاتی ہے اللہم احفظنا خصوصاً تفتیش مراتب شرک
وکفر وبدع مین بڑا اہتمام رکہے کہ گناہ کے لئے تو بہت سے اسباب مغفرت کے ممکن ہین اور بعد وجود
شرک کے عقیدۃً ہو یا عملاً یا قولاً یا حالاً کوئی وسیلہ مغفرت کا باقی نہین رہتا ہے عافانا اللہ من
ذلك حدیث ابن عمر مین قصہ کفل کا آیا ہے یہ ایک شخص تہا بنی اسرائیل مین حضرت نے
فرمایا کان لایتورع من ذنب عملہ یعنی کسی گناہ کو کر کے توبہ نکرتا یا کسی گناہ پر نہ رکتا
ہر ایک گناہ کر گزرتا ایک بار ایک عورت کو ساٹھہ دینار دیکر راضی کیا وہ ڈر سے خدا کے رونے
لگی اسنے یہ حال دیکھکر کہا تو اللہ سے ڈرے اور مین نہ ڈرون نہین مین تجہسے زیادہ لائق
ڈرنیکے ہون جا یہ روپیہ لیجا مینے تجکو دیا واللہ آج سے مین ہرگز اللہ کی معصیت نکرونگا
پہر اوسی رات وہ مرگیا اوسکے دروازے پر یہ لکہا ہوا پایا ان اللہ غفر للکفل یعنی اللہ
نے کفل کو بخشدیا لوگ تعجب مین رہگئے رواہ الترمذی وحسنہ والحاکم وقال
صحیح الاسناد معلوم ہوا کہ اللہ کا خوف ایسی چیز ہے جسنے سارے اگلے پچھلے گناہ کفل کے

ایک دم بہر ڈرنے اور توبہ کرنے پر معاف کر دئے وللہ الحمد یہ بہی معلوم ہوا کہ اعتبار خاتمہ کا ہے
نہ فاتحہ کا اسی طرح حدیث طویل ابو ہریرہ مین قصہ تین شخصون کا آیا ہے کہ وہ ایک غار مین
بند ہو گئے تہے ہر ایک نے اپنے عمل صالح کا ذکر کیا اللہ نے پتہر غار کے منہہ پر سے سرکا دیا
اونہون نے نجات پائی منجملہ اونکے ایک وہ شخص تہا جسنے مزدوری ایک مزدور کی بعد
ایک مدت دراز کے مع جملہ نفع تجارت کے ڈر سے اللہ کے حوالہ کی تہی رواہ الشیخان
بطولہ اسی طرح دوسری حدیث ابو ہریرہ مین قصہ اوس شخص کا آیا ہے جسنے مرتے وقت
وصیت کی تہی کہ مجہے جلا کر میری آدہی خاک خشکی مین اور آدہی دریا مین اوڑا دینا اللہ نے
اوسکو جمع کر کے پوچہا کہ تو نے یہ کام کیون کیا اوس نے کہا من خشیتک یا رب وانت
اعلم اللہ نے اوسکو بخشدیا رواہ الشیخان یہ حدیثین کچہہ منافی حسن ظن ورجا کی وقت موت
کے نہین ہین اسلئے کہ ڈرنا اپنے گناہون سے ہمراہ امید مغفرت کے اور بات ہے اور نا امید
ہونا رحمت خدا سے بسبب کثرت ذنوب کے اور بات ہے ولہذا حدیث انس مین فرمایا ہے
یقول اللہ تعالی اخرجوا من النار من ذکرنی یوما او خافنی فی مقام رواہ الترمذی
وحسنہ والبیھقی اس جگہہ اللہ کی سعت رحمت کو دیکہنا چاہئے کہ کسی ایک دن ایک جگہہ
کے ایکبار ڈرنے پر نار سے نجات کا حکم دیا حالانکہ بہت جگہہ بہت دن بار رہا اوسنے گناہ
کیا ہوگا اور کچہہ خیال خوف کا نہ آیا ہوگا لکن تمام عمر مین اگر ایکبار بہی خوف خدا نے اوسکو
آپکڑا ہے اور کسی گناہ کرنیسے باز رکہا ہے تو یہ ہی سبب مغفرت و خروج کا نار سے ہوگا
وللہ الحمد پہر اوس شخص کے درجات عالیات کا کیا ذکر ہے جسنے اکثر گناہون کو خدا کے
خوف سے ترک کیا ہے یا سرے ہی سے مارے ڈر کے اِردگرد کسی گناہ کبیرہ کے نہین گیا ہے
یا اگر اوس سے اتفاقاً کوئی گناہ ہو گیا تہا تو فی الفور اوس سے تائب ہو گیا ہے اور اصرار

نہین کیا کیونکہ ایسا شخص بہی حکم مین بے گناہ کے ہوجاتا ہے رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب الغفور ؀

الٰہی واقف خیل گناہم	نویسد تا بکی عصیان پناہم
الٰہی تا غفور است شنیدم	گنہ را مست شادی مرگ دیدم

اس سے بڑھ کر یہ حدیث ابوہریرہ کی ہے رفعًا یقول اللہ عزوجل اذا اراد عبدی ان یعمل سیئۃ فلا تکتبوھا علیہ حتی یعملھا فان عملھا فاکتبوھا بمثلھا وان ترکھا من اجلی فاکتبوھا حسنۃ الحدیث رواہ الشیخان یعنی گناہ ہوجانے پر بہی ایک ہی گناہ قائم کیا جاتا ہے اور گناہ نکرنے پر بعد ارادہ کے ایک نیکی لکھی جاتی ہے معلوم ہوا کہ کار بر عنایت باقی بہانہ

باب ہہ اسمین میت کی تلقین وغیرہ کا ذکر ہی

حدیث ابوسعید خدری مین فرمایا ہے تلقین کرو تم اپنے مردون کو لا الہ الا اللہ اسلئے کہ نہین ہے کوئی بندہ کہ ہو خاتمہ اوسکا اس کلمہ پر وقت موت کے لکن ہوتا ہے یہ کلمہ توشہ اوسکا طرف جنت کے رواہ مسلم معاذ بن جبل کا لفظ رفعًا یہ ہے جسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوگا وہ بہشت مین جائیگا رواہ ابو داؤد عثمان رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوعًا یہ ہے جو مرا اور وہ جانتا ہے کہ لا الہ الا اللہ وہ جنت مین داخل ہوگا رواہ مسلم حدیث جابر مین فرمایا ہے دو چیزین واجب کرنے والی ہین ایک مرد نے کہا وہ کیا ہین اے رسول خدا فرمایا جو مرا اور وہ شریک کرتا تہا ساتہہ اللہ کے کسی چیز کو داخل ہوگا آگ مین اور جو مرا اور وہ شریک نہین کرتا تہا ساتہہ اللہ کے کسی شے کو تو

داخل ہوگا وہ جنت مین رواہ مسلم یعنی مشرک کو جہنم مین خلود ہوگا اور موحد آگ سے بہر حال
رہائی پائیگا اعتبار خاتمہ کا ہے کہ شرک پر ہوا یا توحید پر ولہذا حدیث عبادہ بن صامت مین
فرمایا ہے من شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار رواہ مسلم
مراد حرمت آتش سے خلود نار ہے مثل کفار کے اسمین بشارت ہے واسطے موحد کے مغفرت و
دخول جنت کی ولِلّٰہ الحمد عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے تم پاس اپنے مُردون کے جاؤ اور اون کو
لا الہ الا اللہ یاد دلاؤ یہ وہ چیز دیکھتے ہین جو تم نہین دیکھتے روایت ابو نعیم مین رفعاً آیا ہے
احضروا موتاکم ولقنوهم لا الہ الا اللہ وبشروهم بالجنة یہ وہ مصرع ہے کہ اسجگہ
مرد حکیم حیران رہجاتا ہے اور سب سے زیادہ اسی دم شیطان ابن آدم سے قریب ہوتا ہے جان
بدن سے نہین نکلتی یہانتک کہ ہر عضو متالم ہوتا ہے اسلئے سامنے محتضر کے کلمہ پڑہے تاکہ وسیلہ
نطق ہو کیونکہ جسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوتا ہے اوسکا خاتمہ سعادت پر ہوتا ہے شیطان
اوسدم پاس محتضر کے آکر اوسکا عقیدہ بگاڑنا چاہتا ہے اسلئے اگر ایکبار بہی اوسنے اس
کلمہ کو کہہ لیا ہے تو اب بار بار اوسکو تکلیف ندے اسلئے کہ الحاح مین یہ خوف ہے کہ کہین
شیطان اوسکی زبان پر گرانی نکرے جسکے سبب سے سوء خاتمہ ہوجائے مقصود تلقین سے یہ قدر
ہے کہ موت ابن آدم کی ایسے حال پر ہو کہ اوسکے دل مین مضمون لا الہ الا اللہ کا موجود
ہو کیونکہ مدار دل پر ہے اور دل ہی کے عمل مین نظر کیجاتی ہے اور اوسیکے سبب سے نجات ہوتی
ہے حرکت لسان تو فقط ایک ترجمہ ہے ما فی القلب کا ورنہ پہر کیا حاصل بعض سلف نزدیک
مردعالم کے فقط ذکر حدیث تلقین پر کفایت کرتے تھے **ف** موت کا مکروہ رکہنا برا ہے
اور تلقی اوسکے ساتہہ رضا و سرور کے مرغوب فیہ ہے حدیث عائشہ مین فرمایا ہے من احب
لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ کہا ای نبی خدا

کیا مراد کراہیت موت کی ہے ہم سبہی تو موت کو مکروہ رکہتے ہین فرمایا یہ بات نہین ہے
لکن مومن کو جب بشارت رحمت و رضوان و جنت کی دیجاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنے کو محبوب
رکہتا ہے تو اللہ بہی اوسکا ملنا چاہتا ہے اور کافر کو جب بشارت عذاب و سخط خدا کی
دیجاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا نہین چاہتا اللہ بہی اوسکے ملنے کو مکروہ رکہتا ہے رواہ
الشیخان والترمذی وابو داؤد اسکو احمد و نسائی نے بہی بسند جید ابو ہریرہ سے مطولاً
روایت کیا ہے دوسر الفظ ابو ہریرہ کا رفعاً یہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذا احب عبدی
لقائي احببت لقاءه واذا کره لقائي کرهت لقاءه رواه مالك والشیخان
والنسائی مراد لقاء سے اس جگہہ موت ہے اسلیئے کہ یہ لقاء بے موت کے میسر نہین ہوسکتی ہے
درمیان بندہ اور رب کے یہی موت حجاب ہے ؎

	بی فنائی خود میسر نیست دیدار شما		می فروشد خویش را اول خریدار شما

حدیث فضالہ بن عبید مین فرمایا ہے اے اللہ جو شخص تجہپر ایمان لایا ہے اور اوسنے میری
رسالت کی گواہی دی ہے تو اوسکو اپنا ملنا محبوب کردے اور موت کو اوسپر آسان فرما
اور اوسکو تہوڑی دنیا دے اور جو برخلاف اسکے ہے اوسکے ساتہہ برخلاف اسکے کر
الحدیث رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی **ف میت کے پاس لغو نہ بکے تکلم**
بخیر کرے اوسکو دعا دے ام سلمہ رفعاً کہتی ہین تم جب پاس بیمار یا میت کے حاضر ہو
تو اچہی بات کہو فرشتے تمہارے کہنے پر آمین کہتے ہین الحدیث رواہ مسلم واهل السنن
دوسر الفظ یہ ہے تم دعا نکرو اپنی جانون پر مگر خیریت کی اسلیئے کہ ملائکہ آمین کہتے ہین تمہاری
بات پر اسی جگہہ سے علما نے کہا ہے کہ حاضر ہونا صلحا و اہل علم کا نزدیک میت کے
مستحب ہے تاکہ اوسکو توبہ اور شہادتین کی یاد دلائین اور اوسکے لئے اور اخلاف میت کے

لئے دعای خیر کریں تاکہ اونکو نفع حاصل ہو حدیث شداد بن اوس میں فرمایا ہے کہ جب تم
پاس میت کے آؤ اوسکی آنکھیں بند کردو بصر پیچھے روح کے جاتی ہے اور اچھی بات کہو اسلئے
کہ اہل میت کی بات پر فرشتے آمین کرتے ہیں رواہ ابن ماجة بکر بن عبد اللہ مزنی
تابعی جب مُردہ کی آنکھ بند کر لیتے تو کہتے بسم اللہ وعلی ملة رسول اللہ پھر تسبیح کہتے
سفیان نے کہا والملائکة یسبحون بحمد ربہم ابو میسرہ زاہدی نے جعفر معلم کی حالت
موت میں آنکھ بند کردی تھی جعفر عابد تھے بعد موت کے اونکو خواب میں دیکھا کہا بہت
بھاری مجہپر تیرا آنکھ بند کرنا میرے مرنیسے پہلے تہا واللہ اعلم **ف وقت احتضار**
کے شیطان پاس مردہ کے آتا ہی اور اوسدم ڈر بُری خاتمہ کا ہوتا ہی
اہل علم نے کہا ہے کہ وقت مرنیکے دو شیطان نزدیک مردہ کے آکر ایک داہنی طرف اور
دوسرا بائیں طرف بیٹھتا ہے داہنی طرف والا باپ کی صفت پر ہوتا ہے کہتا ہے ای فرزند
میں تیرا شفیق ومحب ہوں تو دین نصاری پر مر کہ یہ بہترین ادیان ہے بائیں والا صفت
مادر پر ہوتا ہے کہتا ہے میرا شکم تیرا ظرف میرا سینہ تیرا سقایہ میری ران تیرا فرش تہا
تو دین یہود پر مر یہ سب دینوں میں بہتر دین ہے اسکو ابو الحسن فاسی مالکی وغزالی نے کتاب
کشف علوم الآخرہ میں اور قرطبی نے تذکرہ میں لکھا ہے جب سانس حلق میں آتی
ہے تب فتنے پیش کئے جاتی ہیں ابلیس اپنے اعوان کو خاصةً اوس مردہ پر مقرر کر دیتا
ہے وہ اس حال شدید وہول فظیع میں جہاں عقل کے پاؤں لڑکھڑاتے ہیں احیار
ناصحین محبین کی شکل میں متمثل ہوتے ہیں جیسے ماں باپ بھائی بہن یار آشنا دوست
یگانہ اور کہتے ہیں کہ ای فلان اب تو مرتا ہے اور ہم تجہسے پہلے مر چکے ہیں تو یہودی ہو کر
مر کہ دین مقبول نزدیک اللہ کے یہی ہے اگر اوسنے نہ مانا اور انکار کیا تو دوسری قوم آکر

یہ کہتی ہے کہ تو نصرانی مرکہ یہ دین ہے مسیح کا اسی دین سے اللہ نے دین موسی کو منسوخ کیا تہا غرضنکہ اسی طرح ہر ملت کے عقائد کا ذکر کرتے ہین اللہ کو جسکا گمراہ کرنا منظور ہوتا ہے وہ بہک جاتا ہے **وہو قولہ تعالیٰ** ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا یعنی فی الدنیا ای عند الموت بعد اذ ہدیتنا ای قبل ذلک زمانا طویلا اور جب کسی بندہ کے ساتہ ارادہ خیر کا ہوتا ہے اور اوسکی ہدایت وتثبیت منظور ہوتی ہے تو رحمت ہمراہ جبریل علیہ السلام کے آکر شیاطین کو کہدیڑتی ہے اور چہرہ سے شحوب کو پونچہ ڈالتی ہے اوس دم میت مسکراتا ہے کیونکہ اللہ کی طرفسے بشارت پاتا ہے جبریل علیہ السلام اوس سے کہتے ہین ای فلان تو مجہے نہین پہچانتا مین جبریل ہون یہ تیرے دشمن ہین شیاطین تو ملت حنیفیہ وشریعت خلیلیہ پر مر انسان کو اس بات سے بڑہکر کوئی فرحت نہین ہوتی **وہو قولہ تعالیٰ** الذین آمنوا وکانوا یتقون لہم البشری فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الآخرۃ پہر اوسکی جان نکلجاتی ہے **حکایت** امام احمد وقت انتقال کے بیہوش ہوجاتے پہر ہوش مین آتے کئی بار کہا لا بعدُ لا بعدُ عبد اللہ اونکے فرزند نے پوچہا یہ آپ کیا کہتے ہین کہا شیطان میرے سامنے کہڑا ہے انگشت بدندان مجہسے کہتا ہے فُتَّنی مین کہتا ہون لا بعد لا بعد یہانتک کہ مرجاؤن **حکایت** امام ابو جعفر قرطبی سے کہا تہا لا الہ الا اللہ کہو کہا نہین جب افاقہ مین آئے تو یہ ذکر کیا کہا دو شیطان میرے یمین وشمال سے آئے ایک نے کہا کہ یہودی مرکہ یہ خیر ادیان ہے دوسرے نے کہا کہ نصرانی مرکہ یہ خیر ادیان ہے مینے دونون سے کہا نہین نہین تم مجہسے یہ کیا بات کہتے ہو حالانکہ مینے اپنے ہاتہ سے کتاب ترمذی ونسائی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ لکہا ہے ان الشیطان یاتی احدکم قبل موتہ فیقول لہ مت یہودیا مت

نصرانیا سو یہ لا کہنا میرا اونکو جواب دینا تہا کچہہ مینے یہ جواب تمکو نہین دیا تہا قرطبی کہتے ہین اس طرحکا ماجرا بہت سے صلحا کو پیش آیا بعض کا جواب لا شیطان کو تہا نہ ملقن کو مجاہد نے کہا ہے نہین مرتا ہے کوئی مومن لکن اوسپر اہل مجالسہ اوسکے عرض کیے جاتے ہین جنکے پاس وہ نشست برخاست کیا کرتا تہا اگر اہل لہو تہے تو وہی اور اگر اہل ذکر تہے تو وہی **حکایت** ربیع بن سبرہ کہتے ہین مین شام مین ایک شخص کی موت پر حاضر ہوا اوس سے کہا ای فلان لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا اشرب واسقنی یعنی مجہے شراب پلا ایک دوسرے شخص سے ملک اہواز مین کہا تہا کہ لا الہ الا اللہ کہہ جواب دیا دہ یازدہ دوازدہ یہ آدمی اہل قلم مین ملازم کچہری کا تہا اوسپر حساب و میزان نے اوسدم غلبہ کیا **حکایت** ایک شخص پر دن دوشنبہ پنجشنبہ کے خراج مقرر تہا اوس سے حالت احتضار مین کہا لا الہ الا اللہ کہہ وہ دوشنبہ پنجشنبہ کہتے کہتے مرگیا **حکایت** بصرہ مین ایک شخص سے کلمہ کہنے کو کہا وہ یہ شعر پڑہنے لگا ؎

	یارب قائلۃ یوما وقد سألت		این الطریق الی حمام منجاب	

ایک عورت نے اس شخص سے رستہ حمام کا پوچہا تہا وہ اوسکو بہکا کر اپنے گہر لیگیا اور اوسپر عاشق ہوگیا اوسیکے غلبۂ عشق مین مرتے دم یہ بیت پڑہتا تہا عیاذاباللہ من مثل ہذا الموت ونعوذ بہ من الفتن والمحن امام عبد الحق نے کتاب العاقبۃ مین اس قصہ کو بطول لکہا ہے **حکایت** قرطبی کہتے ہین بعض دلالون پر اشتغال دنیا غالب تہا جب مرنے لگا تو اونگلیون پر حساب کرتا تہا اسی طرح ایک شخص سے کہا تہا کہ لا الہ الا اللہ کہہ وہ کہنے لگا علضنم الحمارۃ یعنی تمنے مادہ خر کو چارہ کہلا دیا یا نہین ایک بازاری سے کہا تہا کلمہ پڑہ وہ کہنے لگا ۳ و نیم چہارم چہار ہے ایک اور شخص سے کلمہ پڑہنے کو کہا

اوسنے کہانا ولیئی فدحی مجھے میرا پیالہ دیدو **حکایت** ایک شخص جلنس پوری تولتا تہا
اوسکو موت آئی اوس سے کہا کلمہ پڑہ اوسنے کہا اللہ سے دعا کرو کہ مجہپر کلمہ پڑہنے کو آسان کردے
زبان ترازو کی میری زبان پر رکہی ہے مجھے کلمہ کہنے سے روکتی ہے اسلیئے کہ مین ترازو
کو ذرا ذراسی چیز سے جہاڑتا نہ تہا اور جو میل کچیل گرد و غبار ہوا سے جمع ہو جاتا تہا اوسکو صاف
نکرتا تہا **حکایت** ایک آدمی سے وقت احتضار کے کہا لا الہ الا اللہ کہہ کہا مین نہین
کہہ سکتا پوچہا کون مانع ہے کہا ایک دن ایک عورت میرے پاس کہڑی ہوئی اپنے
لیئے سندیل خرید کر لیتے تہے مینے اوسکے محاسن مین نظر کی تہی **حکایت** ایک اور شخص
سے کہا کلمہ کہہ کہا مین نہین کہہ سکتا ہون پوچہا کس وجہ سے کہا مین اپنے ہمسایون کو اپنی
زبان سے ستاتا تہا **حکایت** ایک شخص سے کہا لا الہ الا اللہ کہہ کہا مجھے قدرت نہین ہے
کہا کسلیئے آخر تو کیا کرتا تہا کہا مین جب کسی عورت سے تخلیہ کرتا تو میرا دل اوسکے بوسہ لینے کو
چاہتا اگر وہ راضی ہو جاتی اسی طرح ایک اور مرد سے کہا تہا کہ کلمہ کہہ اوسنے کہا مین نہین
کہہ سکتا پوچہا تو کیا کام کرتا تہا کہا مجھسے جب گناہ ہو جاتا تو مین بہ نسبت اللہ کے خلق سے
زیادہ ترشرماتا **حکایت** ایک شخص سے کہا قل لا الہ الا اللہ اوسنے کہا لا استطیع
پوچہا ما کنت تصنع کہا وقعت فی زنا مرۃ فی عمری یعنی مینے تمام عمر مین ایکبار زنا
کیا تہا ایک اور شخص سے کہا کلمہ پڑہ کہا مین نہین پڑہ سکتا کہا ماذا کنت تفعل تو
کیا کرتا تہا کہا ایکبار میری جورو بیمار ہو گئی تہی مینے اپنے غلام سے حرکت کی یعنی اغلام کیا
انتہی والحکایات فی ذلک کثیرۃ نسأل اللہ العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ مین کہتا ہون لیکن
ظاہر یہ ہے کہ ان لوگون نے اپنے گناہون سے تحفظ نہین کیا بلکہ مصر رہے اور موفق بہ توبہ
و انابت نہین ہوئی ورنہ وہ کون بشر ہے جس سے کوئی گناہ نہین ہوا یا نہین ہوتا ہے

سوای انبیاء علیہم السلام کے لیکن توبہ محاء ذنوب ہوتی ہے علاوہ اسکے جسطرح کہ ایک شان
اللہ تعالی کی نکتہ نوازی ہے اسی طرح ایک شان اوسکی نکتہ گیری ہے ولہذا ایمان کو درمیان
خوف ورجا کے ثابت کیا ہے اور امن و یاس کو کفر بتایا ہے کتب سنن مین آیا ہے
کہ ایک عورت نے بلی باندہ رکھی تھی نہ اوسکو کھانا دیا نہ رہا کیا کہ وہ زمین کے کیڑے
مکوڑے کہاتی وہ اس خطا پر جہنم مین ڈالی گئی اور ایک عورت فاحشہ نے ایک پیاسے
کتے کو جو مارے پیاس کے زبان نکالے ہوئے تہا پانی پلا دیا وہ بہشت مین گئی
انسان کو چاہیے کہ یوم الحساب سے پہلے اپنے نفس کا حساب آپ کر لے قبل اسکے کہ وہ
ملک دیان پر عرض کیا جائے اسلئے کہ اس عرض سے نہ مفر ہے نہ فوت سو تعاطی معاصی
سے جہانتک بن سکے دور رہے کہ کہین زبان قول شہادت سے وقت موت کے بند
نہو جائے نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ **ف** اعتبار اعمال کا خاتمہ پر ہے اللہ تعالی
سوء خاتمہ سے بچائے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے کوئی آدمی زمانۂ دراز تک جنت
والون کا سا کام کرتا ہے پہر خاتمہ اوسکا عمل اہل نار پر ہوتا ہے اور کوئی شخص زمان دراز
تک اہل نار کا سا کام کرتا ہے پہر خاتمہ اوسکے عمل کا عمل اہل جنت پر ہوتا ہے رواہ مسلم
بخاری کا لفظ یہ ہے بندہ کام کرتا ہے اہل نار کا سا اور وہ اہل جنت مین سے ہے اور
عمل کرتا ہے اہل جنت کا سا اور وہ اہل نار مین سے ہے وانما الاعمال بالخواتیم متفق
علیہ یعنی نہین ہے اعتبار کامون کا مگر خاتمہ سے ابن مسعود کا لفظ مرفوعاً یہ ہے قسم ہے
اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ ایک شخص تم مین کا عمل کرتا ہے مثل عمل اہل جنت
کے یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان اوسکے اور جنت کے مگر ایک گز پہر سبقت کرتی ہے اوس پر
کتاب سو عمل کرنے لگتا ہے مثل عمل اہل نار کے پہر آگ مین جاتا ہے اور کوئی تم مین عمل کرتا ہے

مثل عمل اہل نار کے یہانتک کہ نہین ہوتا ہے درمیان اوسکے اور آگ کے مگر ایک گز پہر
سبقت کرتی ہے اوسپر کتاب سو عمل کرنے لگتا ہے اہل جنت کا سا پہر جنت مین جاتا ہے
متفق علیہ اس حدیث کو اہل حدیث نے باب الایمان بالقدر وغیرہ مین لکہا ہے مصداق
اس حدیث کا امت اسلام مین ہمیشہ مشہود ہوتا ہے صحابہ کا حال ابتدائی معلوم ہے
کہ کیا تہا پہر آخر کو اونمین ایسے بہی ہوئے جنکے لئے بشارت جنت کی اسی دنیا مین زبان
پیغمبر پر اونکے حین حیات مین آگئی وللہ الحمد جیسے عشرہ مبشرہ و اہل بیت و اہل بدر و اہل
بیعۃ الرضوان وغیرہم اور یون تو سارے صحابہ مرجو المغفرت ہین رضی اللہ عنہم اجمعین
وحشرنا معہم تحت لواء سید المرسلین اور اسی امت مین بہت لوگ پڑہے
لکہے ایسے بہی دیکہے سنے کہ ابتداء مین اونہون نے علم واسطے اصلاح حال و مال کے
طلب کیا تہا پہر بعد تحصیل و حصول علوم و فنون کے اونپر دنیا غالب آگئی کفار و فجار کے
مددگار و ہم صفیر بنگئے اونہین کی صحبت مین مرگئے سیکڑون نیکبخت نمازی ایسے دیکہے
کہ مرید ہوکر پیر پرست گور پرست بنگئے بدعات و ضلالات مین پہنسکر عقائد باطلہ و اعمال
فاسدہ پر مرگئے و نعوذ باللہ من سخط اللہ تعالی اور ایسے بہی دیکہے سنے کہ خاندانی
پیرزادہ تہے اور دنیا بہر کی بدعت اونکے گہرون اور مریدون مین ہوتی تہی جب اللہ نے
اونکو ہدایت توحید خالص کی فرمائی تو سارا کارخانہ پیری مریدی کا خاک مین ملاکر
پکے مسلمان بنگئے و من یرد اللہ بہ خیرا فلا راد لفضلہ و من یضلل فلا
ہادی لہ ولہذا حدیث عائشہ مین فرمایا ہے کہ اللہ نے کچہہ لوگ واسطے جنت کے پیدا کئے
ہین اور وہ ہنوز پشت پدر مین ہین اور کچہہ لوگ واسطے آگ کے بنائے ہین اور وہ
ابہی باپ کی پیٹہہ مین ہین رواہ مسلم بطولہ عمر بن خطاب رفعا کہتے ہین کہ اللہ تعالے

نے آدم کو پیدا کر کے اونکی پشت پر اپنا داہنا ہاتہہ پہیرا ذریت کو نکالا پہر فرمایا مینے انکو جنت کے لئے بنایا ہی یہ اہل جنت کا سا عمل کرینگے پہر اونکی پشت کو دوبارہ مسح کیا اور ذریت کو نکالا اور فرمایا کہ مینے انکو دوزخ کے لئے بنایا ہے یہ دوزخیون کا سا کام کرینگے ایکمرد نے کہا تو اب عمل کرنا کسلئے ہوا فرمایا اللہ جب کسی بندہ کو واسطے جنت کے پیدا کرتا ہے تو اوس سے اہل جنت کا سا کام لیتا ہے یہانتک کہ وہ کسی عمل پر اعمال اہل جنت مین سے مرتا ہے پہر بسبب اوس عمل کے جنت مین جاتا ہے اور جب کسی بندہ کو واسطے دوزخ کے بناتا ہے تو اوس سے کام اہل نار کا سا لیتا ہے یہانتک کہ وہ کسی عمل پر اعمال اہل نار مین سے مرتا ہے پہر بسبب اوس عمل کے دوزخ مین جاتا ہے رواہ مالک والترمذی وابوداؤد اس حدیث سے شناخت بہشتی دوزخی کی دنیا مین معلوم ہوئی کیونکہ جو بات اللہ کے علم سابق ازلی مین ٹہیر چکی ہے اوسی کے موافق ظہور ہر امر کا اپنے اپنے وقت پر ہوتا رہتا ہے اور ہر شخص وہی کام کرتا ہے جسکے لئے اوسکو پیدا کیا ہے کل میسر لما خلق لہ حدیث ابن عمرو مین آیا ہی کہ حضرت باہر آئے آپکے ہاتہہ مین دو کتابین تہین فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ کتابین کیا ہین ہمنے کہا ہم نہین جانتے آپ بتائین جو داہنے ہاتہہ مین تہی اوسکے نسبت فرمایا ہذا کتاب من رب العلمین فیہ اسماء اہل الجنۃ واسماء آبائہم وقبائلہم ثم اجمل علی اخرہم فلا یزاد فیہم ولا ینقص منہم ابدا یعنی اس کتاب مین نام بہشتیون کے مع اونکے باپ و قوم کے لکہے ہین پہر اوسپر مہر لگادی گئی ہے اب نہ کوئی بڑہے نہ گہٹے پہر اوس کتاب کی نسبت جو بائین ہاتہہ مین تہی فرمایا ہذا کتاب من رب العلمین فیہ اسماء اہل النار واسماء آبائہم وقبائلہم ثم اجمل علی اخرہم فلا یزاد فیہم ولا ینقص منہم ابدا یعنی اس دوسری کتاب مین نام دوزخیون کے ہین مع اونکے

باپ و قوم کے اب اوسپر مہر لگ گئی نہ کوئی کم ہو نہ زیادہ صحابہ نے کہا جب یہ بات ٹھیری تو اب عمل کرنا کسلئے ہے کیونکہ اس کام سے تو فراغت حاصل ہو چکی ہے یعنی مدار کتاب ازل پر ٹھیر چکا تو اب اکتساب عمل مین کیا فائدہ ہے فرمایا تم تو سید ہے چلے جاؤ اور عمل کرتے رہو جنت والے کا خاتمہ عمل اہل جنت پر ہوتا ہے گو وہ کیسا ہی کام کیون نکرے اور دوزخ والے کا خاتمہ عمل اہل نار پر ہوتا ہے گو وہ کیسا ہی کام کرے پھر ہاتھہ سے اشارہ کر کے اون دونون کتابون کو چھوڑ دیا اور کہا فرغ ربکم من العباد فریق فی الجنة وفریق فی السعیر رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ جسکی تقدیر مین جنت مقرر ہو چکی ہے وہ ابتدا مین گو برے کام کرے لکن انجام کو وہ جنت والون کا سا کام کر کے مغفور ہو جاتا ہے اور جسکے مقدر مین دوزخ مقرر ہو چکی ہے اوس سے گو آغاز امر مین اچھے کام ہون لکن آخر کو وہ اہل نار کا سا کام کر کے دوزخی ہو جاتا ہے غرضکہ شناخت سعادت وشقاوت کی اس دار فانی مین عمل و خاتمہ پر ہے والغیب عند اللہ اِسلئے بڑی کوشش مومن کو یہی چاہیے کہ ہمیشہ اوس سے اعمال اہل جنت کے سے ہوتے رہین اور انتہا اوسکی ابتدا سے بہتر ہو ○

توبہ از بادہ در آغاز جوانی کردم		اول ہستی من بود کہ ہشیار شدم	

حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرت صلعم اکثر یہ کہا کرتے تھے یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک انس نے کہا مینے عرض کیا ہم آپ پر ایمان لائے اور جو کچھہ آپ لائے اوسکو ہمنے مانا کیا آپ کو ہمپر کچھہ ڈر ہے فرمایا ہان ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبہا کیف یشاء یعنی دل اللہ کے ہاتھہ مین ہین وہ جسطرح چاہے اونکو پلٹ سکتا ہے رواہ الترمذی وابن ماجة اِس حدیث کے مصداق کا مشاہدہ اکثر خلق کو ہو چکا ہے

اور اس زمانہ مین بہی گاہ گاہ ہوا کرتا ہے سیکڑون نام کے مسلمان جنکے باپ دادے بہی
مسلمان کہلاتے تہے عیسائی ہو گئے بعض پرانے عیسائی ظاہر مین اسلام لے آئے
سیکڑون ہنود نے اسلام قبول کر لیا پکے مسلمان بنگئے سیکڑون مسلمان توحید چھوڑ کر
شرک و بدعت مین پہنس کر گمراہ ہو گئے کوئی پیر پرست ہو گیا کوئی گور پرست کوئی
امام پرست کوئی تقلید پرست **ف** حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے کہ قدریہ مجوس ہین اس
امت کے اگر بیمار ہون تو اونکی عیادت نکرو اگر مر جائین تو اونکے جنازے پر حاضر نہو رواہ
احمد و ابو داؤد قدریہ وہ لوگ ہین جو قدر یعنی تقدیر کا انکار کرتے ہین اور بندہ کو
خالق اوسکے افعال کا جانتے ہین مدار انکا تدبیر پر ہے نہ اعتماد تقدیر پر انکو مجوس اسلئے
کہا کہ وہ بہی دو خالق بتاتے ہین ایک خالق خیر یزدان نام دوسرا خالق شر اہرمن نام
سو جسطرح وہ دو خدا کے قائل ہین اسیطرح یہ بیشمار خداؤن کے قائل ہین کیونکہ جب ہر
بندہ اپنے فعل کا خالق ٹہیرا اور گنتی بندون کی اللہ ہی جانے کہ کتنے ہین ہم اونکو ٹہیک
ٹہیک شمار نہین کر سکتے تو بیشمار خالق قرار پائے ونعوذ باللہ دوسری حدیث ابن عباس
مین فرمایا ہے کہ دو نوع ہین میری امت کے جنکو اسلام مین کچہہ نصیب و حصہ نہین ہے ایک
مرجیہ دوسرے قدریہ رواہ الترمذی واستغربہ مرجیہ وہ ہین جو یہ بات کہتے ہین کہ سارے
افعال بندون کے بہ تقدیر الٰہی ہین بندون کو کچہہ بہی اختیار اپنے افعال مین نہین ہے ولہذا
ہمراہ ایمان کے کوئی معصیت ضرر نہین کرتی ہے جسطرح کہ ہمراہ کفر کے کوئی طاعت نفع
نہین دیتی اور قدریہ وہی منکر قدر ہین اس زمانہ مین اکثر نام کے مسلمان قدریہ ہو گئے
ہین الناس علی دین ملوکہم باوجود اسکے آپ کو مسلمان کہتے ہین یہ ویسی بات ہے
ع برعکس نہند نام زنگی کافور ٭ سو یہ دونون فرقے اسلام سے حرمان نصیب ہین بندا سبب

حق یہ ہے کہ خالق افعال عباد کا اللہ ہے اور بندہ کاسب ہے نہ جبر ہے نہ قدر بلکہ ایک امر ہے
درمیان مین ان دونون کے ہمکو اس مسئلہ مین سرے سے خوض ہی کرنا روا نہین ہے
اسلیے کہ ہمارے سلف اس بحث و غور سے عافیت مین تھے اور بڑی ویرانی خانہ اسلام
کی اسی ہی خوض و بحث سے ہو چکی اور ہوتی ہے انا اللہ حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے کہ
میری امت مین خسف و مسخ ہوگا مکذبین بالقدر مین رواہ ابو داؤد والترمذی
مورخین نے نشان دیا ہے کہ یہ واقعہ مطابق خبر کے ہو چکا اور کیا عجب ہے کہ آئندہ بھی
کسی جگہہ ہو اس زمانہ مین مذہب قدر کا رواج ہر جگہہ ہو چلا ہے جاہل مسلمان بلکہ
علما دنیا دار بھی اسی طرف مائل اور اسیکے قائل اور بموجب اوسکے فاعل ہو گئے ہین یہ
علامت ہے قرب قیامت کی اور یہ مذہب روز بروز ترقی پذیر ہے حدیث عمر مین فرمایا ہے
تم پاس اہل قدر کے نہ بیٹھیو اور او نسے ابتداء بسلام و کلام نکرو رواہ ابو داؤد عائشہ کا لفظ
رفعا یہ ہے جو کوئی کچہہ بھی قدر مین کلام کریگا اوس سے دن قیامت کے سوال ہوگا اور
جو نکریگا وہ مسئول نہوگا رواہ ابن ماجہ اس زمانہ مین نوبت تکلم کی مسئلہ قدر مین
یہانتک پہونچی ہے کہ عام و خاص اہل اسلام بلکہ ہنود نا فرجام بھی باوجود جہل تام کے مصبر
اہتمام ہو کر دعوت خلق کی طرف اس کفر کی کرتے ہین چنانچہ ہزارون نفر جو آپ کو
مسلمان کہتے ہین قدریہ ہو گئے ہین اور ترقی و ہمدردی قومی کا نام لیکر خلق خدا کو
عقیدۂ اسلام سے علحدہ کرتے ہین اسی طرح صدور ذنوب و معاصی مین ایک قوم قدر
کو حجت ٹھیراتی ہے اور آپکو مجبور محض خیال کرتی ہے حالانکہ جو شخص حرکت جماد و
حرکت حیوان مین فرق نکرے وہ شرعا و عقلاً کافر بے عقل ہے مقصود ہمارا اسجگہہ کچہہ
بیان قدر کا نہین تہا بلکہ بحث خاتمۂ سوء و خاتمہ حسن سے ہے سو یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے

انما الاعمال بالخواتیم مختصر تذکرہ مین شعرانی رح نے فرمایا ہے قال العلماء سوء الخاتمۃ لایکون الالمن کان مصرا علی المعاصی فی الباطن ولہ اقدام علی الکبائر مخادعۃ للہ عزوجل امامن کان علی قدم الاستقامۃ فی الظاھر ولم یصر علی معصیۃ فی الباطن فما سمعنا ولا علمنا ان مثل ھذا یختم لہ بسوء ابدا وللہ الحمد علی ذلک بخلاف من غلب علیہ حب المعاصی والوقوع فیھا من غیر توبۃ فربما نزل علیہ الموت قبل التوبۃ فیصدمہ الشیطان عند تلک الصدمۃ و یخطفہ عند تلک الدھشۃ والعیاذ باللہ تعالی فیظھر شقاوہ للناس عند موتہ وقد یکون العبد مستقیما طول عمرہ ثم یغیر ویبدل اذا قرب اجلہ ویخرج عن طریق الاستقامۃ فیکون ذلک سببا لسوء خاتمتہ وشوم عاقبتہ کما وقع لابلیس کہتے ہین ابلیس نے ہمراہ ملائکہ کے ہزارہا سال عبادت کی تہی وہ بڑا عابد تہا اسیطرح بلعام بن باعوراکو اللہ نے اپنی آیتین عطافرمائی تہین وہ بڑا عالم تہا پہر اوسنے اوس علم کو چہوڑکر خلود الی الارض واتباع ہوی اختیار کیا اللہ نے اوسکو اپنی بارگاہ عالیجاہ سے مطرود مردود فرمایا اور اوسکی مثال ساتہہ کتّے کے دی یہی حال برصیصا عابد کا ہوا اللہ نے اوسکے حق مین فرمایا ہے کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر الآیہ خلاصہ حکایت حال مذکور یہ ہے کہ جسکو جنون یا صرع ہوتا وہ برصیصا کے مسح سے اچہا ہوجاتا بادشاہ کی بیٹی خبطی ہوگئی تہی اوسکو بہیجا کہ وہ زیر صومعہ برصیصا شب بسر کرے ابلیس نے اگر کہا اسوقت وہ بےحس ہے عقل اوسکی غائب ہے تو اوس سے زنا کر جب زنا کر چکا تو کہا اگر اوسکو یہ بات معلوم ہوجایگی تو وہ لوگون مین تیرا تہتک کریگی اسلئے تو اوسکو ذبح کرکے اس ریت کے ٹیلے کے نیچے گاڑ دے جب بادشاہ کے لوگ اوسکے لینے کو آئین تو تو یہ کہدینا کہ

وہ تواچہی ہوکر چلی گئی وہ تجکو سچا جان لینگے اوسنے یہی کیا ابلیس صورت مین ایک عابد
کی پاس بادشاہ کے گیا اور کہا کہ برصیصا نے تیری بیٹی سے فسق کیا پہر خوف تہتک سے
اوسکو مار کر قریب صومعہ کے ایک ٹیلے کے نیچے دفن کر دیا ہے اب وہ تمسے یہ بات کہیگا کہ
وہ تواچہی ہوکر چلی گئی تم اُسکو سچا نہ سمجہنا بادشاہ نے ایک جماعت بہیجی اس خبر کو صحیح پایا
حکم دیا کہ برصیصا کو سولی پر کہینچو حالت صلب مین ابلیس نے آکر کہا تواپنے ماتہے سے اشارہ
سجدہ کا میرے لئے کر دینے جسطرح تجکو گرفتار کرایا ہے اسی طرح تجکو رہا بہی کرا دونگا
اوسنے اشارہ سجدہ کا کیا اور کافر ہوگیا ابلیس وہان سے چلدیا اوسکو رہا نکرایا آخر وہ کفر پر
مرگیا اللهم احفظنا اسی طرح مصر عتیق مین ایک موذن صالح ایک دختر نصرانی پر عاشق
ہوگیا تہا پہر نصرانی ہوکر اوس دختر سے نکاح کیا اوسی دن سطح خانہ پر شہر دیکہنے کو چڑہا
وہان سے گر کر نصرانی مرگیا نہ جورو ہاتہہ آئی نہ اسلام باقی رہا نسأل الله العافیة اس
حکایت کو زواجر مین مطولا لکہا ہے اسی طرح قصہ ابن السقار کا ہے کہ وہ بغداد مین ایک
عالم سر برآوردہ تہا پہر روم مین ایک عورت نصرانیہ پر فریفتہ ہوکر بہت بری طرح حالت
کفر مین قبلۂ اسلام سے منہہ پہیر کر مرگیا اوسکو یا تو سارا قرآن حفظ تہا یا بعد عشق کے
ایک حرف تک یاد نہ رہا فاعتبروا منہ یا اولی الابصار مین کہتا ہون اہل علم نے اسی
جگہہ سے عشق کو منجملہ انواع شرک باللہ کے ٹہیرایا ہے ابتدا اسکی ایک زن کافرہ سے ہوئی
تہی ہمنے نہین سنا کہ کسی عاشق کا خاتمہ بالخیر ہوا ہو اور کیونکر ہو کہ جب غلبہ اس مرض کا کسی
شہوت پرست پر ہوتا ہے تو معشوق اوسکا معبود ٹہیر جاتا ہے وہ معشوق کی مرضی کو
خالق کی مرضی پر مقدم کرتا ہے اور یہ صریح کفر ہے **حکایت** حدیث عثمان مین آیا ہے
کہ بچو تم شراب سے کہ ام الکبائر ہے اگلے زمانہ مین تمسے پہلے ایک شخص تہا اللہ کی عبادت کرتا

ایک عورت اوسپر فریفتہ ہوگئی اپنی کنیز بھیجکر اوسکو بلایا کنیز نے کہا میری بی بی تمکو واسطے
گواہی کے بلاتی ہین وہ ہمراہ اوس کنیز کے ہولیا جس دروازےکے اندر جاتا وہ اوسکو
بندکرتی جاتی یہانتک کہ وہ نزدیک ایک عورت تابان و درخشان کے پہنچا اوسکے پاس ایک لڑکا
اور ایک بوتل شراب کی رکہی تہی اوس عورت نے کہا واللہ مینے تجکو واسطے کسی گواہی کے
نہین بلایا ہے ولکن اسلیئے بلایا ہے کہ تو مجہسے صحبت کر یا اس شراب کا ایک پیالہ پے یا اس
لڑکے کو قتل کر اوسنے کہا اچہا پیالہ شراب کا مجہے پلادے کہ یہ سب مین آسان امر ہے جب
اوسکو ایک ساغر پلایا تو اوسنے کہا اور دے غرضکہ یہانتک اوسکو پلاتی رہی کہ شراب
نے اپنا پورا اثر اوسمین کیا وہ مرد اس عورت پر گر پڑا یعنی اوس سے صحبت کی اور اوس
غلام کو مار ڈالا سو بچو تم شراب سے واللہ ایمان و ادمان خمر جمع نہین ہوتا اور قریب ہے کہ
ایک ان دونو مین سے اپنے صاحب کو باہر کردے یعنی یا تو ایمان ہی رہیگا یا شراب خواری
رواہ النسائی **حکایت** ایک مرد مسلمان قید ہوگیا تہا وہ دو راہبون کی خدمت کیا
کرتا اوسکو قرآن شریف یاد تہا جب قرآن پڑہتا اون دونون راہب کو رقت قلب ہوتی
اور وہ دونون روتے یہانتک کہ مسلمان ہوگئے اور یہ مسلمان نصرانی ہوگیا اونہون
نے ہر چند اوس سے کہا کہ تو اپنے اگلے دین پر آجا کہ وہ بہتر ہے اوسنے نہ مانا یہانتک کہ نصرانی مرا
نسئال اللہ حسن الخاتمۃ ٥

حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمت ست		کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گزرد	

ف بعض انبیاء علیہم السلام نے ملک الموت سے کہا تہا کہ تمہارا کوئی قاصد نہین ہے
جو تمسے پہلے آکر ہوشیار کردے تاکہ لوگ تمسے حذرناک ہوجائین کہا ہان واللہ میرے
بہت سے پیغامبر ہین علل و امراض و شیب و ہرم و نقص سمع و بصر لکن وہ شخص کہ جسپر یہ

نازل ہوتی ہین جب بہت کی فکر نہین کرتا ہے اور نہ تائب ہوتا ہے اور نہ زاد آخرت لیتا ہے تو مین وقت قبض روح کے اوسکو پکار کر کہدیتا ہون کہ کیا مینے تیرے پاس اپنا رسول بعد رسول کے اور نذیر بعد نذیر کے نہین بہیجا اب مین وہ رسول و نذیر ہون کہ بعد میرے کوئی رسول و نذیر نہین ہے حدیث مین آیا ہے ہر دن جبکہ سورج نکلتا ہے تو ملک الموت ندا کرتا ہے کہ ای مرد چہل سالہ یہ وقت ہے اخذ زاد کا ابہی تمہارے ذہن حاضر اور تمہارے عضا قوی و سخت ہین ای مرد پنجاہ سالہ وقت اخذ و حصاد کا نزدیک آیا ای شخص شصت سالہ تو عقاب و سوء حساب کو بہول گیا اولم نعمر کم مایتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر ذکرہ ابن الجوزی رح اہل علم کہتے ہین آدمی جب ساٹھہ برسکو پہنچ جائے تو اب اوسکو لہو و لعب مین رہنا زیبا نہین ہے طبری نے کہا ہے مراد نذیر سے اس آیت مین پیری ہے اللہ تعالی ہر دن مین پچاس بار چہرۂ مرد پیر مین نظر کر کے فرماتا ہے ای ابن آدم تو کبیر السن ہوا تیرے استخوان سست پڑ گئے تیری اجل قریب آئی تو مجھسے اب شرم کر جسطرح کہ مین تجھسے شرم کرتا ہون کیونکہ مجھے شرم آتی ہے کہ مین بوڑہے آدمی کو عذاب کرون ؎

رایت الشیب فی نذر المنایا	یذکرنی بعمر لی قصیر
تقول النفس غیر لون ھذا	عساک تطیب فی عمر یسیر
فقلت لھا المشیب نذیر عمری	ولست مسودًا وجہ النذیر

بعض علما نے کہا ہے کہ منجملہ نذر موت کے ایک حمّی یعنی بیماری ہے تپ سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول موت کا آنیوالا ہے موت اہل و اقارب و احباب و اصحاب کی ابلغ نذیر ہے ہر وقت و زمان مین مین کہتا ہون کہ ہم اپنے ایک مان باپ سے پانچ بہائی بہن تھے

پہلے باپ نے وفات پائی مین یتیم پنجسالہ رہگیا پہر بڑے بہائی نے تیس برس چار ماہ کی عمر مین انتقال کیا پہر بڑی بہن نے عمر چہل سالہ مین وفات پائی پہر منجھلی بہن نے عمر سی سالہ مین انتقال کیا دو چار ہی سال کی مدت مین سب آگے پیچہے چلدئے اب ایک مین اور ایک چہوٹی بہن باقی ہے ہماری عمر سارے گہر مین زیادہ ہوئی ذلك تقدیر العزیز العلیم اب نذیر موت ہمارے پاس بہی آگیا یعنی دانت گر گئے بال سفید ہو گئے ہڈیان کمزور پڑ گئین طاقت اعضا نے جواب دیدیا بڑہاپے نے ہر طرف سے آکر گہیر لیا عمر پنجاہ و ہفت سال کو پہنچی پیغام مرگ کا دمبدم آنے لگا ؎

موی سفید از اجل آرد پیام		پشت خم از مرگ بگوید سلام	

یہ وقت اہتمام اور انتظام مراد کا ہے اللہ سے توفیق انابت کا سوال ہے وھو ارحم الراحمین میری زندگی بمقابلۂ وفات والدین و برادر و خواہران کے وہ مثل ہے ؎

ان عشت تفجع بالاحبۃ کلھم		وفناء نفسك لا ابالك افجع	

ف مجاہد نے کہا ہے جو شخص چالیس برس کو پہنچا تو اب اوسکے لئے وہ وقت آگیا کہ بقدر اللہ کی نعمتون کا پہچانے اور اوسکے احسان و کرم کو اپنے اوپر اور اپنے والدین پر جانے **لقولہ تعالی** حتی اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃ امام مالک رح کہتے تہے ہمنے لوگون کو اور اپنے شہر کے اہل علم کو پایا کہ وہ دنیا طلب کرتے لوگون سے خلط ملط رکہتے یہانتک کہ جب ایک اونمین کا چالیس برسکو پہنچ جاتا تو لوگون سے کنارہ کش ہو کر عبادت کے لئے فراغت و فرصت حاصل کرتا انتہی لکن اب تو حال خلق کا یہ ہے کہ ؎

چہل سال عمر عزیزت گذشت		مزاج تو از حال طفلی نگشت	

حکایت ایک عالم کبیر کی ایک مجلس تہی ایک باغ مین وہان سو اوسکے اخوان و اصحاب

کے کوئی دوسرا نہ جاسکتا ایکدن وہ عالم بیٹھا تھا کہ اتنے مین ایک مرد اندر درختون کے نظر آیا اور پاس اس عالم کے آبیٹھا جماعت ستکر ہوئی اور قصد کیا کہ دربان سے بازپرس کرین عالم نے اوس شخص سے کہا کہ تمہارا کچھہ کام ہے کہا ہان ایک مرد پر حق ثابت ہوچکا ہے وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اوسکے لئے کوئی مدافع ہے جو اوس حق کو دور دفع کردیگا کہا حاکم کی راے مین جتنا حق ثابت ہوا اوسکو قائم کردے سائل نے کہا حاکم نے ایک اجل یعنی مدت واسطے اوسکے مقرر کردی ہے لکن اس سے کچھہ کام نہ چلا اور وہ اپنے لداد و جدال سے باز نہ آیا کہا اب حاکم کو چاہئے کہ اوسپر حکم قطعی جاری کردے کہا حاکم نے نہایت نرمی سے اوسکو پچاس برس سے زیادہ کی مہلت دی تھی عالم نے اپنا سر نیچے کیا اور ماتھے سے پسینا بہہ نکلا سائل اوٹھکر چلدیا اور عالم اپنے نشہ غفلت سے ہوش مین آیا سائل کا حال پوچھا دربان نے کہا کہ ادہر سے تو کوئی شخص بہی اندر نہین گیا ہے اور نہ باہر آیا ہے عالم نے اپنے اصحاب سے کہا یار واب تم جاؤ رستہ لو مجھے چھوڑ دو کہ موت کی طیاری کرون پہر جب سے وہ سوا مجلس ذکر و وعظ کے اور کہین نظر نہ آتا یہانتک کہ مرگیا رحمہ

الموت فی کل حین ینشر الکفنا	ونحن فی غفلة عما یراد بنا
لا تطمئن الی الدنیا و زینتها	وان توشحت من اثوابها الحسنا
این الاحبة والجیران ما فعلوا	این الذین هم کانوا لنا سکنا
سقاهم الموت کاسا غیر صافیة	فصیرتهم لاطباق الثری رهنا

حکایت ایک بادشاہ نے یکایک اپنا ملک چھوڑ دیا لوگون نے کہا اسکا کیا سبب ہے کہا مینے اپنی ریش مین دو موہی سفید دیکہکر اوکھاڑ ڈالے وہ پہر نکل آئے پہر اونکو اوکھاڑا وہ پہر تیسری بار برآمد ہوئے مینے تامل کیا میری سمجہہ مین یہ آیا کہ یہ دونون دو رسول

ہین طرفسے میرے رب کے یہ یون کہتے ہین اترك الدنیا و تعال اسلئے مینے کہا سمعا وطاعة پہر وہ بادشاہ زمین مین سیاحت کرتا اللہ کی عبادت بجالاتا یہانتک کہ انتقال کیا

	وزائرة للشیب لاحت بمفرقی	۹	فادرکتہا بالنتف خوفا من الحتف	
	نقالت علی ضعفی استطلت وانما		رویدك حتی یلحق الجیش من خلفی	

حدیث مرفوع مین آیا ہے من شاب شیبة فی الاسلام کانت لہ نورا یوم القیامة یعنی جو کوئی حالت اسلام مین بوڑہا ہوگیا یہ بڑہاپا اوسکے لئے دن قیامت کے نور ہوگا دوسرا لفظ یہ ہے کہ ان اللہ یستحی ان یعذب ذا شیبة مین کہتا ہون ای رب یہ تیرا بندہ شرمندہ اسلام مین بوڑہا ہوگیا ہے قد وهن العظم منی واشتعل الراس شیبا یہ عمر دراز اوسکی گناہون مین گزر گئی یہ گناہ زمین سے آسمان کی چوٹی تک پہنچ گئے غدرات فجرات سے نامۂ اعمال سیاہ ہوچکا اتباع خطوات شیطان سے حال بحال تباہ نظر آتا ہے اب اس بڑہاپے کی شرم تجہی کو ہے اسدم تک جو گناہ مجہسے ہوئے ہون جنکو مین جانتا یا نہین جانتا ہون اون سب سے مین توبۂ نصوح کرتا ہون اور یہ کہتا ہون رب اغفر لی خطیئتی یوم الدین اب مارنا ایمان پر تیرے ارادے پر موقوف ہے اور تجہی کو معلوم ہے مجکو تونے اگر دیوان اشقیاء مین لکہا ہو تو اب ای غفور رحیم نام میرا دیوان سعداء مین لکہہ کیونکہ تونے کہا ہے اور تجہسے بڑہ کر کوئی سچا نہین ہے یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب اور مینے کتب عقائد مین پڑہا ہے کہ الشقی قد یسعد یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا کہتے ہین سب سے پہلے بال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سفید ہوئے تہے عرض کیا ای رب یہ کیا ہے ارشاد ہوا کہ وقار ہے عرض کیا رب زدنی وقارا ولہذا اوکہاڑنا موئی سفید کا مکروہ ہے اور سیاہ کرنا اونکا منہی عنہ **حکایت** ایک اعرابی نے کچہہ سفید بال اپنی ڈاڑہی

مین دیکھہ کریہ شعر پڑہے ہے ۵

یا ویح من فقد الشباب وغیرت	منه مفارق راسه بخضاب
یرجو عمارة وجهه بخضابه	ومصیر کل عمارةٍ لخراب
انی وجدتُ هما اجل رزیة	فقد الشباب وفرقة الاحباب
پیری نے ملک تن کو اُجاڑا وگرنہ یان ۵	تہا بند وبست اور ہی ملک شباب مین
ضعف وناطاقتی وسُستی اعضا ہردم ۵	ایک گہٹنے سے جوانی کے بڑہا کیا کچہہ

لق

وبالجملة فاعلموا یا اخوانی ان لیس بعد الشیب عذر یعتذر به البشر عند خالق

القوی والقدر وماذا بعد الحق الا الضلال وقد کفی الله المومنین القتال

والله اعلم بحقائق الاحوال والاعمال

باب ۶

آدمی کی شناخت لوگون سے کب منقطع ہوجاتی ہے اور بیان توبہ اور بشارت روح کا

ابوموسیٰ اشعری نے حضرت سے پوچہا تہا کہ معرفت بندہ کی لوگون سے کب منقطع ہوتی ہے فرمایا کہ جب معائنہ کرلیتا ہے یعنی ملک الموت کو یا ملائکہ کو رواہ ابن ماجة یہی معنی اس حدیث ترمذی کے ہین ان الله یقبل توبة العبد مالم یغرغر یعنی قبول کرتا ہے الله توبہ بندے کی اوسدم تک کہ روح حلق تک نہین پہنچی ہے اور جب پہنچ جاتی ہے تو پہر معائنہ رحمت یا عذاب کا کرلیتا ہے اوسوقت توبہ کرنا یا ایمان لانا کچہہ نفع نہین دیتا اس سے معلوم ہوا کہ توبہ مبسوط ہے واسطے بندہ کے یہانتک کہ قابض الارواح کا معائنہ کرے یہ اوسوقت تک ہوتا ہے کہ روح غرغرہ کرے جب رگ سینے سے حلقوم تک

کٹ گئی تو اب وقت معائنہ کا آگیا اور موت حاضر ہوگئی اسلئے ہر بندہ کو چاہئے کہ معائنہ وغرغرہ سے پہلے توبہ کرلے ٭

توبہ ہا از نفس باز پسین دست ردست		بی خبر دیر رسیدی در محمل لبستند	

حدیث مرفوع مین آیا ہے شیطان نے کہا مجھے قسم ہے تیرے عزت وجلال کی مین ابن آدم کو نہ چھوڑونگا جب تک اونکے بدن مین جان ہے اللہ تعالی نے فرمایا مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ مین توبہ کو ابن آدم سے حجاب مین نرکھونگا جبتک کہ جان اوسکی غرغرہ نکرے اس مہلت وامکان پر بہی اگر کوئی تائب نہو تو سمجھو کہ وہ بڑا بدنصیب ہے اہل علم نے کہا ہے کہ بڑی فریاد جہنم مین اسی تاخیر توبہ کی ہوگی حالانکہ ہمسے لوگون کی توبہ بہی محتاج استغفار کی ہوتی ہے بسبب عدم صدق کے حسن بصری کہتے تھے استغفارنا یحتاج الی استغفار کثیر قرطبی نے کہا ہے یہ ذکر اونکے زمانہ کا ہے ہم اپنے زمانہ کو کیا کہین جسمین ہر انسان گناہون اور ظلم پر چپکا ہوا ہے کسی کو توفیق توبہ کی حاصل نہین ہوتی ہے بعد ایک اوسکے ہاتہہ مین سبحہ یعنی تسبیح موجود ہے وہ یہ اعتقاد رکہتا ہے کہ مین اپنے گناہون سے استغفار کرتا ہون حالانکہ دل اوسکا اعتبار سے بالکل غافل ہے ولہذا علی بن ابی طالب جب کسی شخص کو دیکہتے کہ تسبیح پر استغفار کرنے مین شتابی کرتا ہے تو اوس سے فرماتے هذه توبة الكذابين وتوبتك تحتاج الى توبة ٭

سبحہ در دست توبہ میگوید		دل بگردان مرا چہ گردانی	

مین کہتا ہون یہ ذکر زمانہ مرتضوی وحسن بصری وقرطبی وشعرانی رحمہم کا ہے اب ہم اپنے زمانہ کو بلکہ اپنی حالت کو کیا روئین کہ اب ہمکو وہ وقت ملا ہے کہ صبح کو آدمی مومن اور شام کو کافر ہوجاتا ہے اور بالعکس فانا للہ وانا الیہ راجعون محققین نے کہا ہے قدرت

نہین ہوتی ہے توبۂ نصوح پر مگر افراد مردم کو اسلئے کہ ایسی توبہ بہت عزیز الوجود ہے فلهذا تم کثرت سے استغفار ہی کیا کرو بلکہ آپنے استغفار سے بھی مستغفر ہو اسلئے کہ تم اس استغفار کرنے مین سچے نہین ہو ہمکو فضل سے تمھارے رب کے امید ہے کہ جب تمکو کچھ بھی پشیمانی حاصل ہوگی تو تمھاری توبہ قبول ہو جائیگی اسلئے کہ حدیث مین آیا ہے الندم توبة اور بخاری و مسلم مین رفعاً مروی ہے کہ بندہ نے جب اقرار اپنے گناہ کا کر لیا اور توبہ کی تو اللہ اوسکی توبہ کو قبول کر لیتا ہے ابو حاتم نے اپنی مسند مین رفعاً روایت کیا ہے کہ جو بندہ نماز پنجگانہ پڑہتا ہے اور رمضان کا روزہ رکھتا ہے اور ساتون کبائر سے بچتا ہے اوسکے لئے دن قیامت کے آٹھون دروازے جنت کے کھولدئے جاوینگے یہانتک کہ وہ دروازے کھڑکھڑ ہونگے پھر یہ آیت پڑہی ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم الی اخر الآیہ مین کہتا ہون مراد ساتون کبائر سے وہ گناہ ہین جنکا ذکر حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً یون آیا ہے کہ تم بچو سات موبقات سے کہا وہ کیا ہین فرمایا شرک باللہ و سحر و قتل نفس محرم مگر حق کی راہ سے اکل ربا اکل مال یتیم پیٹھ پھیرنا دن زحف یعنی معرکہ کے تہمت زنا لگانا محصنات مومنات غافلات کو متفق علیہ دوسری روایت ابن عمر و مین عقوق والدین و یمین غموس و شہادت زور کو بھی زیادہ کیا ہے اور یون تو کبائر اعضا چار سو ایک ہین اور باطن کے ۷۰ یا ۷۶ بہر حال تکفیر سیئات صغائر کی اجتناب کبائر پر موقوف ہے واللہ اعلم امام مالک سے پوچھا تھا قاتل نفس کے لئے توبہ ہے کہا اللہ نے اس دروازے کو کھولا ہے مین اوسکو بند نہین کر سکتا و للہ الحمد بیان مین توبہ کے رسالہ محو الحوبہ و تفریج الکرب بہت جامع لائق مراجعت ہین و باللہ التوفیق **ف** مرتے وقت مومن ہو یا کافر اوسکی روح کو بشارت دیجاتی ہے خواہ جنت کی یا دوزخ کی حدیث عبادہ بن صامت مین فرمایا ہے

المومن اذا حضرہ الموت بشر برضوان اللہ وکرامتہ الی قولہ واما الکافر اذا حُضِر بشر بعذاب اللہ وعقوبتہ متفق علیہ بطولہ ابو قتادہ کہتے ہین حضرت کا گزر ایک جنازہ پر ہوا فرمایا مستریح ہے یا مستراح کہا یہ کون ہوئے فرمایا بندۂ مومن مر کر تکلیف واذیت دنیا سے چھوٹ کر طرف رحمت خدا کے استراحت کرتا ہے اور بندۂ فاجر سے عباد وبلاد وشجر ودواب راحت پاتے ہین متفق علیہ ؎

	توچنان زی کہ چو میری برہی		نہ چنان گر تو بہ میری برہند	

حافظ شیراز نے کیا خوب کہا ہے ؎

	چنان بزی کہ اگر خاک رہ شوی کس را		غبار خاطر از رہگذار ما نرسد	

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے پاس میت کے فرشتے حاضر ہوتے ہین اگر نیک مرد ہے تو کہتے ہین نکل اے جان پاک تو جسد پاک مین تھی نکل ستودہ ہو کر تجکو مژدہ ہو روح وریحان کا اور رب غیر غضبناک کا یہ بات اوس سے کہتے رہتے ہین یہانتک کہ وہ باہر نکلتی ہے پھر اوسکو آسمان پر لیجاتے ہین اور دروازہ کھلوانا چاہتے ہین وہان پوچھا جاتا ہے کہ یہ کون ہے کہتے ہین فلان ہے تب کہا جاتا ہے اس جان پاک کو جو پاک بدن مین تھی داخل ہو تو ستودہ ہو کر اور خوش حال ہو ساتھ روح وریحان یعنی راحت ورزق کی اور ایسے رب کے جو تجھپر خفا نہین ہے یہانتک یہ بات کہی جاتی ہے کہ وہ روح اوس آسمان تک جا پہنچتی ہے جسپر اللہ ہے اور اگر وہ آدمی برا ہے تو اوس سے کہتے ہین نکل اے جان ناپاک تو بدن ناپاک مین تھی نکل بُری ہو کر اور مژدہ لے آب گرم اور پیپ کا و آخر من شکلہ ازواج یعنی اسیطرح کے اور عذابون کا بھی یہ بات کہتے رہتے ہین یہانتک کہ وہ باہر نکل آتی ہے پھر اوسکو آسمان کی طرف لے چڑھتے ہین اور دروازہ کھلوانا چاہتے ہین

وہان کہا جاتا ہے یہ کون ہے کہتے ہین فلان ہے جواب ملتا ہے کہ نہو مرحبا اس نفس خبیث
کو جو کہ بدن خبیث مین تہا پہر جا بدہو کر تیرے لیے دروازے آسمان کے کہولے نجائینگے
تب وہ آسمان پرسے چہوڑ دیجاتی ہے پہر قبر پر آکر تہمتی ہے رواہ ابن ماجۃ دوسرا لفظ
ابوہریرہ کا یہ ہے حضرت نے فرمایا جسوقت روح مومن کی نکلتی ہے تودو فرشتے اوسکو لیکر
اوپر چڑہتے ہین حماد راوی حدیث نے کہا پہر ذکر کیا خوشبو و مشک کا پہر کہا آسمان والے
کہتے ہین یہ پاک روح ہے جو طرفسے زمین کے آئی ہے رحمت کرے اللہ تجہپر اور اوس بدن
پر جسکو تو آباد رکہتی تہی پہر اوسکو پاس اوسکے رب کے لیجاتے ہین حکم ہوتا ہے لیجاؤ
اُسکو آخر اجل یعنی قیامت تک مراد قیامت سے اسجگہ برزخ ہے جسمین کہ قیامت تک وہ
رہیگی اور جب روح کافر کی نکلتی ہے حماد نے کہا پہر ذکر کیا اوسکی بدبو اور لعنت کا پہر
کہا کہ آسمان والے یہ کہتے ہین کہ یہ روح خبیث ہے طرفسے زمین کے آئی ہے لیجاؤ
اسکو آخر اجل تک ابوہریرہ کہتے ہین یہ کہکر حضرت نے اپنا کپڑا ناک پر رکہہ لیا رواہ مسلم
یعنی بدبو بتانے کو تیسرا لفظ ابوہریرہ کا یہ ہے حضرت نے فرمایا مومن جب محتضر ہوتا ہے تو
اوسکے پاس فرشتے رحمت کے حریر سفید لیکر آتے ہین کہتے ہین نکل تو راضی اور اللہ تجہسے
راضی طرف روح و ریحان کے اور ایسے رب کے جو غصے مین نہین ہے وہ عمدہ خوشبوی
مشک کی طرح نکلتی ہے اوسکو فرشتے ہاتہون ہاتہہ لیتے ہین اور آسمان کے دروازون
تک لیجاتے ہین وہ لوگ کہتے ہین یہ کیا عمدہ خوشبو ہے جو زمین کی طرفسے تمکو آئی ہے
پہر اوسکو پاس ارواح مومنین کے لاتے ہین اونکو اوس سے بہی زیادہ خوشی ہوتی ہے
جیسے تم مین کسی غائب کے آنیسے ہو وہ اوس سے پوچہتے ہین کہ فلان نے کیا کیا اور فلان
نے کیا کیا فرشتے کہتے ہین اسکو چہوڑ دو یہ دنیا کے غم مین تہا وہ کہتا ہے فلان مرگیا

کیا وہ تمہارے پاس نہین آیا کہتے ہین اوسکو پاس اوسکی مان ہاویہ کے لیگئے اور کافر جب محتضر ہوتا ہے تو اوسکے پاس فرشتے عذاب کے آتے ہین ٹاٹ لیکر اور کہتے ہین نکل تو خفا اور تجھپر خفگی ہے طرف عذاب خدا کے وہ مُردار بدبودار کی طرح نکلتی ہے اوسکو زمین کے دروازے پر لاتے ہین مراد دروازہ آسمان دنیا کا ہے کہتے ہین یہ بڑی بدبودار روح ہے پھر اوسکو پاس ارواح کفار کے لیجاتے ہین رواہ احمد والنسائی **حکایت** کعب جب مرنے لگے ام البشر نے آکر کہا تمسے اور فلان سے ملاقات ہو تو میرا سلام کہدینا کعب نے کہا اللہ تجھے بخشے مین تو سخت شغل مین ہونگا یعنی اپنے حال وجزاء اعمال مین گرفتار ہونگا کہا تو نے حضرت سے نہین سنا کہ روحین مومن کی اندر سبز پرندون کے ہونگے وہ جنت کے درخت چرتے ہین کہا ہان کہا یہی میرا مطلب ہے رواہ ابن ماجۃ والبیہقی **حکایت** محمد بن منکدر پاس جابر بن عبداللہ کے آئے وہ موت مین تھے کہا تم میرا سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہدینا رواہ ابن ماجۃ محمد بن کعب قرظی تابعی جلیل کہتے ہین کہ جان جب منھ مین آکر نکلنا چاہتی ہے تو ملک الموت آکر کہتا ہے السلام علیك یا ولی اللہ ان اللہ یقرأك السلام پھر یہ آیت پڑہی الذین تتوفاهم الملائکة طیبین یقولون سلام علیکم ادخلوا الجنة بما کنتم تعلمون یعنی اس آیت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ملائکہ وقت وفات کے سلام کرتے ہین اور مژدہ دخول جنت کا واسطے آیندہ کے سناتے ہین ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہے ملک الموت جب آکر روح مومن کی قبض کرتا ہے تو کہتا ہے تیرے رب نے تجکو سلام کہا ہے براء بن عازب نے آیہ تحیتهم یوم یلقونه سلام مین کہا ہے کہ مراد تسلیم ملک الموت سے ہے میت پر وقت قبض کرنے روح کے جبتک کہ وہ اس سلام سے اوسکو نوید امن نہین دیتا ہے تب تک روح کو قبض نہین کرتا مجاہد نے

کہا ہے مومن کی جان جب نکلنے کو ہوتی ہے تو اوسکو بشارت صلاح ولد کی دیجاتی ہے
تاکہ اوسکی آنکھہ ٹھنڈی ہو حدیث عائشہ مین فرمایا ہے مومن کو جب اوسکی موت حاضر ہوتی
ہے تو اوسے اللہ کی رضوان وکرامت کی بشارت دیجاتی ہے اوسدم اوسکو کوئی شئے محبوب تر
حال آیندہ سے نہین ہوتی وہ اللہ سے ملنے کو بہت دوست رکہتا ہے اور اللہ اوسکا ملنا چاہتا
ہے اور کافر کو وقت احتضار کے بشارت عذاب وعقوبت کی دیتے ہین اوسکو کوئی شئی حال
آیندہ سے زیادہ ترمکروہ نہین ہوتی ہے وہ اللہ سے ملنا نہین چاہتا اللہ بہی اوسکے ملنے
کو مکروہ رکہتا ہے رواہ اہل السنن واصلہ فی الصحیحین ایک روایت مین یون آیا ہے
کہ جب آنکھہ پہٹی اور سینہ نکلا اور کہال کے بال کہڑے ہوئے اور اونگلیو نمین تشنج ہوا تب
اوس گہڑی جو لقاء خدا کو دوست رکہتا ہے اللہ بہی اوسکے ملنے کو دوست رکہتا ہے اور
جو مکروہ رکہتا ہے اللہ بہی اوسکے ملنے کو مکروہ رکہتا ہے دوسری روایت یہ ہے کہ جب
اللہ کسی بندے کے ساتھہ بہلائی کرنا چاہتا ہے تو اوسکی موت سے پہلے ایک فرشتہ مقرر
کر دیتا ہے جو اوسکو سیدہا رکہتا ہے اور توفیق خیر کی دیتا ہے یہانتک کہ لوگ یہ کہتے
ہین کہ فلان شخص اگلے حال سے اچہا مرا اور جب وہ اپنے ثواب کو دیکہتا ہے تو اوسکا
جی فرحان وشادان ہوتا ہے یہ اوسوقت ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے ملنے کو دوست رکہتا ہے
اور اللہ اوسکے ملنے کو اور جب اللہ ساتھہ کسی بندہ کے ارادہ شر کا فرماتا ہے تو ایک سال اوسکے
مرنیسے پہلے ایک شیطان کو اوسپر مقرر کرتا ہے وہ اوسکو گمراہی وفتنے مین ڈالدیتا ہے
یہانتک کہ لوگ یہ کہتے ہین کہ فلان اگلے حال سے بدتر مرا پہر وہ جبکہ محتضر ہو کر اپنے عذاب
کو دیکہتا ہے تو اوسکا دم چہوٹ جاتا ہے یہ ہی مکروہ رکہنا اوسکا لقاء خدا کو اور خدا کا مکروہ
رکہنا اوسکے لقاء کو ترمذی مین بسند صحیح رفعاً آیا ہے کہ جب اللہ اپنے بندے کے ساتھہ

ارادہ بہلائی کا کرتا ہے تو اوسکو کام مین لگاتا ہے پوچہا کیونکر فرمایا مرنیسے پہلے اوسکو توفیق عمل صالح کی دیتا ہے قتادہ نے معنی روح وریحان کے یہ کہے ہین کہ روح سے مراد رحمت ہے اور ریحان وقت موت کے فرشتے لیکر سامنے آتے ہین ابن ماجہ مین آیا ہے کہ حضرت نے عائشہ سے تفسیر مین پاس آیت کے اذا جاء احدھم الموت قال رب ارجعون کہا تہا کہ مومن جب فرشتون کو دیکہتا ہے تو وہ اوس سے کہتے ہین کہ ہم تجکو دنیا مین پہیر دین وہ کہتا ہے کیا رنج وغم وہم وحزن کے گہر مین تم مجکو پہیروگے مجہے تو تم اللہ کے پاس لیچلو اور جب وہ کافر سے یہ بات کہتے ہین تو وہ کہتا ہے ارجعون لعلی اعمل صالحا الخ +

باب

روحین آسمین آسمان پر ملتی ہین اور زمین والونکا حال دریافت کرتی ہین اعمال پیش ہوتے ہین

ابو ایوب انصاری کہتے تہے جب روح مومن کی قبض ہوجاتی ہے تو اہل رحمت اللہ کے بندون مین سے اوسکو آگے بڑہ کر لیتے ہین جسطرح کہ تم دنیا مین کسی بشیر کو تلقی کرتے ہو پہر اوس روح پر متوجہ ہوکر بعض بعض سے کہتے ہین کہ تم اپنے اس بہائی کو مہلت دو کہ یہ سستالے کیونکہ وہ ایک سخت بے چینی مین تہا پہر اوس سے پوچہتے ہین کہ فلان مرد نے کیا کیا فلان عورت نے کیا کیا اوسنے دوسرا خاوند کرلیا یا نہین جب وہ کہتا ہے کہ فلان شخص تو مرچکا ہے تو کہتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون اوسکو پاس اوسکی مان ہاویہ کے لیگئے وہ بری مان اور بری مربی ہے یعنی جب تو وہ ہمارے پاس نہ آیا پہر اونپر اوس شخص کے اعمال پیش کئے جاتے ہین اگر اچہے ہوتے ہین تو خوش ہوتے ہین اور کہتے ہین اللھم ھذہ نعمتک علی عبدک فاتمھا اور اگر برے ہوتے ہین

تو کہتے ہین اللھم ارجع بعبدك رواہ ابن المبارك ابو الدرداء کہتے تھے تمہارے
عمل تمہارے مُردون پر عرض کیے جاتے ہین وہ خوش ہو کر شکر بجا لاتے ہین یا غمگین و
اندوہناک ہوتے ہین پہر کہتے اللھم انی اعوذ بك ان اعمل عملا تخزی به اموات
سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ اخبار زندون کے مُردون کے پاس آتے ہین ہر دوستدار
کے پاس خبر اوسکے اقارب کی آتی ہے اگر خیر ہے تو خوش و دلشاد ہوتا ہے اور اگر شر ہے تو
ترشرو و غمگین ہوتا ہے یہانتک کہ وہ شخص مردہ کا حال پوچھتے ہین اور کہتے ہین کہ فلان کا
کیا حال ہے یہ کہتا ہے کہ کیا وہ تمہارے پاس نہین آیا وہ کہتے ہین لا واللہ نہین آیا او
نہ ہماری طرف اوسکا گزر ہوا اوسکو پاس اوسکی مان ہاویہ کے لیگئے وہ بُری مان بُری
پالنے والی ہے مراد ہاویہ سے دوزخ ہے اسکا ذکر قرآن کریم مین بھی آیا ہے فرمایا ہے
فامه هاویه وما ادراك ماهیه نار حامیة وہب بن منبہ کہتے ہین آسمان
ہفتم پر ایک گھر ہے بیضاء نام وہان ارواح مومنین مجتمع ہوتی ہین جب کوئی میت اہل
دنیا مین سے مرجاتا ہے تو روحین اوسکی پیشوائی کرتی ہین اور اخبار دنیا پوچھتی ہین جسطرح
کہ غائب سے اہل اوسکے وقت واپس آنیکے سفر سے حال دریافت کرتے ہین رواہ ابو نعیم
ایک روایت مین رفعاً یہ آیا ہے کہ اگر عمل اچھے ہین تو خوش ہوتی ہین اور جو اور طرح پر ہوئی
تو کہتے ہین اللھم لا تمتھم حتی تھدیھم کما ھدیتنا دوسری روایت مین یون ہے
کہ عرض اعمال کا اللہ تعالی پر دن پیر و جمعرات کے ہوتا ہے اور اولاد و مان و باپ پر دن
جمعہ کے وہ حسنات سے خوش ہوتے ہین اونکے منہہ چمکنے لگتے ہین سو تم اللہ سے ڈرو
اپنے مُردون کو ایذا نہ دو حدیث الارواح جنود مجندة فما تعارف منھا ائتلف وما
تناکر منھا اختلف مین کہا ہے کہ مراد اس سے یہی تلاقی ہے اور بعض نے کہا کہ تلاقی

ارواح نائمین وموتی کی ہے اور کسی نے کچھہ اور کہا ہے ✤

باب روح بدن سی نکل کر کہان جاتی ہی

ابونعیم روایت کرتے ہین کہ فرشتے ارواح کولیجاکر سامنے اللہ کے کہڑا کرتے ہین اگر سعید ہین تو حکم ہوتا ہے کہ انکو لیجاکر انکی جگہہ بہشت مین دکہلاؤ چنانچہ اونکو جنت مین لیجاتے ہین اتنی دیر مین کہ مردہ کو غسل دیا جائے پہر جب اوسکو غسل وکفن کر چکتے ہین تو روح کو پہیر کر کفن وبدن مین درج کردیتے ہین جب نعش اوٹہاتے ہین تو وہ بات لوگون کی سنتا ہے اچھی ہو یا بُری پہر جب مصلی پر لیجاکر نماز جنازہ پڑہ کر دفن کردیتے ہین تو روح پہر کر آتی ہے وہ اوٹہہ بیٹہتا ہے مع روح وجسد کے دو فرشتے فتان یعنی امتحان لینے والے آتے ہین اور اوس سے سوال کرتے ہین عمرو بن دینار نے کہا ہے ہر مردہ کی روح ہاتھہ مین فرشتے کے ہوتی ہے وہ دیکہتا ہے کہ لوگ کس طرح اوسکو نہلاتے کفن کرتے لیجاتے ہین پہر وہ اپنی قبر مین اوٹہہ بیٹہتا ہے ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ سریر پر ہوتا ہے اوس سے یہ بات کہی جاتی ہے کہ سن لوگ تجکو کیا کہتے ہین اچہا یا بُرا

حکایت

یحیی بن اکثم کو بعد موت کے خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمسے کیا معاملہ کیا کہا مجکو اپنے سامنے کہڑا کرکے فرمایا یا شیخ السوء فعلت کذا وکذا یعنی ای بُرے بڈہے تو نے ایسا ایسا کام کیا مینے عرض کیا یا رب ما بھذا حدثت عنک یعنی ای رب مینے تیری طرف کی یہ بات نہین سُنی تہی جو پیش آئی فرمایا فبم حدثت عنی یعنی پہر تو نے کیا سُنا تہا مینے عرض کیا حدثنی معمر عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ عن النبی صلعم عن جبریل عنک سبحانک تبارکت وتعالیت انک قلت انی لاستحیی ان اعذب

ذا شیبۃٍ شاب فی الاسلام فرمایا صدقت وصدق معمر وصدق الزہری وصدق عروۃ وصدقت عائشۃ وصدق محمد وصدق جبرئیل قد غفرت لک یعنی معمر نے مجکو حدیث کی تہی زہری سے اوسنے عائشہ سے اونہون نے حضرت سے حضرت نے جبرئیل سے اونہون نے تجھہ سبحانہ وتبارک وتعالی سے کہ تونے یہ فرمایا ہے کہ مجھے شرم آتی ہے عذاب کرنیسے بڈہے کے جو اسلام مین بوڑہا ہوا ہے فرمایا تونے سچ کہا اور معمر وزہری وعروہ وعائشہ وحضرت وجبرئیل سب نے سچ کہا جا مینے تجکو بخشدیا مین کہتا ہون یہ جواب بہی اللہ کی توفیق سے دیا گیا ورنہ کجا تراب اور کجا رب الارباب ای رب مین بہی اسلام مین بوڑہا ہوگیا ہون اسی حدیث معمر کو بطور التجا عرض کرتا ہون میرے بڑہاپے کی شرم تیرے ہاتہہ ہے کیونکہ اب وہ وقت قریب آگیا کہ مجکو تیرے روبرو حاضر کرین مجرمانہ طور پر اسلئے کہ میرے گناہ سے زمین وآسمان لبریز ہوگیا ہے مین ہرچند اس گرداب فنا مین واسطے رہائی کے ہاتہہ پاؤن مارتا ہون کہ کسیطرح دنیا سے الگ ہوکر ساحل نجات آخرت پر جا پہنچون لکن حسب دلخواہ میرے کوئی صورت آزادگی کی نظر نہین آتی قسر قاسر سے مجبور ہو رہا ہون فانت المولی وانت الموفق فارحمنا بنا یا ارحم الراحمین **حکایت** محمد بن نباتہ کو بعد اونکی موت کے خواب مین دیکہا کہا ما فعل اللہ بک یعنی کہو اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مجکو اپنے روبرو کہڑا کیا اور فرمایا توہی وہ شخص ہے کہ تو اپنی بات کو درست کرکے کہتا تہا یہانتک کہ لوگون نے کہا کہ یہ بڑا فصیح ہے مینے عرض کیا تو پاک ہے مین تو تیری صفت بیان کیا کرتا تہا حکم ہوا کہ جسطرح تو دنیا مین کہا کرتا تہا اوسی طرح اب بہی کچہہ کہہ مینے کہا ابادھم الذی خلقھم واسکتھم الذی انطقھم وسیوجدھم کما اعدمھم وسیجمعھم کما فرقھم فرمایا تو سچا ہے اذھب فقد غفرت لک جا مینے تجہے بخشدیا

مین کہتاہون حسبطرح کہ یہ عبارت فصیح ہے اور مقبول بارگاہ خداوندی ٹہیری اسی طرح یہ عبارت بلیغ وصادق بہی ہے ولہذا فرمایا ہے صدقت اللہ کی حمد وثنا وصفت بعبارت نفیس ولطیف کرنا اور سچے مضمون وبیان سے اداکرنا یہ بہی ایک ذریعۂ حمیلہ ہے واسطے مغفرت کے وللہ الحمد مینے ہر رسالہ کی حمد بطرز جداگانہ لکہی ہے اگرچہ کوئی مختصر اور کوئی مطول ہے اگر ایک بہی وہان درجۂ قبول کو پہنچ جائیگی تو مجکو امید وچشم بلکہ ایقان مغفرت و اذغان ترحم کا ہے اللہم غفرا حکایت منصور بن عمار کو بعد وفات خواب مین دیکہا تہا کہا اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مجہے اپنے سامنے کہڑا کرکے فرمایا ای منصور تو کیا لایا ہے مینے عرض کیا تین سو ساٹہہ ختم قرآن کریم کے فرمایا مینے اونمین سے ایک کو بہی قبول نہین کیا مینے عرض کیا تین سو ساٹہہ حج فرمایا اونمین سے بہی کچہہ قبول نہین کیا اب تو بتا کہ تو کیا لایا مینے کہا ایک یعنی تجہی کو تیرے پاس لیکر آیا ہون ع ہم در تو گریزم اگر گریزم ؛ فرمایا الآن اجئتنی اذہب فقد غفرت لک یعنی ہان اب تو نے ٹہیک جواب دیا جا مینے تجہے بخشدیا مین کہتاہون یہ خواب اور یہ جواب بغایت بشارت مآب غریب نواز ہے اسلئے کہ یہ بخشش اوس کثرت عمل پر نہوئی اور نہ وہ اعمال لائق قبول کے ٹہیرے بخشش فقط اتنی بات پر ہوئی کہ توحید کا نام لیا اور اللہ کے عفو پر بہروسا کیا وللہ الحمد اب ہمسے بےعمل بہی انشاء اللہ تعالی محروم نرہینگے

بضاعت نیاوردم الّا امید	٥	خدایا ز عفوم مکن ناامید		

قرطبی کہتے ہین ومن الناس من اذا انتہی الی الکرسی سمع النداء ارددہ ومنہم من یرد من الحجب وانما یصل لحضرۃ اللہ عارفوہ یعنی کوئی کرسی تک پہنچکر واپس کیا جاتا ہے اور کوئی اسی طرف حجاب کے درگاہ عالیجاہ شاہنشاہ تک یہی اہل عرفان پہنچتے ہین مراد اسلئے اہل توحید ہین جو کہ عارف ہمارو صفات وافعال الہی تہے امام غزالی نے کہا ہے وہ نصاری جو دین

مسیح پر مرے ہین وہ کرسی سے طرف اپنی قبرون کے پہیر دلے جاتے ہین اور تم مین
ہر کوئی اپنا غسل و کفن و دفن ہونا دیکہتا ہے رہے اہل شرک سو وہ کچہ بہی ان امور مین
سے نہین دیکہتے اسلئے کہ وہ نیچے پہیکدلے جاتے ہین اور منافق مثل کافر کے ہے وہ مطرود
ممقوت ہوکر مردود کیا جاتا ہے اور مومنین مقصرین کا احوال مختلف ہوتا ہے کوئی اپنی
نمازین چوری کرتا ہے اوسکے افعال واقوال پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اوسکے
منہہ پر مارے جاتے ہین پہر اوسکو اوپر چڑہالیجاتے ہین وہان نماز یہ کہتی ہے کہ خدا
تجکو ضایع کرے جسطرح کہ تو نے مجہے ضایع کیا اور کسی شخص کی زکوۃ رد کیجاتی ہے اسلئے
کہ اوسنے اسلئے زکوۃ دی تہی کہ لوگ یہ کہین کہ وہ متصدق ہے یہی ماجرا روزہ و حج
وسائر قربات مین پیش آتا ہے نسأل اللہ العافیۃ وان یمن علینا بالموت علی الاسلام
رب انت ولیي فی الدنیا والآخرہ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین +

باب ۹

وفات دینے والا کون ہے اور صفت ملک الموت کی وقت قبض روح کے کیا ہوتی ہے

اضافت توفی کی کبہی طرف ملک الموت کی ہوتی ہے اسلئے کہ مباشر موت کے وہی ہوتے ہین
اور کبہی طرف اعوان ملک الموت کے یہ وہ فرشتے ہین جو اونکی مدد کو ہمراہ اونکے آتے ہین
اور کبہی طرف حقتعالی کے جیسے اللہ یتوفی الانفس حین موتہا سو حقیقت مین
وفات دینے والا اللہ ہے پس کلبی نے کہا ہے کہ ملک الموت جان کو بدن سے
نکال کر ملائکہ رحمت کو سپرد کردیتا ہے اگر مومن ہوتا ہے اور ملائکہ عذاب کو اگر کافر ہوتا
ہے اللہ تعالی شب نصف شعبان مین سارے حکم جاری فرماکر شب قدر مین سپرد اہلکاران

فرما دیتا ہے جب کسی شخص کی قبض روح کا وقت آتا ہے ایک پتا درخت سدرۃ المنتہی کا جسمین اوسکا نام لکہا ہوتا ہے جہڑ پڑتا ہے اوس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اجل تمام ہوگئی رزق منقطع ہوگیا **حکایت** کسی نے مالک بن انس سے پوچہا تہا کہ کیا براغیث کی روح یعنی پچہرون کی جان بہی ملک الموت قبض کرتے ہین دیر تک سر بگریبان رہے پہر سر اوٹہاکر کہا کیا وہ نفس یعنی جان رکہتا ہے کہا ہان فرمایا ملک الموت ہی قبض کرتا ہے **قال تعالی** اللہ یتوفی الانفس حین موتہا انسان جب ملک الموت کو دیکہتا ہے اوسکے دل پر عجب طرح کی گہبراہٹ اور دہشت ہوتی ہے جو کہ بسبب عظیم ہول وفظاعت رویت کے بیان مین نہین آسکتی اور اس امر کی حقیقت وہی جانے جسپر اللہ نے کشف بصیرت کیا ہو ہمسے لوگونکو پہنچ فقط اتنی ہے کہ یون کہین انما امثال تضرب وحکایات تروی مین کہتا ہون کہ ہم جب ایمان لے آئے تو اب کچہہ شک ہمکو خبر مخبر صادق مین باقی نہین رہا خواہ ہمکو کشف ہو یا نہو اتنا چاہئے کہ علم الیقین بوجہ قوت ایمان بمنزلہ عین الیقین کے ہوجائے ورنہ جبتک روح بدن مین ہے تب تک یہی علم الیقین ہے وہ بہی اہل علم کو نہ عوام کو پہر بعد موت کے برزخ مین ہر کسیکو خواہ عالم ہو یا جاہل عارف ہو یا غیر عارف عین الیقین ہوجاتا ہے بلکہ دفن وکفن سے پہلے حال اپنے جنتی یا دوزخی ہونیکا معلوم پڑجاتا ہے پہر حشر مین یہ دونون علم حق الیقین کو پہنچ جائینگے جبکہ بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین جا لگینگے جو مسلمان طالب ایمان رات دن علوم حقہ کتاب وسنت مین غرقاب رہتا ہے اور اوسکے دل پر ورود آیات بینات کتاب عزیز واحادیث کریمات کا شب وروز ہوا کرتا ہے اور اللہ تعا لےنے اوسکو بصیرت بہی بخشی ہے تو اوسکا علم یقین اسی جگہہ حکم عین الیقین مین ہوجاتا ہے یعنی اوسکو صدق خبر خدا ورسول مین کبہی بہول کر بہی کوئی شبہہ عارض خاطر نہین ہوتا

فرضاً اگر یہ پردہ اوسکی آنکھون سے اوٹھالیا جائے تب بہی اوسکو کچھہ زیادہ بصیرت بہ نسبت یقین سابق علمی کے حاصل نہو اسی جگہہ سے حضرت مرتضوی نے فرمایا تھا لو کشف الغطأ ما ازددت یقینا ؎

	در راہ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست		می بینمت عیان و دعا میفرستمت	

حکایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ ابراہیم خلیل علیہ السلام نے ملک الموت علیہ السلام سے کہا تھا مجھے دکھاؤ کہ تم روح کافر کی کس شکل مین قبض کرتے ہو کہا آپ منہہ پہیرو منہہ پہیر کر پہر جو التفات کیا تو دیکہا کہ ایک کالا آدمی ہے جسکے دونون پاؤن زمین مین اور سر آسمان مین ہے جتنی قبیح صورتین دیکہی ہون اون سب سے بدتر یہ صورت تہی ہر بال کے نیچے اونکے بدن مین سے ایک شعلہ آگ کا بہڑک رہا تہا خلیل جلیل نے کہا واللہ اگر کافر کچھہ ندیکہے مگر یہی ایک نظر تمہاری صورت کو تو اوسکو یہی کافی ہے واسطے رعب و خشیت و خوف کے پہر وہ اپنی صورت حسنہ پر آگئے اہل علم نے کہا ہے نظر آنا ملک الموت کا مختلف صورتون پر کچہہ تعجب کی جگہہ نہین ہے یہ ویسی بات ہے کہ انسان صحت و مرض و صغر و کبر و شباب وہرم سے متغیر ہو جاتا ہے یا حمام مین جانیسے رنگت نکہر آتی ہے اور گرم ہوا لگنے سے دوپہر کو چہرہ سیاہ رنگ پڑجاتا ہے سو یہ صفتین فرشتو نمین ایک دن ایکدم مین باربار ہو سکتی ہین ہمکو یہ بات پہنچی ہے کہ جبریل علیہ السلام کسی وقت اللہ کی قدرت سے اتنے بڑے ہو جاتے ہین کہ اگر حکم ہو تو ساری زمین کو جڑ سے اوکہیڑ لین اور کسی وقت خدا کی عظمت کے سامنے مارے ڈر کے برابر چڑیا کے ہو جاتے ہین **ف** ابن عمر کہتے تہے ملک الموت روح مومن کی قبض کر کے گہر کی چوکہٹ پر کہڑے ہو جاتے ہین گہر والے چیختے چلاتے ہین کوئی اپنا منہہ پیٹتا ہے کوئی بال نوچتا ہے کوئی ہاے واے کرتا ہے

وہ کہتے ہین یہ جزع کسلئے ہے واللہ بینے نہ کسی کی عمر کم کی ہے نہ کسی کا رزق چھین
لیا ہے نہ کسی پر کچہہ ظلم کیا ہے یہ شکایت وخفگی تمہاری مجہپر ناحق ہے مین تو ایک بندہ
مامور ہون میرا اختیار اللہ کو ہے اور اگر یہ شکایت تمہاری رب سے ہی تو تم کافر ہوا ورمین پہر تم
مین آؤنگا اور دوبارہ سہ بارہ عود کرونگا یہانتک کہ کسی ایک کو تم سے باقی نہ چہوڑونگا
امام محمد باقر کہتے ہین حضرت نے ملک الموت کو پاس سر کے ایک مرد انصاری کے دیکہا فرمایا
میرے صاحب کے ساتہہ نرمی کر کہ وہ مومن ہے کہا ای محمد تمہارا جی خوش ہوا ور آنکہہ
ٹہنڈی کہ مین ساتہہ ہر مومن کے نرم ہون پہر کہا کہ جتنے گہر والے ہین خواہ وہ گہر
بالون کا ہو یا کلوخ یعنی مٹی کا خشکی مین ہو یا تری مین لاکن مین ہر دن پانچ بار اونکی جستجو کرتا ہون
یہانتک کہ اونکے ہر چہوٹے بڑے کو خود بہ نسبت اونکے زیادہ تر پہچانتا ہون واللہ
اگر مین چاہون کہ ایک پشہ کی روح قبض کرون تو نہین کرسکتا جبتک کہ اللہ ہی حکم
ندے ماوردی کہتے ہین کہ یہ جستجو وقت نماز پنجگانہ کے ہوتی ہے قرطبی نے کہا حدیث
مین دلیل ہے اسپر کہ یہی ایک ملک الموت قبض روح ہر ذی روح پر مقرر ہین اور سارا
تصرف اونکا خلق مین اللہ کے حکم سے ہے ابن عطیہ نے کہا اس حدیث سے معلوم
ہوتا ہے کہ قابض ارواح یہانتک خود خداوند تعالی ہے نہ ملک الموت یہی حال بنی آدم
کا ہے لکن چونکہ نوع بشر کو ایک طرحکا شرف بخشا ہے اسلئے اور ملائکہ کو بہی شریک ملک الموت
قبض واخراج روح مین کر دیا ہے یہ ایک لشکر ہے جو ہمراہ ملک الموت کے رہتا ہے اور
بموجب اونکے حکم کے کام کرتا ہے قال تعالیٰ اللہ یتوفی الانفس حین موتہا
وقال تعالیٰ ولو تری اذ یتوفی الذین کفروا الملائکۃ وقال تعالیٰ توفتہ
رسلنا وہم لا یفرطون الغرض اللہ ہی ساری موجودات وسائر مخلوقات کا خالق اور

سارے فاعلات و مفعولات کا فاعل ہے ملک الموت کا کام فقط قبض ارواح ہے باقی معالجہ اموات کا اونکے اعوان کرتے ہین اور زاہق ارواح حقتعالی ہے اس تقریر سے درمیان آیات واخبار کے جمع و توفیق حاصل ہوجاتی ہے لکن جوکہ ملک الموت بواسطہ متولی اور مباشر اس کام کے ہین اسلئے اضافت توفی کی طرف اونکے کیجاتی ہے جسطرح کہ اضافت خلق کی طرف عیسی علیہ السلام کے آئی ہے واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی یا لنسبت تصویر کے طرف فرشتہ کے حدیث مرفوع مین آئی ہے کہ جب نطفہ پر ۴۲ دن گذر جاتے ہین تو اللہ تعالی ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اوسکی صورت بناتا ہے کان آنکھ کھال گوشت ہڈی پیدا کرتا ہے پھر پوچھتا ہے کہ ای رب یہ نر ہوگا یا مادہ الحدیث قال تعالی ولقد خلقناکم ثم صورناکم وقال تعالی خالق کل شئ اس سے معلوم ہوا کہ اضافت خلق و تصویر کی طرف مخلوق کے اور اضافت وفات دینے کی طرف ملک الموت کے صحیح ہے گو کہ حقیقت مین خالق و مصور و قابض اللہ تعالی ہی ہے مین کہتا ہون اسی جگہہ سے بعض نے یہ کہا ہے کہ التوحید ترک الاضافات ہمکو لازم ہی کہ ہم اس اضافت کو مجاز سمجھین اور تمام خلق کو روبرو خالق واحد کے عاجز محض اعتقاد کرین اور جان لین کہ سوا اللہ کے کسی مخلوق کو ذرہ برابر قدرت تصرف کی اور طاقت نفع و ضرر پہنچانے کی نہ خود حاصل ہے نہ کسی اور کے دینے سے اگر یہ اعتقاد نہوگا تو ایمان کے ساتھہ شرک فی التصرف وغیرہ بھی لگا رہیگا احیاء العلوم مین ذکر کیا ہے کہ درمیان ملک الموت و ملک الحیاۃ کے مناظرہ ہوا ملک الموت نے کہا مین زندون کو مارتا ہون ملک الحیاۃ نے کہا مین مُردون کو زندہ کرتا ہون اللہ تعالی نے دونون کو وحی بھیجی کہ تم دونون اپنا اپنا کام کرو جسکے لئے تم مسخر کئے گئے ہو مارنے والا اجلانیوالا

تومین ہون سو آمیرے نہ کوئی مارنیوالا ہے نہ جلانے والا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیٔ قدیر ثابت بنانی کہتے
ہین رات دن کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہین دن رات مین کوئی ساعت کسی ذی روح پر
نہین آتی ہے لیکن ملک الموت اوسکے سرپر کھڑا ہوتا ہی اگر حکم ہوا جان نکال لی ورنہ چلا گیا اور
عام ہے حق مین ہر ذی روح کے ایک روایت مین آیا ہے کہ ملک الموت ہر دن وجوہ
عباد مین ستر بار نظر کرتا ہے بندہ مبعوث الیہ جب ہنستا ہے تو وہ کہتا ہے تعجب ہے ابن آدم
سے کہ مین تو اوسکی جان نکالنے کو بہیجا گیا ہون اور وہ ہنس رہا ہے واللہ اعلم ف کہتے
ہین کہ پہلے اللہ نے جبریل ومیکائیل کو بہیجا تہا کہ کچھہ مٹی زمین کی لے آؤ زمین نے اللہ
کی پناہ پکڑی انہون نے پناہ دی تب عزرائیل کو بہیجا اونہون نے اوسکا استعاذہ
نہ سنا مشت خاک لے آئے اللہ نے فرمایا کہ تو نے رحم نہ کیا جسطرح تیرے صاحبین نے
کیا تہا عرض کیا رب طاعتک اوجب علی من رحمتی لھا فرمایا جا تو ملک الموت ہے
مینے تجکو قبض ارواح پر مسلط کیا ابن عباس کہتے ہین آدم کی مٹی چھہ زمینون سے لی گئی
زیادہ تر زمین ششم سے لی ہے اور زمین ہفتم سے بالکل نہین لی اسلئے کہ وہان جہنم ہے
ایک روایت مین یہ ہے کہ لانے والا مٹی کا ابلیس تہا زمین نے پناہ مانگی اوسنے ندی
اللہ نے فرمایا کہ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم ہے کہ مین اس مٹی سے ایسی چیز بناؤنگا
جو تجھے بری لگے گی ف مسلم وابن ماجہ مین رفعاً آیا ہے کہ جب روح قبض کیجاتی
ہے تو بصر اوسکے پیچھے جاتی ہے دوسرا لفظ مسلم کا یہ ہے کہ انسان جب مرجاتا ہے تو
اوسکی آنکھین پہٹی رہجاتی ہین مسلم مین رفعاً آیا ہے کہ جب تم کسی ایک کو کفن دو تو اچھا
دو ابو حاتم کا لفظ یہ ہے کہ اچھا دو کفن اپنے مردون کو کہ وہ اپنی قبرون مین ایک دوسرے

کی زیارت کرتے ہین اور فخر کرتے ہین یعنی اللہ کا شکر کفن کے اچھے ہونے پر بجالاتے ہین مراد اچھے کفن سے پارچہ سفید و کافی ہے نہ قیمتی ابن المبارک نے کہا ہے مجھے یہ اچھا لگتا ہے کہ آدمی اونہین کپڑون مین کفن کیا جائے جنمین وہ نماز پڑہتا تھا **ف** حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے شتابی کرو جنازہ مین اگر صالح ہے تو تم اوسکو خیر کی طرف بھیجتے ہو اور اگر اور طرح پر ہے تو تم ایک شر کو اپنی گردنون سے اوتار کر پھینکتے ہو رواہ الشیخان دوسرا لفظ بخاری کا یہ ہے کہ جب لوگ جنازہ کو اپنی گردنون پر اوٹھاتے ہین اگر وہ صالح ہی تو کہتا ہی مجھے آگے لیچلو اور اگر صالح نہین ہے تو کہتا ہے کہ ہائی خرابی میری تم مجھے کدہر لئے جاتے ہو اس آواز کو ہر شئی سُنتی ہے مگر انسان اور اگر انسان اوسکو سُن لے تو بیہوش ہو کر گر پڑے علما نے کہا ہے مراد اسراع بالجنازہ سے شتابی کرنا ہے غسل و کفن و حمل و مشی مین ابراہیم نخعی کہتے تھے چلنا مطابق عادت کے تھوڑا تھوڑا ہو نہ یہود و نصاری کی طرح ٹہیر ٹہیر کر صحابہ آہستہ روی کو مکروہ اور جلدی کو محبوب رکھتے تھے **حکایت** قرطبی کے یار عبدالرحمن قصری نے ذکر کیا کہ ہمنے بعض والیان ملک کو قسطنطینیہ مین دفن کیا جب قبر کھود کر لاش رکھنا چاہا اندر قبر کے ایک کالا سانپ دیکھا اوس سے ڈر کر دوسری قبر کھودی اوسمین بھی وہی سانپ پایا یہانتک کہ تیس قبرین کھودین وہ سب مین موجود تھا آخر سب کی رای اسپر متفق ہوئی کہ اسی سانپ کے ساتھ اسکو دفن کر دینا چاہا تسلیماً للہ عزوجل نسئال اللہ العافیہ والستر فی الدنیا والآخرۃ اللھم آمین

باب قبر کے پاس وقت دفن کی کیا پڑہے

امام احمد نے کہا ہے مقابر مین فاتحہ و معوذتین و قل ہو اللہ احد پڑہے اور ثواب مُردون کو دے

عمر رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ بعد دفن کے نزدیک اونکے سر کے فاتحہ و خاتمہ سورہ
بقر پڑہی جاوے اور گیارہ بار بھی پڑہنا قل ہو اللہ کا آیا ہے اس سے برابر عدد اموات
کے اجر ملتا ہے قرطبی نے کہا علما کا اجماع ہے کہ ثواب صدقہ کا مُردون کو پہنچتا ہے
اسی طرح قرات قرآن و دعا و استغفار کا حدیث مین آیا ہے مردہ اپنی قبر مین مثل غریق
درماندہ کے ہوتا ہے انتظار دعا کا کرتا ہے کہ طرف سے باپ یا بہائی یا دوست کے پہنچے جب
پہنچتی ہے تو دنیا و ما فیہا سے زیادہ اوسکو محبوب ہوتی ہے ہدیہ زندون کا واسطے مردونکے
یہی دعا و استغفار ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردہ محتاج زندے کا ہوتا ہے نہ زندہ محتاج
مردے کا لکن اہل شرک نے عکس القضیہ کردیا ہے گور پرستون نے زندہ بدست مردہ ٹہیرادیا
ہے انا للہ اسجگہ مردہ عام ہے صالح ہو یا فاسق کیونکہ حدیث عموماً آئی ہے شامل ہے ہر میت
کو خواہ قریب ہو یا غریب نیک ہو یا بد **حکایت** حسن بصری کہتے ہین ایک عورت کو
قبر مین عذاب ہوتا تہا سب لوگ خواب مین دیکہتے تہے پہر چند روز کے بعد دیکہا تو اوسکو
آرام مین پایا پوچہا اسکا سبب کیا ہے کہا مجہپر ایک شخص کا گزر ہوا تہا اوسنے فاتحہ اور
درود حضرت پر پڑہ کر مجکو بہیجی اس مقبرہ مین پانسو سا تہہ مُردے تہے جنکو عذاب ہوتا تہا
آواز آئی کہ عذاب کو انسے اوٹہالو برکت سے اس درود شریف کے مین کہتا ہون کہ وہ شخص
قاری کوئی مرد صالح ہونگے جنکی قرارت مقبول ہوئی ورنہ قلب غافل لاہی ساہی کی
قرارت کیا **حکایت** حارث بن منہال کہتے ہین ایکبار مین جبانہ یعنی عیدگاہ مین گیا
وہان محراب مین سو گیا وہان ایک قبر تہی مینے آواز سُنی کہ ایک لوہے کے ہتوڑے سے اوس
مردہ کو مار رہے ہین اور اوسکے گلے مین ایک زنجیر ہے اور اوسکا چہرہ سیاہ ہوگیا ہے
اور آنکہین نیلی پڑگئی ہین وہ کہتا ہے ہای مجہپر کیا بلا آئی اگر دنیا والے مجکو دیکہین تو

کوئی اوئمین ارد گرد گناہ کے نہ پہرے اور عصیان نکرے واللہ مجہسے مطالبہ لذات کاہوا اونہون
نے مجکو ہلاک کرڈالا مجہسے بازپرس خطاؤن کی ہوئی اونہون نے مجہے جلاڈالا کوئی ہے جو میرے
حال کی خبر میرے گہروالون کو دے حارث کہتے ہین مین نیند سے جاگ اوٹہا اور فزع
ورعب مین تہا مینے اوسکے گہروالون کو تلاش کیا تین لڑکیان پائین اونکو اوسکے حال
کی خبر دی اور اوسکے دوستون سے یہ ماجرا بیان کیا وہ سب اوسکی قبر پر آئے اور روئے
اور اللہ سے اوسکے لئے مغفرت چاہی بعد چند روز کے پہر مین اوس قبر کے متصل سویا
اوسکو اچہی ہئیت مین پایا اوسکے سر پر ایک تاج تہا جسکی چمک آنکہہ کو اوچکتی تہی اوسکے
پاؤن مین سونے کی دو نعلین تہی مجہسے کہا جزاک اللہ عنی خیرا تو نے میری بیٹیون
اور اصحاب کو خبر دی یہانتک کہ اونہون نے میرے لئے استغفار و دعا کی والحکایات
فی ذلک کثیرۃ مشہورۃ فی کتب الرقائق واللہ اعلم **ف** مردہ اوسی زمین مین
دفن ہوتا ہے جس مٹی سے کہ پیدا ہوا ہے ترمذی مین رفعاً مروی ہے اذا قضی اللہ
لعبد ان یموت بارض جعل لہ الیہا حاجۃ یعنی جب اللہ کسی بندہ کے حق
مین یہ حکم جاری کرتا ہے کہ وہ فلان زمین مین مرے تو اوسکو کوئی کام طرف اوس زمین
کے پیش آجاتا ہے پہر وہ اوسجگہ جاکر مرتا ہے

اذا ما حمام المرء کان ببلدۃ		دعتہ الیہا حاجۃ فیطیر	

دیلمی کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ ہر بچے کی ناف پر مٹی اوسکے گڑہے کی چہڑک دیتے ہین جب مرتا ہے
تو اوسی خاک کی طرف پہیر دیا جاتا ہے ابو حاتم نے کہا ہم ابوبکر و عمر کے لئے کوئی فضیلت مثل
اس فضیلت کے نہین پاتے کہ اونکی خاک طینت رسول خدا صلعم سے تہی محمد بن سیرین کہتے
ہین اگر مین حلف کرون تو سچا ہونگا نہ شاک کہ اللہ نے حضرت اور شیخین کو ایک ہی طینت

سے پیدا کیا تہا پہر اونکو اوسی طینت کی طرف پہیر دیا قرطبی کہتے ہین اسی طینت سے عیسی بن مریم علیہما السلام بہی پیدا ہوئے ہین اسلئے کہ حدیث مین آیا ہے کہ وہ آخر زمان مین اوترکر نزدیک قبر رسول خدا کے مدفون ہونگے انتہیٰ اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ قطعہ واحد زمین مین دفن ہوتے ہین وہ طینت مین بہی متحد ہوتے ہین وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء حکیم ترمذی کہتے ہین حضرت کا گذر مدینہ مین ایک قبر پر ہوا لوگ اوسکو کہود رہے تہے کہڑے ہوکر پوچہا یہ کسکی قبر ہے کہا ایک شخص کے حبشہ مین سے فرمایا لا الہ الا اللہ یہ اپنی زمین سے ادہر ہہکا گیا یہانتک کہ اوس زمین مین دفن ہوا جس سے وہ پیدا ہوا تہا ابن ماجہ کا لفظ رفعا یہ ہے جب اجل کسی بندے کی کسی زمین مین ہوتی ہے تو حاجت اوسکو باندہ کر اوسطرف لیجاتی ہے یہانتک کہ جب وہ اقصی اثر اپنے کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ اوسکو وفات دیتا ہے پہر جب اوسکو اوٹہائیگا تو دن قیامت کے زمین کہے گی ھذا ما استودعتنی یعنی یہ تیری امانت ہے اہل علم نے کہا ہے اسی جگہہ سے یہ بات مستحب ہے کہ آدمی جب سفر کرے تو مظالم سے باہر نکلے قرض وام ادا کردے نفع نقصان کی وصیت کرجائے اوسے کیا معلوم ہے کہ وہ پہر آئیگا یا نہین ہ

	ومن کانت منیتہ بارض		فلیس یموت فی ارض سواھا	

حکایت ایک شخص پاس سلیمان علیہ السلام کے آیا اور کہا اے نبی خدا مجہے زمین ہند مین کچہہ کام ہے ہوا کو حکم دو کہ وہ اسی دم مجہے وہان پہنچا دے سلیمان نے ملک الموت کو اپنے پاس بیٹہا ہوا متبسم دیکہا پوچہا تم کیون مسکراتے ہو تعجب سے کہا مجہے حکم ہے کہ مین اس ساعت کے بقیہ مین اس شخص کی روح کو ہند مین قبض کرون اور مین اسکو تمہارے پاس دیکہتا ہون ہوا نے اوسی دم اوسکو اوٹہاکر ہند مین پہنچا دیا وہان اوسکی روح قبض کیگئی

واللہ اعلم مین کہتا ہون ہم سب بہائی بہن مع والدہ متوطن شہر قنوج تہے ہمنے کبہی نام ونشان اس شہر کا جس جگہہ اب ہم ہین نہین سنا تہا لتقدیر الٰہی وحکم خداوندی کو دیکہنا چاہیے کہ بہائی کا انتقال زمین گجرات بلدہ بڑودہ مین ہوا مادر وخواہر نے کبہی سفر نکیا تہا اونکو موت اِسجگہ لے آئی انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما تدری نفس بای ارض تموت آدمی کہان پیدا ہوتا ہے اور کہان مرتا ہے دیکہئے اپنی موت کس جگہہ کی لکہی ہے دعا تو یہ ہے کہ احد الحرمین مین وفات ہووے

یارب این آرزوی من چہ خوش ست		تو بدین آرزو مرا برسان	

اللہم ارزقنا شہادۃ فی سبیلک واجعل موتنا فی بلد رسولک ف مسلم مین رفعاً آیا ہے کہ مردہ کے ساتہہ تین چیزین جاتی ہین دو پہر آتی ہین اور ایک رہجاتی ہے اہل ومال وعمل اہل ومال پہر آتا ہے عمل باقی رہجاتا ہے ابو نعیم نے کہا سات چیزین بعد موت کے جاری رہتی ہین اور وہ قبر مین ہوتا ہے ایک سکہانا علم کا دوسرے جاری کرنا نہر کا تیسرے کندہ کرنا چاہ کا چوتہی لگانا درخت کا پانچوین بنانا مسجد کا چہٹے وارث کرجانا مصحف کا ساتوین چہوڑ جانا ولد کا جو اوسکے لئے بعد اوسکی موت کے استغفار کرے دوسری روایت مین یون ہے او ولد صالح یدعو لہ مین کہتا ہون ان سات کے سوا منجملۂ باقیات صالحات کے آٹہوین چیز رباط فی سبیل اللہ ہے یعنی حفظ کرنا سرحد اسلام کا اعداء سے نوین چیز انتظار نماز کا ہے بعد نماز کے اِسکو بہی رباط کہتے ہین دسوین نکال جانا کوئی راہ اچہی جسپر لوگ چلتے رہین جیسے زندہ کرنا کسی سنت مردہ کا یا دور کرنا کسی بدعت سیئہ کا گیارہوین کہنا ان کلمات طیبات کا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ بارہوین بنا جانا مہمان سرا مسافرون کی کا واسطے

تیرہوین[۱۳] دینا صدقہ کا حالت صحت وحیات مین چودہوین[۱۴] بنا جانا پل کسی نالہ ندی وندیا کا
پندرہوین[۱۵] وقف کرجانا زمین یا باغ یا مکان یا مدرسہ یا خانقاہ وغیرہ کا یہ سب پندرہ چیزین
ہین جنکا اجر بعد مرنیکے ہمیشہ قیامت تک جاری رہتا ہے اور مردہ کو ثواب اونکا ملا کرتا ہے
مگر اس شرط سے کہ صاحب اِن اعمال کا انواع شرک سے بری ہو اعتقاداً وعملاً وقولاً وحالاً
دوسرے یہ کہ یہ کام خالصاً لوجہ اللہ ہون ناموری وشہرت کے لئے نہون اِسلئے کہ ریا ایک
جزو اعظم ہے شرک کا تیسرے یہ کہ مال حلال سے ہون نہ مال حرام وشبہ سے ورنہ پھر نیکی برباد
گناہ لازم ہوگا چوتھے یہ کہ موافق سنت صحیحہ کے ہون نہ ہیئت بدعت پر ثبوت ان باقیات
صالحات کا احادیث صحیحہ وحسنہ سے ہے جمعاً وفرادیٰ ابن ماجہ مین رفعاً آیا ہے مما یلحق
المومن من عملہ وحسناتہ صدقۃ اخرجہا من مالہ فی صحتہ قید صحت کی اسلئے
ہے کہ مرتے وقت تو ہر بخیل بھی کچھ نہ کچھ صدقہ دینے لگتا ہے جب زندگی سے ناامید
ہوگیا تو ثواب مال کا نکالنا کیا صحت مین دیتا تو باقیات مین ہوتا وباللہ التوفیق ولہذا دوسری
حدیث مین آیا ہے تتصدق وانت صحیح شحیح **ف** جب کوئی گھر والا اپنی میت
کی طرفسے صدقہ دیتا ہے تو فرشتہ اوس میت کو قبر مین خبر کردیتا ہے کہ تیرے گھر والون
نے تجکو ہدیہ بھیجا ہے وہ کہتا ہے جزی اللہ عنی اہلی خیرا اور اوسکی قبر مین نور وفسحت
دیجاتی ہے **حکایت** ایک شخص صالح رابعہ بصریہ کے لئے بہت دعا کیا کرتے تھے ایکبار
اونکو خواب مین دیکھا کہا تمہارا ہدیہ مجھے اطباق نور مین خوان پوش حریر سے چھپا کر پہنچتا ہے
گو کتنا ہی قلیل کیون نہو یہی حال دعاء مومنین کا واسطے اخوان مسلمین کے ہے کہ اوسنے
کہتے ہین ہذہ ہدیۃ فلان **قال تعالیٰ** والذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا
اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین

امنوا ربنا انک رؤف رحیم اس آیت سے باشارۃ النص ثابت ہوا کہ زندون کو چاہیے
کہ واسطے مردون کے دعا و استغفار کیا کرین اللھم اغفر لی ولوالدی ولمن توالد
وارحمھما کما ربیانی صغیرا ولجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات
الاحیاء منھم والاموات انک مجیب الدعوات **حکایت** بعض صالحین کا گزر
ایک بڑے مقبرہ پر ہوا انہون نے فاتحہ و قل ھو اللہ و معوذتین تین بار پڑہکر ثواب اوسکا
اونکو بخشا پھر اپنے جی مین کہا کہ ہر ایک کو حصہ اوسکا پہنچا یا نہین اونکو نیند آگئی ایک
نور دیکھا کہ آسمان سے اوترا اور زمین کو ڈہانپ لیا اور ایک ایک پارہ اوسکا ہر قبر کو پہنچا
اور ایک کہنے والے نے کہا ھذا ثواب قراءتک التی اھدیتھا الیھم وللہ الحمد
بہرحال اجر دعا و استغفار و صدقہ کا موتی کو بلاشک و شبہ پہنچتا ہے شیخ عز الدین بن
عبد السلام رح وصول ثواب کی اموات کو قائل نہ تہی بعد موت کے اونکو خواب مین دیکھکر
پوچھا کہا مینے اس مسئلہ سے رجوع کیا کیونکہ مین قبر مین ہون اور دیکھتا ہون کہ ثواب
قرارت قاری کا مردون کو برابر پہنچتا ہے واللہ اعلم **ف** ھول مطلع کا شدید ہوتا ہے
حدیث مین آیا ہے تم موت کی تمنا نکرو اسلئے کہ ہول مطلع کا شدید ہے عمر بن خطاب
کو جب زخمی کیا تو ایک شخص نے کہا مجھے امید ہے کہ تمہاری کہال کو آگ نہ چہوئے گی
عمر نے اوسکی طرف دیکہکر فرمایا ان من غررتموہ لمغرور یعنی جسکو تم دہوکے مین لو تو وہ
مغرور ہے یعنی فریب خوردہ واللہ اگر ساری دنیا میرے پاس ہو تو مین ہول مطلع کے
عوض مین دیدون انس بن مالک نے کہا ہے کہ دو راتین بہت سخت ہوتی ہین کہ اوس
جیسے خلایق نے نہین سنین ایک وہ رات جسمین مردہ اندر قبر کے رکہا جاتا ہے دوسرے
وہ رات جسکی صبح کو قیامت ہوگی نسأل اللہ تعالی من فضلہ ان یلطف بنا فی کل

شدۃ حتی نجا و زال الصراط ف قبر پہلی منزل ہے منازل آخرت سے ابن ماجہ مین آیا ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر کہڑے ہوتے اتنا روتے کہ داڑہی بہیگ جاتی اور لوگون نے کہا تم جنت و نار کو یاد کرتے ہو نہین روتے اور قبر کو دیکہکر رو دیتے ہو یعنی یہ کیا بات ہے کہا مینے حضرت کو سُنا فرماتے تہے ان القبر اول منزل من منازل الآخرۃ فان نجا منہ فما بعدہ الیسر منہ وان لم ینج منہ فما بعدہ شر منہ یعنی قبر پہلی منزل ہے آخرت کی اگر اس سے نجات ہو گئی تو پہر بعد اوسکے آسانی ہے اور اگر نہو ئی تو مابعد اور بہی بدتر ہے

فان تنج منہا تنج من ذی عظیمۃ		ولا فانی لا اخالک ناجیا	

ترمذی مین رفعاً آیا ہے کہ ما رایت منظراً قط الا والقبر افظع منہ یعنی ہر صورت خوفناک سے قبر زیادہ تر وحشت ناک ہے براء بن عازب کا لفظ یہ ہے کہ ہم ساتھ حضرت کے تہے آپ ایک کنارہ قبر پر بیٹہہ گئے خود روئے اور لوگون کو رلایا یہانتک کہ زمین تر ہو گئی پہر کہا یا اخوانی لمثل ہذا فاعدوا رواہ ابن ماجۃ اہل علم نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جسنے دفن کرنا نکالا غراب ہے جبکہ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تہا اور بعض نے کہا کہ قابیل کو دفن کرنا آتا تہا مگر اہانت کے لئے ہابیل کو دفن نکیا مین کہتا ہون کہ قول اول راجح اور مطابق ظاہر قرآن ہے بناء قبور مین مباہات کرنا اور گچ کرنا اور گنبد بنانا اور اوسکا پختہ کرنا اور آراستہ کرنا حرام ہے مردہ کو ان امور سے کچہہ نفع حاصل نہین ہوتا اوس کا نفع تو منحصر ہے اوسکے عمل صالح مین ہے

یا صاحب القبر المنقش سطحہ		ولعلہ من تحتہ مغلول	
از برون چون گور کافر پُر حلل		وز درون قہر خدای عز و جل	

اہل علم نے کہا ہی کہ تفاخر کرنا بناء قبور مین ساتھہ سنگ تراشیدہ کے فعل جاہلیت کا ہے وہ

لوگ یہ کام واسطے تعظیم اموات اپنی کے کرتے تھے اسی جگہہ سے یہ اشعار ہین ؎

اری اہل القصور اذا اُمیتوا	بنوا فوق المقابر بالصخور
ابوا الا مباہاۃ وفخرا	علی الفقراء حتی فی القبور
لعمرک لو کشفت الترب عنہم	لما عرف الغنی من الفقیر
ولا الجلد المباشر ثوب صوف	ولا الجسد المنعم بالحرایر
اذا اکل الثری ہذا وہذا	فما فضل الغنی علی الفقیر

ذکرہ الشعرانی رح مین کہتا ہون یہ بدعت عموم البلوی ہوگئی ہے میرے خیال مین اس کبیرہ نے سارے ملک عرب وعجم مین سرایت کرلی ہے حالانکہ حدیث صحیح مین اس بنا پر بڑی سخت وعید آئی ہے مگر لوگون نے نہ مانا اور علما نے خدا جانے کسلئے منع نکیا یا مجبوری سے سکوت اختیار کیا یہانتک کہ خود علما کے قبور پر بڑی بڑی عمارتین بنگئین اولیاء وسلاطین کے لئے مقابر عظیمہ طیار ہوگئے حضرت صلعم زندون کے لئے عمارت زائد پسند نہ فرماتے تہے اور ارشاد کیا ہے کہ ہر نفقہ کا اجر ملتا ہے مگر وہ نفقہ جو مٹی پانی مین ہو علی مرتضیٰ کا لفظ رفعًا یہ ہے اذا الیہ بارک للعبد فی مالہ جعلہ فی الماء والطین رواہ البیہقی فی شعب الایمان پہر مردون پر عمارت بنانا اور مال کثیر صرف کرنا یعنی جہ سیکڑون مسلمان نمازی غریب فاقہ کش مبتلای فقر ہر زمانہ مین موجود ہوتے ہین اگر وہ زر خطیر جو عمارت مقابر وجنابذ مین صرف ہوا اور ہوتا ہے اونپر صدقہ کیا جاتا تو منجملہ باقیات صالحات کے ٹہیرتا یہ لاکہون ہزارون روپے جو عمارت وآرائیش قبور مین صرف ہوگئے اور ہوتے رہتے ہین ایک ایک درہم ودینار ایک ایک داغ آتش جہنم کا ہوگا اگر مقبور نے وصیت نہی کردی ہے تو وہ بری ہے ورنہ بانی اور میت دونون اس معصیت مین برابر ہین اور اگر وصیت اس بنا کی اپنے

اولیار کو کی ہے تو پہر اس عصیان کی عظم کا کچہہ پوچہنا نہین کیونکہ یہ صریح شقاق ہے سات
رسول خدا صلعم کے کہ وہ تو نہی کر جائین اور لعنت فرمائین اور یہ جاہل بددین اس عصیان
کی وصیت کر جائے ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر
سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا کوئی احمق یہ نہ سمجہے
کہ حضرت کا بہی مقبرہ و گنبد موجود ہے اسلئے کہ حضرت کو عائشہ صدیقہ کے حجرہ مین دفن
کیا تہا صدہا سال تک کوئی گنبد وغیرہ نہ تہا اوسی حجرہ کی اصلاح واسطے حفظ کے کردیجاتی
تہی اب جو کوئی اوسکو گنبد کردے وہ جانئے اور اوسکا کام اللہ و رسول اوسکے فعل سے
بری ہین گنبد و مقبرہ کا کیا ذکر ہی یہان تو حدیث مین یہ آیا ہے کہ جب قبر کو اونچا پاؤ برابر
زمین کے کردو چنانچہ حضرت امیر نے ہر قبر پختہ و بلند کو برابر خاک کے کردیا تہا حضرت کی
قبر شریف ایک بالشت بلند تہی یہ فعل صحابہ کا تہا کچہہ حجت نہین ہے راجح یہی ہے کہ
ہر قبر برابر زمین کے ہو بالکل بلند نہو واسطے شناخت کے ایک پتہر جانب سر نصب کردیا
جائے اگر ضرورت سمجہی جائے والا قبور واسطے عبرت کے ہوتی ہین نہ واسطے نزہت کے
آجکل مقابر اولیار و علماء و سلاطین و روسار قابل سیر و تماشے کے بنائے جاتے ہین
طرح طرح کے میلے ٹہیلے ہر ایک کی قبر پر جمتے ہین یہ جگہہ تو سیرگاہ اور جای گلگشت خلائق
ہوئی یا محل عبرت و اعتبار و گریہ و زاری و خوف پروردگار یزید رقاشی سحر فرماتے تہے جسکا
گذر کسی قبر پر ہوا اور اوسنے عبرت نہ پکڑی تو سمجہو کہ وہ بہائم مین سے ہے اور خود وہ
جب کسی قبر کو دیکہتے مثل گاؤ کے چلاتے تہے

یکی بگور غریبان شہر سیری کن	ببین کہ نقش املہا چہ باطل افتادست

ف دفن ہونیکے لئے کوئی جگہہ پسند کرنا چاہیئے دار قطنی نے رفعا روایت کیا ہے کہ جسنے

زیارت کی میرے قبر کی یا میری تو مین اوسکے لئے شہید یا شفیع ہونگا اور جو کوئی مرا ایک حرم مین دو حرم مین سے اللہ اوسکو دن قیامت کے امن والون مین اوٹھائیگا اس حدیث سے فضیلت زیارت قبر مطہر منور نبوی صلعم کی ثابت ہوئی ہر مسلمان میت کی زیارت قبر کرنا سنت ہے ہر سنت ایک حسنہ ہے ہر حسنہ کا اجر دس گنا ہوتا ہے پھر حضرت کی زیارت کا خدا جانے کتنا اجر بیحساب ملیگا بلکہ چشم اہل بصائر مین جو عبرت آپکی زیارت سے حاصل ہوتی ہے وہ کسی اور کی زیارت قبر سے میسر آنا مشکل ہے یعنی جبکہ سید المرسلین خاتم النبیین امام المتقین شفیع المذنبین اس دار فانی مین باقی نرہے اور زیر زمین دفن ہوئے اور آپکی قبر ہر تکلف ورونق سے خالی ہے تو پھر کسی اور کامل کو عالم ہو یا عابد بادشاہ ہو یا وزیر کیا امید بقاء و تمنای عمارت قبر و نحوہا ہو سکتی ہے الغرض جسکو حاصل کرنا اس فضیلت زیارت مرقد منور مطہر کا منظور نظر ہو اوسکو چاہئے کہ بہ نیت مسجد نبوی جسمین حضرت کی قبر شریف واقع ہے قبل حج یا بعد حج یا بغیر کسی اور عزم وارادہ خاص کے سفر اختیار کرے اور مدینہ منورہ مین پہنچکر مشرف بہ زیارت ہو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے رسالہ منسک حج مین آداب زیارت نبوی کو بہت خوب موافق طریق ماثورہ کے ذکر کیا ہے حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے یہ دعا کی ہے اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد اللہ تعالیٰ نے حضرت کی یہ دعا قبول فرمائی جو پرستش وگور پرستی اولیا وصلحاء امت کی قبور پر ہوتی ہے قبر مطہر ابتک اون سب بدعات سے محفوظ ہے وللہ الحمد اگرچہ زمانہ حج مین جہال حجاج وعوام نافرجام وقت ادائے صلوٰۃ وسلام کے کمر خم کر لیتے ہین یا اور بعض امور منکرہ بجالاتے ہون فرحم اللہ من نہاھم عن ذالک **ف** ترمذی وغیرہ مین باسناد صحیح آیا ہے من استطاع ان یموت بالمدینۃ فلیمت بھا فانی اشفع لمن مات بھا مراد اس شفاعت سے یہ ہے کہ اول

اونہین لوگونکی شفاعت ہوگی جو ہمراہ ایمان کے مدینہ مین مرے اور گزرے ہین ورنہ یون تو حضرت
ساری امت کے شفیع ہین یہ شفاعت اوسیکے لئے ہوگی جسنے شرک نکیا ہوگا کیونکہ مشرک
قطعًا ہر مغفرت وشفاعت سے بنص کتاب وسنت محروم ومایوس ٹہیر چکا ہے عیاذًا باللہ عمر
رضی اللہ عنہ حصول شہادت وموت مدینہ کی دعا کیا کرتے تہے اللہ نے اونکی دعا قبول کی
شہید بہی ہوئے اور مدینہ مین بہی مرے سعد بن ابی وقاص وسعید بن زید نے اپنے یارون
سے عہد لیا تہا کہ جب ہم مرجائین تو ہمکو عقیق سے بقیع مین لیجانا بقیع قبرستان مدینہ منورہ ہے
وہان دفن کرنا اس روایت سے فی الجملہ جواز نقل میت کا ثابت ہوتا ہے قرطبی نے کہا یہ بات
اونہون نے بسبب معلوم ہونے کسی فضیلت کے کہی ہوگی اور اگر کچہہ بہی فضل اسمین نہو
مگر یہی مجاورت رسول خدا وہمسائگی شہداء وصلحاء تو کیا کم ہے بلکہ کافی وافی شافی ہے
حکایت ایک مرد مصر کا پاس کعب احبار کے آیا اوسنے کہا کچہہ تمہارا کام ہو تو کہو
کہا ہان اتنا کام ہے کہ سفح مقطم یعنی کوہ مصر کی کچہہ مٹی مجہے بہیجدینا اوسنے کہا یرحمک اللہ
اوس مٹی کو کیا کروگے کہا اپنی قبر مین رکہونگا اوسنے کہا تم مدینہ مین ہو اور فضیلت بقیع کی
معلوم ہے پہر ایسی بات کہتے ہو کہا مینے کتاب اول مین پایا ہے کہ وہ جگہہ مقدس ہے
قصیر سے یحموم تک قاموس مین کہا ہے کہ یحموم مصر کا پہاڑ ہے اہل علم نے کہا یہ عرضًا ہوا
اور طولًا جبل سے نہر نیل تک ہے اس بنیاد پر جتنا مصر سامنے واقع ہے وہ سفح مین داخل ہے
علما کہتے ہین انبیاء وصالحین جو دفن ہونا اپنا بقاع مبارکہ مین چاہتے تہے وہ طلب واسطے
زیادت کے اوس تقدیس پر تہی جو کہ اونکو اعمال صالحہ سے حاصل تہی ورنہ عصاۃ کو ارض مقدسہ
مقدس نہین کرتی ہے ابو الدرداء نے سلمان فارسی کو خط لکہا تہا ھلم یا اخی الی الارض
المقدسۃ فلعلک ان تدفن بہا سلمان رضی اللہ عنہ نے اونکو جواب لکہا اعلم یا اخی

ان الارض المقدسة لاتقدس احدا وانما یقدس کل انسان عملہ انتہی یعنے
زمین پاک کسی شخص کو پاک نہین کرتی ہے پاک کرنے والا ہر انسان کا اوسکا عمل ہے مالک
نے عروہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا مین نہین چاہتا کہ بقیع مین دفن ہون بلکہ
اور جگہہ دفن ہونا مجھے دوست تر ہے مجھے ڈر ہے کہ میرے سبب سے کسی آدمی کا استخوان ٹوٹے
یا مین کسی فاجر کا ہمسایہ ہون قرطبی کہتے ہین یہ بات ہر جگہہ یکسان ہے لوگ دفن مین
مزاحمت کرتے ہین اور مردی کو مردے پر دفن کرتے ہین اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ زمین
مقدس مین طالب دفن ہونا کچھہ مجمع علیہ نہین ہے بلکہ کبھی انسان دفن ہونا اپنا اپنی
جای فراش مین یا درمیان اپنے اخوان وجیران کے مستحسن جانتا ہے لکن نہ بسبب کسی
فضل ودرجہ کے واللہ اعلم **ف** میت کے لئے قوم صالحین کو اختیار کرے تاکہ اونکے ہمراہ
ہو علی رضی اللہ عنہ کہتے ہین حضرت نے ہمکو حکم دیا ہے کہ ہم اپنے مردون کو درمیان نیک قوم
کے دفن کرین کیونکہ مردہ ہمسایہ بد سے ایذا پاتا ہے جسطرح کہ زندہ پاتا ہے رواہ ابو سعید
المالینی وابو بکر الخراطی ابو نعیم کا لفظ رفعا یہ ہے کہ جنبوہ جار السوء یعنی بچاؤ
مردی کو ہمسایہ بد سے کہا ای رسول خدا کیا ہمسایہ نیک آخرت مین کچھہ نفع دیگا فرمایا
ہمسایہ دنیا مین نفع دیتا ہی کہا ہان فرمایا اسی طرح آخرت مین نفع دیگا اسی جگہہ سے علما نے
کہا ہے مردے کے لئے قبور صالحین واہل خیر کا قصد کرے تبرک کا بہم وتوسلا الی
اللہ بقربہم **حکایت** ایک عورت کو ایک شخص فاسق کے پڑوس مین دفن کر دیا تھا
وہ صالحات مین سے تھی اپنے گھر والون کے خواب مین آئی اور کہا کہ تم کو کوئی جگہہ نہ ملی
جہان تم مجکو دفن کرتے مگر یہی قرن جیر اوسکے گھر والون نے اوسکی قبر کو کھودا اور پوچھا کہ قرن
جیر سے کیا مراد ہے کہا شاید قبر فلان فاسق کی مراد ہے علماء نے کچھہ انکار اسپر نہ کیا

حکایت ایک اعرابی کو دفن کیا اوسکے بیٹے نے اوسکو خواب مین دیکھا کہا اللہ نے تیرے ساتھہ کیا کیا کہا اچھا کیا بجز اسکے کہ مجھے مقابل مین فلان کے دفن کردیا ہے وہ شخص فاسق تہا ہر ادنی امر سے جسپر اوسکو عذاب ہوتا ہے انواع عقوبات سے مجھے ڈر لگتا ہے نسال اللہ تعالی العافیۃ والموت علی التوحید مین کہتا ہون کہ ہمسائگی فاسق سے ضرور صالح کو قبر مین ایذا پہنچتی ہے جسطرح کہ دنیا مین بہی یہ تکلیف مشہود ہے یہ اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ صالح و فاسق برابر نہین ہوتے ہین ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلھم کالذین امنوا وعملوا الصالحات سواء محیاھم ومماتھم ساء ما یحکمون ف حدیث ترمذی مین رفعاً ذکر آیا ہے کہ قبر کلام کرتی ہے ہر مومن و فاجر سے مطابق اوسکے حال کے ظاہراً یہ کلام بزبان قال ہوتا ہے نہ بزبان حال اور آثار صحابہ مین بہی تکلم قبر کا ذکر آیا ہے یہ کلام اوسکا مردے سے بعد دفن کے ہوتا ہے ۵

	در پردۂ خاک نغمہ ہا ہست بسے		آنگہ شنوی کہ گوش بر خاک نہی

سفیان ثوری کہتے تہے جو شخص ذکر قبر کا بہت کیا کرتا ہے وہ قبر کو ایک چمن بہشت کے چمنون مین سے پائیگا اور جو شخص اوسکے ذکر سے غافل رہتا ہے وہ قبر کو ایک گڑہا دوزخ کے گڑہون مین سے پائیگا مقامات حریری مین کیا خوب فقرہ مناسب اِسجگہ کے لکہا ہے وفی العبر مقیلك فما قیلك والی اللہ مصیرك فمن نصیرك بعض زہاد سے کہا تہا ما ابلغ العظات جواب دیا کہ النظر الی الاموات سچ ہے کفی بالموت واعظا احمد بن حرب نے کہا جو شخص سونے کے لئے بچہونا آراستہ کرتا ہے زمین متعجب ہوکر اوس سے یہ بات کہتی ہے تو اپنے خواب دراز کو میرے اندر نہین سوچتا کہ میرے تیرے بیچ مین کوئی فرش نہوگا حکایت حسن بصری نے ایک جنازہ پر نماز پڑہی دفن مین حاضر رہے جب

قبرمین اوتارنے لگے ایک عورت نے چلاکر کہا اے قبروالو اگر تم جانو کہ تمہارے پاس کون آیا ہے تو تم اوسکی عزت وآبرو کرو قبر کے اندر سے کسینے کہا کہ واللہ یہ ہمارے پاس پہاڑون کے برابر گناہ لیکر آیا ہے اور زمین کو حکم ہوا ہے کہ وہ اسکو کہا کر مٹی کردے اور دو فرشتے اسکو اوٹھا بٹھا کر اس سے سوال کرینگے کہ تیرے ہاتھون نے کیا پکڑا تھا اور تیرے قدم کدھر چلے تھے اور زبان نے کیا بات کی تھی اور جوارح وارکان نے کیا کیا کام کئے تھے حسن تو بیہوش ہوکر گر پڑے اور مردہ نے نعش پر اضطراب کیا قال تعالیٰ ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا ہ

اما واللہ لو علم الانام	لما خلقوا لما غفلوا وناموا
لقد خلقوا لیوم لو رأته	عیون قلوبہم ساحوا وھاموا
ممات ثم نشر ثم حشر	وتوبیخ واھوال عظام
لیوم الحشر قد علمت اناس	فصلوا من مخافتہ وصاموا
ونحن اذا امرنا او نہینا	کاھل الکھف ایقاظ نیام

فاستیقظوا رحمکم اللہ من ہذہ الرقدۃ واعدوا لہا الاعمال الصالحۃ مع اعتماد علی عفو اللہ ولا تتمنوا منازل الابرار واحدکم مقیم علی الاوزار قال تعالیٰ ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلہم کالذین آمنوا وعملوا الصالحات سواء محیاھم ومماتہم ساء ما یحکمون وانشد و اہ

تزود من حیاتک للمعاد	وقم للہ واعمل خیر زاد
ولا تطلب من الدنیا کثیرا	فان المال یجمع للنعاد
اترضی ان تکون رفیق قوم	لہم زاد وانت بغیر زاد وقال آخر

الموت بحر موجه طافح ماینفع الانسان فی قبره	۵	یغرق فیه الرجل السابح الا التقی والعمل الصالح

ف ضغطہ قبر کا حق ہے اگرچہ میت مرد صالح ہو نسائی مین آیا ہے کہ سعد بن معاذ کے لئے عرش ہل گیا دروازے آسمان کے کھل گئے ستر ہزار فرشتے اونکے جنازے پر حاضر ہوئے معاذ زمین نے اونکو دبوچا پہر کشادگی پائی عائشہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا قبر کے لئے ضغطہ ہے اگر کوئی اوس سے نجات پاتا تو سعد بن معاذ پاتا لکن روایت ابو نعیم مین رفعاً آیا ہے کہ ماعفی لاحد عن ضغطۃ القبر الا فاطمۃ بنت اسد الحدیث اور حدیث یزید بن عبد اللہ مین فرمایا ہے جسنے اپنی بیماری مین قل ہو اللہ پڑہی پہر مرگیا تو اوسپر قبر تنگ نہین کیجاتی اور وہ ضغطہ قبر سے امن مین رہتا ہے فرشتے اوسکو دن قیامت کے اپنے کفدست پر اوٹہاکر صراط کے پلے پار جنت مین داخل کردینگے دوسری روایت مین سو بار پڑہنا آیا ہے **حکایت** عمران بن حصین نے کہا حضرت نے فرمایا ہے ان المیت لیعذب ببکاء الحی علیہ یعنی زندے کے رونیسے مردہ کو عذاب ہوتا ہے ایک مرد نے کہا ایک شخص خراسان مین مرا ہے اور اوسپر اسجگہ نوحہ کیا گیا تو پہر اوسکو عذاب کسطرح ہوگا عمران نے کہا رسول خدا سچے ہین اور تو جہوٹا ہے علماء کہتے ہین کہ یہ عذاب اوسی وقت ہوتا ہے کہ مردہ وصیت نوحہ کی کرگیا ہو یا راضی ببکاء ہو اور بعض نے کہا کہ بے وصیت بہی معذب ہوتا ہے لکن اول راجح ہے بدلیل کریمہ ولا تزر وازرۃ وزر اخری وبحدیث لایجنی جان الا علی نفسہ نسأل اللہ تعالی ان یحفظنا من عذاب القبر **ف** سفیان ثوری کہتے ہین مردے سے جب یہ سوال کیا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے تو شیطان متمثل ہوکر آتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ مین تیرا رب ہون انتہے علماء نے کہا ہے اسی جگہہ سے یہ بات ہے کہ جب

لوگ لحد کو برابر کرنے لگتے تو حضرت یہ دعا کرتے اللہم اجرہ من الشیطان ومن عذاب القبر وثبت عند المسئلۃ منطقہ وافتح ابواب السماء لروحہ سو اگر شیطان وہان نہ آتا تو حضرت یہ دعا واسطے میت کے کیون کرتے نسأل اللہ ان یجیرنا من تعرض الشیطان بعض احادیث مین آیا ہے کہ بعد دفن کے قدرے قلیل ٹہیر کر واسطے میت کے دعاء تثبیت کرے عمرو بن عاص نے وقت حضور وفات کے کہا تہا کہ تم مجکو دفن کر کے مٹی ڈالکر گرد میری قبر کے اتنا ٹہیرنا جتنی دیر مین اونٹ کو نحر کر کے اوسکا گوشت تقسیم کرتے ہین مین تمہارے ساتہہ مستانس ہونگا اور دیکہون کہ مین اپنے رب کے قاصد کو کیا جواب دیتا ہون رواہ مسلم حافظ ابو نعیم نے کہا ہے کہ داعی رو بقبلہ ہو کر بعد دفن کے دعا کرے حکیم ترمذی نے اسکو مستحب ٹہیرایا ہے مثلاً یہ دعا کرے اللہم ھذا عبدک وانت اعلم بہ منا ولا نعلم بہ الا خیرا وقد اجلستہ لتسألہ فنسألک اللہم ان تثبتہ بالقول الثابت فی الآخرۃ کما اثبتہ فی الدنیا اللہم ارحمہ والحقہ بنبیہ محمد صلعم ولا تضلنا بعدہ ولا تحرمنا اجرہ **ف** مردہ کو بعد موت کے تلقین شہادت اخلاص کی قبر مین کرنا بعض روایات مین آیا ہے اگرچہ قوی نہین ہے یعنی یون کہے کہ یاد کر تو وہ شہادت کہ جسپر تو دنیا سے نکلا ہے لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وانک رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلعم نبیا وبالقرآن اماما وان الساعۃ آتیۃ لاریب فیہا وان اللہ یبعث من فی القبور کیونکہ وہ وقت سوال منکر ونکیر کا ہوتا ہے **حکایت** شیبہ بن ابی شیبہ کو اونکی مان نے وصیت کی تہی کہ بعد دفن کے ٹہیر کر یہ کہیو اے مان شیبہ کی کہہ لا الہ الا اللہ چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا تہا رات کو خواب مین دیکہا وہ کہتی ہین اے بیٹے مین قریب ہلاک کے تہی اگر تو خبر میری سا

لا الہ الا اللہ کی نہ لیتا اسلئے جو شخص دفن مین کسی برادر مسلمان کے حاضر ہو تو بعد برابر کرنے مٹی کے اوس سے یون کہدے کہ ای فلان بن فلان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ کہہ یا یون کہے کہ اللہ ربی والاسلام دینی ومحمد صلعم رسولی کتا مین کہتا ہون رواج اس تلقین کا اکثر بلاد مین اسی لئے نہین ہے کہ ثبوت اسکا احادیث مرفوعہ صحیحہ سے جیسا کہ چاہئے نہین ہوا اور سیرت صحابہ وتابعین وتبع تابعین سے بہی پایا نہین گیا غایت یہ ہے کہ یہ فعل جائز ہو ولہذا بعض نے اسکو بدعت بہی کہا ہے واللہ اعلم **ف** آدمی میت کو بعد چندے بہول جاتا ہے حسن بصری کہتے تہے غفلت واجل دو بڑی نعمتین اللہ کی ہین ابن آدم پر اگر یہ نہوتین تو مسلمان راہ مین نہ چلتے سارے اسباب معطل ہو جاتے امر معاش مین ایک ضرر عظیم آلگتا مطرف بن عبداللہ نے کہا ہے لو علمت وقت اجلی لخشیت علی ذہاب عقلی ولکن اللہ مَنّ علی عبادہ بالغفلۃ عن الموت فی بعض الاوقات لیہنئوا بالعیش ولولا ذلک ماتہنئوا بہ ولا قامت بینہم اسواقہم یعنی اگر مجہے وقت اپنی موت کا معلوم ہو جائے تو مجہے ڈر ہے کہ کہین میری عقل جاتی نہ رہے اللہ کا احسان ہے بندون پر کہ بعض وقت موت سے غفلت ہو جاتی ہے تاکہ زیست گوارا ہو اگر یہ بات نہوتی تو کوئی زیست نکرتا نہ بازار قائم ہوتے **ف** عطاء خراسانی کہتے ہین سب سے زیادہ رحم اللہ کو بندہ پر اوس دم ہوتا ہے کہ وہ قبر مین جاتا ہے اور اہل وہمسایہ وشناسا لوگ اوس سے جدا ہو جاتے ہین

قافلہ شد وا بیکسئ ما بہین		ای کس ما بیکسئ ما بہین	

حکایت ابو امامہ باہلی کا ایک ہمسایہ شام مین تہا اوسکا ایک بہتیجا مسرف علی النفس تہا وہ مرنے لگا اوسکے چچا نے کہا کیا مین تجہکو فلان فلان کام سے منع نہین کرتا تہا تو نے میری

نصیحت نہ سُنی اوسنے کہا ای چچا اگر اللہ مجکو حوالے میری مان کے کردے تو وہ میرے ساتھہ کیا کریگی کہا ابہی تجھے جنت مین داخل کریگی اوسنے کہا اللہ تعالی ارحم بی من امّی جب اوسکو دفن کیا چچا قبر مین اوترا اور ایک چیخ ماری پوچہا تو کہا کہ مینے قبر کو نور سے بہرا ہوا اور نہایت کشادہ پایا مین کہتا ہون وجہ اسکی یہی تہی کہ اوسکو مرتے دم کمال حسن ظن ساتھہ اللہ کے حاصل ہوگیا تھا اور اسی ظن حسن پر اوسکا دم نکلا وقد قال تعالی انا عند ظن عبدی بی فلیظن بی ما شاء ۵

دارم گنہے ز قطرہ باران بیش	ناگاہ ندا شد کہ بترس ای درویش
وز شرم گنہ فگندہ ام سر در پیش	مادر خور خود کنیم تو در خور خویش

باب قبر مین دو فرشتے آکر سوال کرتی ہین عذاب قبر اور اوسی پناہ مانگنا چاہیے

انس نے رفعاً کہا ہے کہ بندہ جب قبر مین رکہا جاتا ہے اور اوسکے ساتھی پہر کر جاتے ہین تو وہ آواز اونکے پاپوش کی سنتا ہے دو فرشتے آکر اوسکو اوٹھا بٹھاتے ہین اور کہتے ہین کہ تو اس مرد کے حق مین کیا کہتا تہا مراد رسول خدا صلعم ہین مومن کہتا ہے اشہد انہ عبد اللہ ورسولہ اوس سے کہتے ہین تو اپنی جگہہ آگ مین دیکہہ اللہ نے تجکو اوسکے بدل مین یہ جگہہ جنت کی دی ہے وہ اون دونون جگہون کو جمیعاً دیکہتا ہے اور منافق و کافر سے جب یہ بات کہی جاتی ہے کہ تو حق مین اس مرد کے کیا کہتا تہا تو وہ کہتا ہے کہ مین نہین جانتا مین بہی اوسی طرح کہتا تہا جسطرح لوگ کہتے تہے تب اوس سے کہا جاتا ہے لادریت ولاتلیت یعنی تو نے نہ کچہہ جانا اور نہ کتاب پڑہی پہر اوسکو ایک آلۂ آہن سے مارتے ہین اوسکی چیخ ہر پاس والا سنتا ہے مگر جن و انس رواہ البخاری قرطبی کہتے ہین بعض لوگون کی

زبان وقت مسئلہ کے لڑکہڑانے لگتی ہے جبکہ اوسکے عقیدہ مین دربارۂ حق سبحانہ وتعالی
کچھہ مخالفت ہوتی ہے تب اوسکو قدرت ربی اللہ کہنے پر نہین ہوتی وہ کچھہ اور ہی الفاظ
کہنے لگتا ہے پھر اوسکو ایسا مارتے ہین جسکے سبب سے ساری قبر آگ سے بہڑک اوٹہتی
ہے پھر چند روز تہم جاتی ہے پھر بہڑکتی ہے جب تک دنیا باقی ہے یہی دستور رہتا ہے
اور بعضا شخص الاسلام دینی نہین کہہ سکتا بسبب شک یا کسی اور فتنہ کے جو وقت
موت کے اوسکو عارض ہوا تہا اوسپر بہی ویسی ہی مار پڑتی ہے جس سے ساری قبر آگ
ہو جاتی ہے مثل شخص اول کے اور کوئی آدمی القرآن امامی نہین کہہ سکتا اسلئے کہ
وہ تلاوت تو کرتا تہا مگر نصیحت نہین پکڑتا اور نہ اوسکے امر ونہی پر چلتا اوسکے ساتھہ بہی
مثل ہر دو مرد اول کے کارروائی کرتے ہین اور کسیکا عمل سگ بچہ ہو جاتا ہے اوسکو بقدر
جرم ساتھہ اوسکے عذاب کرتے ہین اور کسی کا عمل خوک بچہ ہو جاتا ہے اور کوئی شخص
نبیی محمد نہین کہہ سکتا اسلئے کہ وہ فراموشکار سنت تہا اور کسی کو الکعبۃ قبلتی کا کہنا
مشکل پڑتا ہے اسلئے کہ وہ تحری قبلہ مین کوشش نکرتا تہا یا اوسکے وضو مین فساد ہوتا یا
نماز مین التفات کرتا تہا یا رکوع وسجدہ بخوبی بجا نہ لاتا ونحو ذلک اور بعض آدمی پر ابراہیم
الخلیل ابی کا کہنا دشوار ہوتا ہے اسلئے کہ اوسنے بعض کفار سے سُنا تہا کہ ابراہیم یہودی
یا نصرانی تہے اور یہ قول اللہ کا بہول گیا تہا کہ وہ حنیف مسلم تہے اسکی سزا بہی وہی ہوگی
جو شخص اول کی ہے اور فاجر جواب مین لاادری کہتا ہے وہ کہتے ہین لادریت ولاعرفت
یعنی تو نے نہ کچھہ جانا اور نہ پہچانا پھر مقامع حدید سے ایسا مارتے ہین کہ وہ زمین مین
گہستا چلا جاتا ہے الغرض لوگ سوال مین مختلف ہوتے ہین کسی سے کسی بات کا
سوال ہوتا ہے اور کسی سے کسی امر کا اسی طرح احوال اونکا عذاب مین بہی مختلف ہوگا

کسی کا عمل کُتا بنکر تا قیام ساعت نوچیگا یہ خوارج ہونگے اور کسی کا عمل سُوَر بنکر عذاب دیگا یہ
شک کرنیوالے ہونگے علما نے کہا ہے اصل یہ ہے کہ جس چیز سے جو شخص دنیا مین ڈرتا تھا
قبر مین اوسی صورت کا عذاب اوسکو ہوگا کوئی شخص کُتّے سے زیادہ ڈرتا ہے اور کوئی شیر
سے اور کوئی کسی اور شئ سے غرضکہ جزا جنس عمل سے ہوگی نسأل اللہ العافیۃ دربارۂ
عذاب قبر و ہول برزخ حدیث طویل براء بن عازب باسناد صحیح نزدیک امام احمد کے آئی ہے
مشکوٰۃ شریف اور تذکرۂ قرطبی و مختصر تذکرہ اور ترغیب و ترہیب منذری وغیرہ کتب مین
مروی ہے اوسمین ذکر موت مومن و فاجر کا رفعًا آیا ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ حضرت نے
ایک قبر پر تین بار اعوذ باللہ من عذاب القبر کہکر فرمایا کہ بندۂ مومن جب متوجہ آخرت
اور دنیا سے منقطع ہونے کو ہوتا ہے تو ملک الموت اگر پاس اوسکے سر کے بیٹھتا ہے اور
کہتا ہے نکل اے نفس مطمئن طرف مغفرت و رضوان خدا کے وہ نفس مثل قطرہ کے مشک سے
بہہ نکلتا ہے پہر آسمان سے سفید منہہ کے فرشتے اوترتے ہین گویا اونکے چہرے سورج ہین اونکے
ہمراہ کفن و حنوط جنت کا ہوتا ہے وہ اوس سے مدّ بصر پر بیٹھتے ہین جب ملک الموت روح قبض کر لیتا
ہے تو وہ طرفۃ العین روح کو اوسکے ہاتھ مین نہین چھوڑتے قال تعالیٰ توفتہ رسلنا
وھم لا یفرطون اوسکی جان ایسی نکلتی ہے جیسے کوئی بڑی اچھی خوشبو ہو پہر فرشتے اوسکو
لیکر اوپر چڑہتے ہین درمیان زمین و آسمان کے ایک لشکر پر آتے ہین وہ لشکر کہتا ہے یہ کیسی
روح ہے وہ کہتے ہین فلان شخص کی روح ہے بہتر سے بہتر نام اوسکا لیتے ہین یہانتک کہ
آسمان دنیا کے دروازون پر پہنچ کر دروازہ کھلواتے ہین ہر آسمان کے مقرب فرشتے ہمراہ
ہو جاتے ہین ساتوین آسمان تک جاکر تھمتے ہین حکم ہوتا ہے کہ اسکے لئے علیین مین کتاب
لکھو وما ادراک ما علیون کتاب مرقوم یشھدہ المقربون چنانچہ اوسکی کتاب

علیین مین لکہی جاتی ہے پہر حکم ہوتا ہے کہ اسکو طرف زمین کے پہیر دو کیونکہ مینے اونسے وعدہ
کیا ہے منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخری وہ روح زمین مین پہر
آتی ہے تب دو فرشتے سخت جہڑکنے والے آکر اوسکو جہڑکتے اور اوٹہا بٹہا لیتے ہین اور کہتے
ہین من ربک ومادینک وہ کہتا ہے ربی اللہ ودینی الاسلام وہ کہتے ہین تو اس
شخص کے حق مین جو تم مین بہیجا گیا تہا کیا کہتا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ
کے رسول ہین یہ کہتے ہین کہ تونے کیونکر جانا وہ کہتا ہے کہ وہ ہمارے پاس طرف سے
ہمارے رب کے بینات لائے یعنی کہلی ہوئی نشانیان اور حجتین مینے اونکو مانا اون کی
تصدیق کی **وذلک قولہ تعالی** یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ
الدنیا وفی الاخرۃ پہر ایک پکارنیوالا آسمان سے پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا
اوسکو جنت کا لباس پہناؤ اور اوسکو اوسکی منزل دکہادو چنانچہ مد بصر تک قبر اوسکی کشادہ
کردیجاتی ہے پہر عمل اوسکا شکل مین ایک مرد خوبصورت خوشبودار خوش جامے کی ہوکر
اوس سے یہ کہتا ہے تجہے بشارت ہو اوسکی جو اللہ نے تیرے لئے طیار کر رکہا ہے تو فرد وہ
سُن رضوان خدا وجنات نعیم مقیم کا وہ کہتا ہے تجہے بہی اللہ بشارت خیر کی دے تو کون
شخص ہے کہ تیری صورت یہ خیر لائے وہ کہتا ہے کہ یہ وہ دن ہے جسکا وعدہ تجہسے تہا
اور مین تیرا عمل صالح ہون واللہ مجہے تیرا حال یہی معلوم ہے کہ تو طاعت خدا مین جلد باز
تہا معصیت خدا مین دیر کرتا تہا فجزاک اللہ خیرا وہ کہتا ہے ای رب قیامت قائم
کرکہ مین پاس اپنے اہل ومال کے جاؤن پہر فرمایا کہ اگر فاجر ہوتا ہے اور طرف دنیا کے
متوجہ اور آخرت سے منقطع ہے تو یہی ملک الموت آکر پاس اوسکے سر کے بیٹہتا ہے اور
کہتا ہے نکل اے نفس خبیث نکل ساتہ خفگی وغصہ خدا کے پہر کالے مُنہہ کے فرشتے آگ

کانٹا لیکر نازل ہوتے ہین جب ملک الموت روح قبض کر چکتا ہے تو یہ اوٹھکر جھٹ پٹ اوسکے
ہاتھہ سے لے لیتے ہین ایک پلک مارنے برابر نہین چھوڑتے جان اوسکے تن مین پراگندہ
ہو جاتی ہے یعنی نکلنا نہین چاہتی مگر ملک الموت اوسکو نکالتا ہے سارے رگ پٹھے
پارہ پارہ ہو جاتے ہین جیسے سیخ گرم صوف تر سے نکالی جائے وہ فرشتے اوسکو ہاتھہ سے
ملک الموت کے لے لیتے ہین یہ جان اسطرح نکلتی ہے جیسے کوئی مردار سخت بدبودار ہو پھر
گذر اوسکا جس کسی لشکر پر درمیان آسمان و زمین کے ہوتا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ یہ کیسی
ناپاک روح ہے وہ کہتے ہین یہ فلان ہے بُرا سا بُرا نام اوسکا لیکر یہانتک کہ آسمان دنیا
تک پہنچتے ہین دروازہ کھلواتے ہین وہانکے فرشتے کہتے ہین کہ اسکو طرف زمین کے پھیر دو
مینے انسے وعدہ کیا ہے کہ اسی زمین سے اونکو پیدا کرونگا اور اوسی مین پھیر دونگا
پھر اوسی سے نکالونگا چنانچہ آسمان سے اوسکو پھینک دیتے ہین پھر حضرت نے یہ آیت
پڑھی ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تھوی بہ الریح فی مکان
سحیق وہ روح زمین مین پھر کر عود کرتی ہے دو فرشتے سخت جھڑکنے والے آکر اور گھڑک
کر اوسے بٹھا لیتے ہین اور کہتے ہین تیرا رب تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے مین کچھہ نہین جانتا
وہ کہتے ہین یہ مرد جو تم مین بھیجا گیا تھا تو اسکے حق مین کیا کہتا ہے وہ نام حضرت کا نہین
سمجھہ سکتا کہتے ہین محمد وہ کہتا ہے مین نہین جانتا مینے لوگون کو سنا کچھہ کہتے تھے مین بھی
وہی کہتا تھا اوس سے کہا جاتا ہے لا دریت یعنی تو نے کچھہ نہ جانا پھر قبر اوسپر تنگ ہو جاتی
ہے یہانتک کہ پسلیان درہم برہم ہو جاتی ہین اور عمل اوسکا شکل مین ایک مرد بدصورت
بدبودار بدلباس کے متمثل ہوکر آتا ہے اور کہتا ہے تجھے مژدہ ہو خدا کے عذاب و سخط کا
وہ کہتا ہے تو کون ہے کہ تیری صورت یہ شر لائے وہ کہتا ہے کہ مین تیرا عمل خبیث ہون

واللہ مینے تیرا حال یہی جانا تھا کہ تو طاعت خدا مین دیر کار اور طرف معصیت خدا کے شتاب کار تھا پھر اوسپر ایک گونگا بہرا فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جسکے ہاتھ مین ایک مرزبہ ہوتا ہے کہ اگر پہاڑ کو مارے تو وہ خاک ہو جائے اوس سے وہ اوس فاجر کو مارتا ہے ساری خلائق سنتی ہے بجز ثقلین کے پہر دوبارہ عود روح کا ہوتا ہے اور مار پڑتی ہے روایت ابوداؤد طیالسی مین اتنا اور آیا ہے کہ یہ بات بہی کہی جاتی ہے کہ بچھاؤ اسکے لئے دو تختیان آگ کی اور کھولدو ایک دروازہ طرف آگ کے روایت مشکوٰۃ مین بعض الفاظ کی کم و بیشی ہے مگر حاصل ایک ہے **ف** عذاب و نعیم قبر حق ہے احادیث صحیحہ مین صراحت اسکی آئی ہے لکن اللہ تعالیٰ نے جن و انس کے آنکھہ کان کو اوسکی رویت سے بسبب حکمت الٰہیہ کے روک رکھا ہے شک کرنے والا اسمین ملحد ہے احوال اہل مقابر برخلاف احوال اہل دنیا کے ہوتا ہے اسلئے احوال برزخ و احوال آخرت کا قیاس احوال دنیا پر نہین ہو سکتا اگر صادق مصدوق ہمکو اسکی خبر نہ دیتے تو ہم کچھہ بہی عارف احوال اہل قبور کے نہو لیتے نہ منعم کو پہچانتے نہ معذب کو اہل کشف کا اس بات پر اجماع ہے کہ میت ضغطہ قبر و اختلاف اضلاع کا احساس کرتا ہے گو پیٹ مین درندے یا پرندے کے ہو یا آگ مین جلگیا ہو یا ہوا مین اوڑگیا یا دریا مین ڈوب گیا ہر ذرہ احساس الم کا کرتا ہے گو متفرق ہو **ف** اہل علم کہتے ہین طفل ضغطہ و عذاب قبر مین مثل بالغ کے ہے کیونکہ مقتضای ظواہر احادیث یہی ہے ولہذا صحابہ جب نماز جنازہ کی کسی طفل پر پڑہتے تو اللہ سے اوسکے لئے دعا کرتے کہ اللھم اعذہ من عذاب القبر ان فرشتون کا نام منکر نکیر اسلئے ہوا ہے کہ انکی خلقت ساری جہان سے الگ ہے یہ نہ بصورت انسان ہین اور نہ بشکل ملائکہ اور نہ بصورت بہائم اور نہ بشکل ہوام بلکہ خلق بدیع ہین کوئی دیکھنے والا اونکے ساتھہ مانوس نہین ہوتا ہر انسان

کے پاس اوسکے علم وعمل وعقیدہ کے موافق شکل مین آتی ہین پھر جسکے اعمال صالح ہوتے ہین اوسکے
قبر زیادہ کشادہ ہوتی ہے تفاوت سعت قبور کا بموجب اعمال کے ہوتا ہے ولہذا کسی جگہہ ستر گز
آیا ہے اور کہین ستر در ستر ہان کافر کی قبر ایک ہی حالت پر رہتی ہے تنگ و تاریک اوسمین کشادگی
نہین ہوتی نسأل اللہ العافیۃ **ف** ابو سعید خدری وابن مسعود نے کہا ہے کہ مراد
فان لہ معیشۃ ضنکا سے عذاب قبر ہے علی مرتضےٰ نے کہا ہے لوگ عذاب
قبر مین شک کرتے تھے یہان تک کہ سورۂ الھاکم التکاثر اوتری تعلمون
اول اشارہ ہے طرف عذاب قبر کے تعلمون ثانی اشارہ ہے طرف عذاب آخرت کے
اہل علم نے کہا ہے کہ احوال عصاۃ کا عذاب قبر مین باختلاف قلت وکثرت معاصی وانواع
ذنوب قالبی وقلبی کے مختلف ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے کہ اکثر سبب اس عذاب کا عدم تنزہ ہے
بول ونمیمہ سے رواہ الشیخان اس سے ثابت ہوا کہ پاک رہنا بول سے واجب ہے کیونکہ
عذاب نہین ہوتا ہے مگر ترک واجب پر اسی طرح حکم دور کرنے جمیع نجاسات کا ہے قیاساً
علی البول امام مالک نے کہا ہے جسنے بول سے استبرا نکیا اور نماز پڑہی اوسنے بے وضو نماز
پڑہی حدیث معراج مین ذکر انواع عذاب کا انواع معاصی پر آیا ہے کسی کو دیکھا کہ اوسکا سر
پتھرون سے کچلتے ہین یہ وہ لوگ تھے جو نماز سے سر گرانی کرتے کسی کو دیکھا ضریع وزقوم
کے کہانے کو جہنم مین بہیجے جاتے ہین یہ وہ تھے جو مال کی زکوٰۃ نہ دیتے کسی کو دیکھا کہ
اوسکے سامنے پکا کچا گوشت رکہا ہے وہ اچھا گوشت چہوڑ کر ناپاک گوشت کہاتا ہے یہ
وہ تھے جو حلال جورو کے ہوتے ہوئے زنا کرتے تھے کسی کو دیکھا کہ مقراض نار سے اونکے
لب کترے جاتے ہین یہ خطبا فتنہ تھے کسی کے پیٹ کو ایک گھر کی برابر دیکھا لوگ اوسکو
پامال کرتے ہین وہ اوٹھنا چاہتا ہے مگر کھڑا نہین ہوسکتا یہ سود خوار لوگ تھے کسی کو

دیکھا کہ اونکے منھہ مین تپھر کا لقمہ دیا جاتا ہے وہ اسفل سے نکل جاتا ہے یہ وہ تھے جو یتیمون
کا مال کہاتے تھے پھر کچھہ عورتون کو دیکھا کہ چھاتی کے بل لٹک رہی ہین اور چیخین مارتی
ہین یہ حرامکار عورتین تھین کسیکو دیکھا کہ اونکا گوشت کاٹ کر خود اونکو کھلایا جاتا ہے یہ
ہماز لماز لوگ تھے کسی کو دیکھا کہ اونکے ناخن تانبے کے ہین وہ اپنے منھہ نوچتے کھسوٹتے
ہین یہ وہ تھے جو لوگونکی آبروریزی کرتے یہ مضمون کئی حدیثون سے لیا گیا ہے تفصیل
اس اجمال کی اصل احادیث مین ہے **ف** موسن کو اوسکی قبر مین مژدہ سناتے ہین کعب احبار
کہتے تھے فرشتے عذاب کی طرفسے سر وقدم وغیرہ جوانب سے آتے ہین اونکو اعمال صالحہ جیسے
نماز روزہ حج وجہاد وصدقہ روکتے ہین اور کہتے ہین تمکو اس طرفسے رستہ نہین ملیگا تب فرشتہ
کہتا ہے نم ھنیئًا طبت حیا ومیتا قرطبی نے کہا ہے کہ یہ اوس شخص کے لئے ہے جو اپنے
اعمال مین مخلص اور اپنے قول وفعل مین واسطے اللہ کے صادق اور نیت مین محسن ہو ایسے
ہی شخص کے اعمال اوسکے لئے حجت ہونگے رہے ہمسے گناہگار خطاوار سو کبھی یہ سارے
امور بطور ریا وسمعہ کرتے ہین وہ اعمال کسی شئے کو عذاب سے دور نکرینگے نسأل اللہ العافیۃ
حدیث مین فرمایا ہے کہ مجھے وحی آئی ہے کہ تم قبور مین امتحان کئے جاتے ہو فتنہ مین پڑتے
ہو پاس ایک تمہارے کے آکر کہا جاتا ہے کہ ما علمك بهذا الرجل موسن کہتا ہے هو
محمد رسول اللہ جاءنا بالبینات والهدی فاجبنا واطعنا تین بار اسی طرح ہوتا ہے
پھر اوس سے کہا جاتا ہے قد علمنا انك تؤمن به نم صالحا منافق یا مرتاب یون کہتا ہے
لا ادری سمعت الناس یقولون شیئًا فقلته مین نہین جانتا لوگ کچھہ کہتے تھے
وہی بات مینے بھی کہی رواہ مسلم والاحادیث فی ذلك کثیرۃ نسأل اللہ العافیۃ
ف بہائم عذاب قبر کو سنتے ہین اور مردے سے جو بات کہی جاتی ہے وہ بھی سنتا ہے

مسلم مین ذکر حضرت کے گذر کرنیکا حائط بنی النجار پر آیا ہے آپکا خچر بھڑکا وہان کئی قبرین
تہین پوچھا تو کہا کہ یہ حالت شرک مین مر گئے ہین فرمایا یہ امت اپنی قبرون مین مبتلا
ہوتی ہے اگر یہ بات نہوتی کہ تم دفن کرنا چھوڑ دوگے تو مین اللہ سے دعا کرتا کہ وہ تمہین
اس عذاب قبر کو جو مین سنتا ہون سُنا دے انتہی بعض عارفین نے کہا ہے کہ عذاب قبر
کو وہی شخص سُنتا ہے جو کاتم اسرار ہوتا ہے مثل بہائم کے کیونکہ یہ عذاب عالم تعبیر سے نہین
ہے اور جو شخص ہر دیکھے ہوئے بات کی خبر لوگون کو دیتا ہے وہ نہین سُن سکتا یہ حکمت
الٰہیہ ہے کہ اللہ نے اوسکو جن وانس سے پوشیدہ رکھا ہے کما اشار الیہ الحدیث المذکور
کسکو غلبۂ خوف سے یہ طاقت ہے کہ وہ عذاب قبر کو سُن سکے باوجود اس ضعف کے جو دنیا مین ہے
ایک خلق کثیر آواز رعد قاصف وزلازل ہائلہ کو سُنکر مر گئی حالانکہ یہ آواز صیحہ کہ ملک سے
میت پر یقیناً گھٹ کر ہوگی پہر اس آواز عذاب کا کیونکر تحمل ہو سکتا ہے حدیث مین آیا ہے
کہ اگر تم آواز ضربۂ ملک کی مردہ کو سنو تو مر جاؤ نسأل اللہ العافیۃ نہ رہی دلیل سماع
موتی کی سو وہی حدیث قلیب بدر ہے کہ حضرت نے ایک ایک مشرک قتیل کا نام لیکر فرماتا
تہا هل وجدتم ما وعد اللہ ورسولہ حقا فانی وجدت ما وعدنی ربی حقا
عمر نے کہا آپ جسد بے روح سے بات کرتے ہین فرمایا ما انتم باسمع لما اقول منہم
غیر انہم لا یستطیعون ان یردوا علیکم شیئا رواہ مسلم بطولہ دوسری حدیث
مین آیا ہے نہین گذرتا کوئی قبر پر برادر مومن کے جسکو دنیا مین وہ پہچانتا تہا پہر اوسکو
سلام کرتا ہے لیکن وہ اوسکو پہچان لیتا ہے اور جواب سلام کا دیتا ہے اسکو عبد الحق نے
صحیح کہا ہو قرطبی نے کہا کریمۂ انک لا تسمع الموتی و قولہ ما انت بمسمع من فی
القبور محمول ہے بعض اوقات دون بعض یا بعض اشخاص دون بعض پر اس سے درمیان

آیات واخبار کے جمعیت حاصل ہوتی ہے بہرحال عذاب قبر کا حق مین کافر ومنافق ومومن عاصی
کے عام ہے نسأل اللہ العفو والعافیۃ مین کہتا ہون کہ قول براجح دربارہ سماع موتی یہ ہے
کہ مقصور علی المورد ہے اور یہ بات کہ جب سماع ثابت ہوا تو اب اوسنے استغاثہ کرنا مدد چاہنا
مراد مانگنا فیض باطن حاصل کرنا قبر پر مراقب ہوکر بیٹھنا تصور شیخ کرنا بہی ہوسکتا ہے جہل ہا ہے
مدارک شرع سے اسلئے کہ جب وہ میت زندہ تہا تب بہی یہ امور ساتہہ اوسکے بجالانا حرام یا
شرک تہا اب بعد موت کے وہ اور بہی زیادہ عاجز ہوگیا ہے وہ زندون کی دعاو استغفار کا
محتاج رہتا ہے وہ دوسرے کے کیا کام آسکیگا پیر خود درماندہ شفاعت کجا اگر گور پرست
پیر پرست اپنے افعال شرکیہ وبدعیہ سے ساتہہ اہل قبور کے کسی طرح باز نہین آتے ہین آنکہہ
بند ہونے پر سارا انجام اپنے کردار کا اونکو نظر آنے لگا جسدم کہ ندامت کچہہ سود مند نہو گی ف
وہ کام جو عذاب قبر سے نجات دیتے ہین منجملہ اونکے ایک رباط ہے راہ خدا مین حدیث صحیح مسلم
مین رفعاً آیا ہے رباط یوم ولیلۃ خیر من صیام شہر وقیامہ وان مات اجری علیہ
عملہ وامن من الفتانین مراد رباط سے نگاہبانی کرنا ہے سرحد اسلام کے ہاتہہ سے کفار
واعدا کے اور بعد ایک نماز کے دوسری نماز کا منتظر رہنا بہی داخل رباط ہے گویا اسمین نگاہبانی
ہے سرحد ایمان کی دست تسلط شیطان سے دوسرے پڑہنا ہے سورہ تبارک الذی بیدہ
الملک کا ہر رات یہ بات کئی حدیثون مین ثابت ہے اسی طرح پڑہنا قل ھو اللہ احد کا مرض
موت مین یہ تیسری بات ہوئی چوتہے مرنا مرض شکم مین یعنے اسہال سے حدیث ابی داؤد
مین رفعاً آیا ہے من قتلہ بطنہ لم یعذب فی قبرہ پانچوین مرنا دن جمعہ کے یا شب جمعہ
مین بدلیل حدیث ترمذی رفعاً ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ الا وقاہ
اللہ فتنۃ القبر والاحادیث فی ذلک کثیرۃ واللہ اعلم چہٹی موت معرکہ کفار مین

بدلیل حدیث ابن ابی شیبۃ وغیرہ رفعاً کل مومن یفتتن فی قبرہ الا الشہید یعنی مقتول فی
سبیل اللہ نسائی وابن ماجہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ شہید کے لیئے چھ خصلتین ہین منجملہ اونکے ایک
یہ ہے کہ وہ عذاب قبر سے امن مین ہوتا ہے مطعون ومبطون وغریق وصاحب ہدم وذات الجنب
وطلق وحریق اور جو شخص کہ اپنے مال یا خون یا حریم ونحو ذلک کے بچانے مین مارا گیا ہے وہ اجر
وثواب مین ملحق بشہید ہے انتہی مین کہتا ہون کہ تعداد شہدا کی علاوہ شہید معرکہ کفار کے چھبیس
قسم تک پہنچتی ہے اگر وہ سب ملحق بشہید فی سبیل اللہ ہون تو کچھ رحمت خدا سے دور نہین ہے
اسلیئے کہ جب اونکی موت پر اطلاق لفظ شہادت کا کیا گیا اور اونکے لیئے اجر بہ نسبت عام موتی
کے زیادہ ٹھیرا تو اب اگر وہ فتنہ وعذاب قبر سے مامون رکھے جائین تو کچھ بُعد نہین ہے
لکن جب تک اسکی صراحت نہو ہمارا قیاس بے اساس ہے واللہ اعلم **ف** مٹی ہر انسان کو
اندر قبر کے کہا لیتی ہے کچھ بہی اوسکے جسد سے باقی نہین رہتا ہے سوا عجب الذنب کے یا
اجساد انبیاء کے کہ وہ بوسیدہ وخاکسار نہین ہوتے ہین یا شہدا کے مسلم وابن ماجہ مین رفعاً آیا ہے
لیس من الانسان شئ الا یبلی الا عظم واحد وھو عجب الذنب ومنہ یرکب الخلق یوم
القیامۃ دوسری روایت مین یون آیا ہے منہ خلق ومنہ یرکب الخلق یوم القیامۃ
یعنی آغاز وانجام آفرینش انسان کا اسی استخوان سے ہوا ہے اور ہوگا حضرت سے پوچہا تہا کہ
وہ کیا ہے فرمایا برابر دانہ رائی کے ہے اوسی سے اوگین گے اہل علم نے کہا ہے کہ زمین شہیدون
کے بدن کو اسلیئے نہین کہاتی ہے کہ وہ نزدیک اپنے رب کے زندہ ہین اونکو رزق ملتا ہے
کما صرح بہ القرآن **حکایت** صحیح مین آیا ہے کہ عمرو بن جموح وعبداللہ بن عمرو انصاری
دن احد کے ایک ہی قبر مین دفن کیئے گئے تہے سیلاب آیا قبر کہل گئی ناچار اونکو وہان سے دوسری
جگہہ مین نقل کیا دیکہا تو اوسیطرح پر تہے کچھ تغیر نہوا تہا گویا کل مرے ہین ایک اونمین سے

اپنا ہاتھہ اپنے زخم پر رکہے ہوئے تہا وہ ہاتہہ اوسی طرح ابتک رکہا تہا جب اوسکو زخم پر
سے ہٹاتے تو وہ پہر اوپنی جگہہ پر جا رہتا یہ ماجرا بعد وقعۂ احد کے ۴۶ سال کے بعد ہوا ابوعبداللہ محمد
قرطبی نے کہا اس عدم بوسیدگی مین کچھہ فرق درمیان ہمارے شہیدون اور اگلی امتون کے
شہدا مین نہین ہے جو ہمراہ اپنے پیغمبرون کے جہاد مین مارے گئے اور قتال مین مرے
بدلیل قصۂ اصحاب اخدود جو ترمذی مین آیا ہے کہ وہ لڑکا جسکو بادشاہ نے قتل کیا تہا وہ اپنی
انگشت اپنے صدغ پر رکہے ہوئے تہا جب زمانہ عمر بن خطاب مین اوسکی قبر نکلی تو اوسکو اوسیطرح
انگشت بالای صدغ رکہے ہوئے پایا اصحاب اخدود نجران مین بزمانۂ فترت کے تہے درمیان
عیسی و محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کے کما فی صحیح مسلم مورخین کہتے ہین معاویہ نے جب مدینہ مین
نہر نکالی اور وہ وسط مقبرہ پر گزرنے لگی تو لوگون سے کہا کہ تم اپنے موتیٰ کو اسجگہ سے دوسری
جگہہ لیجاؤ ۵۰ برس بعد احد سے زمانۂ خلافت معاویہ مین تو اون مردون کو اونکے حال سابق
پر پایا قدم حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ مین جو زخم آیا تہا اوس سے خون بہنے لگا جابر بن
عبد اللہ نے اپنے باپ کو نکالا گویا کل دفن ہوئے ہین الغرض حیات شہدا اشہر من الذکر ہے
تمام اہل مدینہ نے ذکر کیا ہے کہ دیوار قبر نبی صلعم کی گر گئی تہی اوسوقت ولید بن عبد الملک بن
مروان خلیفہ تہا اور عمر بن عبد العزیز والی مدینہ تہے ایک قدم ظاہر ہوا لوگ ڈرے کہ کہین حضرت
صلعم کا قدم مبارک نہو اور نہایت گہبرائے سعید بن مسیب نے کہا جثۂ انبیاء علیہم السلام کا
چالیس دن سے زیادہ زمین مین نہین رہتا پہر اوٹہا لیا جاتا ہے لکن اسکو بعض نے حق مین
غیر آنحضرت صلعم کے ٹہیرایا ہے بدلیل حدیث آیندہ پہر سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
نے آکر سمجہایا کہ یہ قدم اونکے دادا عمر بن خطاب کا ہے اسی طرح بموجب ایک حدیث مرفوع کے
موذن محتسب کو بہی زمین نہین کہاتی حدیث صحیح مین فرمایا ہے ان اللہ عز و جل حرم

علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء اس سے معلوم ہوا کہ حضرت اپنی قبر مطہر مین زندہ موجود
ہین آپکو رزق ملتا ہے بعض ائمہ نے کہا ہے اللہ تعالی نے حضرت سے وعدہ کیا ہے کہ وہ آپکی امت
پر ایسی بلا نازل نکریگا جس سے وہ بالکل فنا ہو جائین جب تک کہ حضرت زمین مین موجود
ہین والی ذلك الاشارة بقوله تعالی وما کان اللہ لیعذبهم وانت فیهم انتہی مختصر
تذکرہ مین کہا ہے وھو کلام علیه حشمة ووقار فینبغی اعتمادہ لیصح الاستدلال
والقول باستحباب زیارة قبرہ صلی اللہ علیه وآلہ وسلم وقبور الانبیاء واللہ اعلم

خاتمہ

مضامین اس رسالہ کے بطور اختصار مختصر تذکرہ قرطبی رحمہ اللہ تعالی سے لئے گئے ہین یہ مختصر
تالیف شیخ عبد الوہاب شعرانی رح ہے اس استفادہ مین بعض مطالب و احادیث اصل مختصر
پر زیادہ بہی کئے گئے ہین اور بعض احادیث ایسی ہین جنکی پوری تخریج مع نام راوی حدیث
کے صاحب مختصر نے نہین لکہی ہے سو پتہ اون تخاریج کا کتاب طی الفراسخ سے جو بعض
معاصرین نے فی الحال اس باب مین نہایت بسط کے ساتہہ تالیف کی ہے بے تکلف ہاتہہ
آتا ہے مینے اس سے پہلے ایک رسالہ مختصر قضیة المقدور نام بیان مین حال مقبور
کے لکہا تہا وہ طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے اوس سے پہلے ایک شرح فارسی ابیات التثبیت
سیوطی پر ثمار التنکیت نام لکہی تہی وہ بہی مدت ہوئی کہ چہپ چکی سو جسطرح کہ یہ رسالہ بہ نسبت
قضیة المقدور کے بعض فوائد زوائد پر مشتمل ہے اسی طرح اس عجالہ کی نسبت شرح ابیات مذکور مبسوط
تر ہے اکثر اہل علم و دین عبادات و معاملات فقہ مین زیادہ خوض رکہتے ہین لکن ایسے لوگ
جو موت کو یاد کرین اور مابعد موت مین خائف ہوون بہت کم ہین حالانکہ بعد تصحیح ایمان و اصلاح

اعمال کے کوئی فن لائق مزید اشتغال کے اِس علم احوال برزخ سے نہین ہے چو رقتِ طبع وخوف خدا وہمت عمل دریافت اہوال قبر واحوال مقبور سے مردا یا نذار کو میسر آتی ہے وہ ہرگز مزاولت علوم فقہ وفنون معاملات سے حاصل نہین ہوتی جس شخص نے حالات برزخ کو معلوم نہین کیا اوسکو کچہ اپنے دین پر اطلاع نہین ہے بعد موت کے قبر پہلی منزل ہوتی ہے اِس منزل کا حال معلوم کرنا ضرور ہے دوسری منزل بعد اسکے آخرت ہے اوسکا حال بہی جان لینا واجب ہے اسلیئے کہ ہر بشر کو وقت سفر آخرت کے اِن دونون منازل سے کام پڑیگا اگر پہلے سے ہوشیار رہا اور اس سفر کے لئے زاد بہم پہنچالیا توراہ مین آرام سے گزرے گی ورنہ جس صورت مین کہ سفر دنیا بمنزلہ سقر کے ہوتا ہے توسفر آخرت کے شدائد کا کیا ذکر ہے اِس عقبہ کئود سے سوای رحمت ومغفرت الٓہی کے کوئی پار نہین کرسکتا ہے جو بات ہکولازم ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنی طرفسے بعد صحت عقیدۂ توحید وترک شرک باللہ کے بجا آوری فرائض خدا وحفظ حدود شرع مین قصور نکرین اور تحصیل اخلاص وصواب مین ہمت نہ ہارین اخلاص سے یہ مراد ہے کہ کسی قول وفعل وحال وعمل قلب وقالب سے سوا ذات واحد لاشریک لہ کے کوئی دوسرا مقصود ومطلوب نہو شرک خفی وجلی کے ہوا بہی لگنے نہ پائے صواب سے مراد یہ ہے کہ جو کچہ ہو وہ مطابق سنت صحیحۂ مرفوعہ محکمہ مطہرہ کے ہو کسی گرد بدعت کے دامن عمل وعقیدہ پر پڑنے نپائے گوایک زمانہ اوس بدعت کو حسنہ کہے پہر ہمراہ اس حالت کے جناب باری تعالیٰ شانہ مین رجوع وانابت وتوبہ واستغفار وندامت کا وظیفہ بہی چلا جائے خوف کے ہمراہ رجا بہی موجود رہے خصوصًا وقت موت کے کہ وہ وقت اسی حسن ظن باللہ کا زیادہ تر محتاج ہوتا ہے اوسوقت پر راجی عفو ومغفرت ہونا علامت خیر کی ہے ؂

قم فی ظلام اللیل واقصد مهیمنا　　یراک الیه فی الدجا تتوسل
وقل یا عظیم العفو لا تقطع الرجا　　فانت المنی یا غایتی والمؤمل
ویارب فاقبل توبتی بتفضل　　فما زلت تعفو عن کثیر وتمهل
اذا کنت تجفونی وانت ذخیرتی　　لمن اشتکی حالی ومن اتوسل
حقیق لمن اخطی وعاد لما مضی　　ویبقی علی ابوابه یتذلل
ویبکی علی جسم ضعیف من البلا　　لعل بجود السید المتفضل
فصدت الٰهی رحمة وتفضلا　　لمن تاب من زلاته یتقبل

مین اپنے حال کو مصداق انہین ابیات کا پاتا ہون اور لوگونکو دیکھتا ہون کہ وہ مجکو بدترین خلق خیال کرتے ہین سو یہ خیال اونکا میرے نزدیک بہی صحیح ہے اسلئے کہ میرے عیوب باطن وذنوب ظاہر اسقدر ہین کہ مین اونکو مخفی نہین رکھہ سکتا اور نہ اونسے بشرہ انکار کر سکتا ہون لکن مجکو اپنے رب رحیم وغفور کریم سے ناامیدی نہین ہے وہ چاہے تو طاعت کثیرہ پر پکڑ لے اور چاہے تو زمین وآسمان بہر کے گناہ ایکدم مین عفو کر دے اسلئے مین یہ کہتا ہون ؎

یارب قد حلف الاعداء واجتهدوا　　ایمانهم اننی من ساکن النار
ایحلفون علی عمیاء ویحهم　　ما ظنهم بعظیم العفو غفار

کسی کو اپنے نسب کا گھمنڈ ہے کہ اولاد رسول مین ہون کسی کو اپنے حسب پر فخر ہے کہ فلان بادشاہ یا امیر یا امام یا مجتہد یا شیخ یا عالم یا صوفی کی اولاد مین ہون کسی کو اپنے پیر کا بہروسا ہے کہ وہ دین دنیا کا حامی وشفیع ہے کسی کو اپنے اعمال پر اعتماد ہے کہ ہمنے بہت سے حسنات کئے ہین کسیکو اپنے فضائل علمی کا غرور ہے وهکذا وهکذا الحمد للہ تعالی کہ مجبہ فقیر حقیر شکستہ بال پریشان حال کو سوائے فضل وکرم ذو الاکرام والجلال کے کسی امر پر اعتماد واستناد نہین ہے

اور نہ سوائے توحید کے کوئی عمل صالح موجود ہے اور اگر بفرض محال کوئی عمل یا استعمال ہو بھی تو وہ سکے قبول واقبال کا علم حاصل نہین ہوسکتا ہے اس صورت مین بجز اسکے کہ شہادت لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کو دستاویز ٹھہرایا جائے خصوصاً جبکہ بتوفیق غفور رحیم موت بھی انشاء اللہ تعالیٰ اسی کلمۂ طیبہ پر بہ نطق زبان یا تصدیق جنان آئے کوئی وسیلہ و ذریعہ نجات کا عذاب برزخ وعقاب محشر سے مشہود نہین ہے رب انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ٥

یا من تری مد البعوض جناحها	فی ظلمة اللیل البهیم الالیل
وتری عروق نیاطها فی نحرها	والمخ فی ذلك العظام النحل
اغفر لعبد تاب من فرطاته	ما کان منه فی الزمان الاول

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین وسلام علی المرسلین آج روز یکشنبہ ہشتم رمضان سنہ ۱۳۰۵ ہجری کو یہ رسالہ ایک ہفتہ مین باوجود کسل طبع وضعف اعضاء کے ختم ہوا والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وختم اللہ لنا بالحسنی وزیادہ ورزقنا فی الدار الآخرۃ بمنہ وکرمہ ولطفہ وتفضلہ اسباب السیادۃ وابواب السعادۃ انہ علی ما یشاء قدیر وبالاجابۃ جدیر

تمت بالخیر

صحت نامۂ دوار القلب القاسی

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲	۳	ینبغی	یبغی	۴	۱۲	آتی	یاد آتی

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴	۱۸	ھادم	ھاذم	۳۷	۱۸	علضتم	علفتم
۵	۷	تلا	تل	۴۱	۱۵	یزادفہم	یزادفیہم
؍	؍	والا	ولا	۵۷	۱۴	تعلمون	تعملون
؍	۱۹	تومیرا	توتومیرا	۶۳	۱۰	اجستنی	احببتنی
۶	۸	حعرة	حفرة	۶۴	؍	باالصالحین	بالصالحین
۷	۱۱	جان اپنا	جان اپنی	۶۷	۲	اںک	ایک
۱۱	۶	شکود	شکورا	۶۸	۶	۳۴ دن	۳ چلّے
۱۲	۹	لاابرار	للابرار	۷۱	۱۳	ساتھہ	ساٹھہ
۱۴	۳	بدن	بدن کا	۷۶	۱۲	مطّلع	مُتّطَلع
۱۵	۱۲	تعبد	یعبد	۷۷	۸	منتظر	منظر
۱۶	۷	عذا	غذا	۸۰	۱۹	تلیمت	فلیمت
؍	۸	لتعلمن	لیعلمن	۸۴	۱۸	للتعاد	للنقاد
۱۷	۱	واعیہ	کوئی واعیہ	۸۷	۱۰	عیاد	عبادہ
؍	۱۷	سیر	لوگ سیر	۹۰	۱۹	علییون	علیون
۲۰	۵	سوا	سو	۹۵	۴	لماز	غماز
۲۵	۱۳	ارذلکم	اراذلکم	۹۷	۹	لگا	لگے گا
۳۶	۳	تلبزغ	تنزغ	×	×	×	×

تمت


3 1761 07295049 6